وارث

اولیاء فی

تذکرۂ الفقراء

Scanned with CamScanner

اللہ

محمد علی فاطمہ حسن حسین

حق وارث حق وارث حق وارث

رب لا تذرنی فرداً وانت خیر الوارثین

وارث الاولیاء

فی

تذکرۃ الفقراء

تصنیف

خاک نشین ارض مقدس دیوی شریف ضلع بارہ بنکی ہند

فقیر عنبر علیشاہ وارثی قلندر اجمیری عفی عنہ

حسب فرمائش ۱۔ برادر طریقت میاں عبدالغفار

خاں وارثی صاحب وارثی ہوٹل گوجرانوالہ

ملنے کا پتہ

فوربی ایریا بلاک نمبر ۲ کوارٹر نمبر ۶ وارث محل لانڈھی کالونی کراچی

Scanned with CamScanner

هُوَ الْوَارِثُ الْحَیُّ الْقَیُّوْم

مزہ ہے پیاری کا

ہمدم یہی تو پانچ ہیں مقصودِ کائنات
خیر النساء حسینؑ و حسنؑ مصطفےٰ امام علیؑ

اپنی تصنیف وارث الاولیاء

بخلوص قلب بارگاہِ پنجتن پاک علیہم السلام
مین نذر گذرانتا ہوں
شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا
عنبر خدا گواہ کہ ایمان من ہمیں۔ مقصودِ ما محمدؐ و آلِ محمدؐ ست

مقیم وارثی ہوٹل گوجرانوالہ

فقیر عنبر علی شاہ وارثی اجمیری قلندر

مورخہ یکم صفر المظفر ۱۳۹۰ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ الطیبین الطاہرین المعصومین ۔

تمام تعریف اس قادر حی القیوم کو سزاوار کہ جس کا تخت عظمت و جلال ہمیشہ سے آراستہ ہے اور ہمیشہ آراستہ رہے گا۔

جس کی آواز کن سے اٹھارہ ہزار عالم کا وجود ظہور میں آیا اس کی بارگاہِ قدس میں وہ مقبول ہوئے جنہوں نے عمل صالح کیئے اور دھتکارے گئے وہ کہ جو کچھ نہ کیئے بغیر سب کچھ حاصل کرنا چاہتے تھے۔

وہی تمام عالم کا رب ہے اور اسی کی بڑائی ہمیشہ رہی اور ہمیشہ رہے گی۔ کبریائی اسی کی شان کو شایاں ہے۔ از عرش تا فرش اسی کی ملک ہے اور اسی کی ملکیت ہے۔

اللھم لبیک لا شریک لبیک ان الحمد ونعمت لک ملک لا شریک لک

ذرے ذرے میں تیرا نور عیاں ہے یارب
تو عیاں ہو کے بھی ہر شے میں نہاں ہے یارب

۷۸۶

اللّٰھم صلّ علیٰ سیّدنا محمّدٍ وعلیٰ آلِ سیّدنا محمّدٍ

بقدرِ حسنہٖ وجمالہٖ

عرشِ بریں بزیرِ نعالِ محمدؐ ست — دشدایں عروج وکمالِ محمدؐ ست
دستِ رسول دستِ الٰہی ست بالیقیں — در کائنات نیست مثالِ محمدؐ ست
از آئینہ فَثَمَّ تولّو عیاں شدست — شانِ خداست شانِ جلالِ محمدؐ ست
تفسیرِ من رآنی بیں اے خدا پرست — دیدِ خداست دیدِ جمالِ محمدؐ ست
انوارِ ذات بر رخِ قرآن زیرِ لب — حالِ محمدؐ ست وقالِ محمدؐ ست
ہر یک گدائے خاکِ مدینہ شد زماں — صد فخرِ کائنات بلالِ محمدؐ ست

عنبر خدا گواہ کہ ایمان من ہمی ست
مقصودِ مال محمدؐ وآلِ محمدؐ ست

اے مظہرِ نورِ خدا بلغ العلیٰ بکمالہٖ
مولا علی مشکل کشا کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنینؑ جان فاطمہؑ حسنت جمیع خصالہٖ
سیّد محمدؐ مصطفیٰ صلّو علیہ وآلہٖ

سید عنبر شاہ وارثی

سرکار عالم پناہ حضور وارث الاولیاء کی سیرت پاک اور مجھ سا ناقص انسان کجا آفتاب کجا ذرّے کا ہزارواں حصہ بھی نہیں سرکار عالم پناہ کی ذات قدسی صفات ہمارے علم ہمارے فہم وادراک سے بالاتر ہے۔

تیری تعریف کیسے کروں میں بیاں میری طاقت ہے کیا میں تو کچھ بھی نہیں
مہر و ذرّے سے نسبت تو ہوتی کچھ مجھ کو نسبت ہے کیا میں تو کچھ بھی نہیں

مجھ سے پہلے میرے بزرگان سلسلہ نے بھی بڑی بڑی ضخیم (حیرت) کتابیں سرکار عالم پناہ کی سیرت پر لکھیں لیکن وہ بھی اپنی معذوری ظاہر کرنے پر مجبور ہوئے۔

سب سے پہلے عین الیقین حضرت قبلہ عبدالاحد شاہ صاحب تحیرؔ وارثی نے تحریر کی اور سرکار کی خدمت اقدس میں یہ کتاب مقبول ہوئی۔

آپ کے بعد مشکوٰۃ حقانیہ مولوی فضل حسین وارثیؒ اور حیات وارث مصنف مرزا محمد ابراہیم بیگ شیدا وارثیؒ نے تحریر کی جلوۂ وارث حکیم صفدر علی وارثیؒ بہرائچی نے تحریر کی تعارف ورثیہ حضور بہیرم شاہ صاحب وارثی علیہ الرحمۃ کے ارشاد گرامی کے تحت اس فقیر نے ۱۹۵۴ء میں ظہورِ قدسی حالات وارث کے نام سے ایک مختصر رسالہ لکھا اور قبلہ محترم حیرت شاہ صاحب وارثیؒ نے اس کی طباعت و اشاعت میں مکمل طور پر اپنی ذات

خاص سے اخراجات برداشت کیئے تھے ظہور قدسی کو شائع ہوئے عرصہ ہوگیا دوران سفر لاہور میں برادر طریقت میاں عطاء اللہ شاگرد وارثی نے مجھ سے اصرار پر اصرار کیا کہ آپ ایک صحیفہ تحریر کریں جس میں سرکار عالم پناہ حضور وارث الاولیا کے حالات کے ساتھ تذکرۃ الفقرا بھی لکھا جائے جس کی اس وقت اہم ضرورت ہے۔ تاکہ یادگار رہے اور آئندہ آنے والوں کے لئے نشان منزل ثابت ہو۔ لہذا میں نے سرکار وارث الاولیا کے نام پاک کا سہارا لیکر وعدہ کیا کہ میں انشاء اللہ اس خدمت کو بخلوص قلب انجام دونگا الحمد للہ علی احسانہ کہ یہ کتاب آپ کی خدمت میں حاضر ہے میری کم علمی کو دیکھتے ہوئے اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو ازراہ کرم پتہ ذیل پر اپنے زرین اصلاحی مشورہ سے آگاہ فرمادیں مشکور ہونگا طالب دعائے خیر

عنبر شاہ وارثی اجمیری

میاں جیّا لے شاہ وارثی حضرت حیرت شاہ صاحب وارثیؒ کے نونہال فرزند طریقت خاص خادم محبوب ترین دفیقر ہیں کراچی میں قیام ہے

باسمہٖ وارث الکریم

ولایت وہبی

انبیاء علیہم السلام کے معاملات انسانی کمالات میں عام لوگوں کی بہ نسبت سب سے مختلف اور امتیازی خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں۔

کہ دربار رب العالمین میں یہ نفوس قدسیہ براہِ راست مخاطب اور کتاب اللہ و اشارات ہدایت غیبی کے عامل خاص الوہیت کی صحیح بشارات سے سرفراز فرما گئے ہیں۔

چمن تکریم۔ وگلستان تعلیم احدیت سے تربیت یافتہ ہیں یعنی علوم و معارف انہیں براہِ راست مکتب غیبی سے حاصل ہوتے ہیں یہی پاک حضرات نور سے معمور نشۂ توحید سے مخمور مجالس تعظیم کے سردار اور مدارس تفہیم کے دانشور ہیں۔ احکام الٰہی کے مخزن۔ اور اسرارِ الہام کے مورد ہیں۔ عالم ملکوت کے نور سے منور و معمور اور معجزات کے ظہور سے عالم تکوین میں موید کے کمالات سے موصوف اور لذات حمدِ ذات و مناجات کے ادراک کے عاشق اور حب اللہ کے مقام میں ثابت قدم ہیں۔ اور بغض فی اللہ کے معرکہ میں علمبردار ہیں عاجزی کا اقرار کرنے

والے ہیں۔ روحشوع میں ثابت قدم اور خوف رجا میں مثل سیماب بے قرار ہیں۔

اللہ تعالےٰ کے دیدار کے شوق میں فنا ہیں جیسا کہ شبنم سورج کی تپش سے فنا ہو جاتی ہے۔

رب العزت کی تعظیم میں نہایت مؤدب اور راضی برضائے الٰہی یہی اللہ کو ایک ماننے میں پختہ ہیں۔ توکل اور تنہائی میں نہایت پاکیزہ یہی نفسانی آلودے سے مبرا ہیں۔ اور وسواس شیطان کے دور کرنے میں جری ہیں اور بہادر ہیں۔ طہارت و پاکدامنی ان کی جبلت ہے۔ اللہ عزوجل کی عبادت ان کا شغل مستقل ہے۔ عشق الٰہی کی آگ ان کے دلوں کو روشن سے روشن تر کیے ہوئے ہے اور ماسوای اللہ کو بالکل ہیچ جانتے ہیں ہر بات کا جواب

الا باللہ من اللہ ولا قوۃ الا باللہ العظیم ہے۔

صبر و استقامت میں ضرب المثل ہیں دشواریوں کو حل کرنے میں ممتاز امور مہمات کے سرانجام دینے میں عالی ہمت ہیں۔ عقل و علم کے خزانے۔ عفو و حلم کی کانیں ہیں۔ دوستی و محبت وفا کے جامے۔ اور پاکدامنی و حیا کے چشمے ہیں۔ تمام خلقت پر رحیم اور رابطۂ تعلقات میں کریم ہیں۔ ہر بیگانے کے دوست اور ہر گھر کے لیے مثل ہما ہیں۔ خدا کی راہ میں بھاگنے والے کے پیچھے دوڑتے ہیں۔ کہ اس کو راہ پر لائیں بہار سخاوت کے

ابر ہیں اور گلستان جوان سردی کی بہار ہیں۔ بیشۂ شجاعت کے شیر اور میدان کارزار کے دلیر ہیں۔ راست گو۔ سید چشم۔ دشمن کو دوست بنانے والے ہیں مکارم اخلاق ہیں یگانہ آفاق اور طالبان حق کے عاشق و مشتاق ہیں یہ انعامات ربی ہیں ھٰذا مِن فضل ربی

یہی اوصاف ولایت کے نقطہ کا ماحصل ہے۔

جب دنیا میں کفر و ظلمت و بربریت تشدد۔ جہالت بے خبری کا دَور دَورہ ہوتا تو قدرت اپنی رحمت خاص سے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے تجلیات سے منوّر فرما کر انبیاء علیہم السلام کو مخلوق کی ہدایت کے لئے بھیجتی ہے اور الہامات غیبی سے براہِ راست انپر وحی نازل فرما کر ہر موقعہ اور لحاظ سے مخاطبت کلام سے سرفراز فرماتی رہی۔

بعد خاتم النبوۃ سرکار دو عالم حضور سید الکونین محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کارِ ہدایت اولیاء عظام کو ودیعت کیا گیا۔

کہ دنیا میں بے راہ روی اور غفلتِ خداوندی سے مخلوق اپنے آپ کو گمراہ کر لیتی ہے تو حضرت حق ہر دور میں وقتاً فوقتاً نائبین رسالت اولیاء عظام کو مبعوث ہدایت خلق کیلئے مبعوث فرماتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

انہیں کی شان میں ارشاد ہے :-

الا ان اولیاء اللہ لا خوفٌ علیہم ولا ھم یحزنون ۔

خبردار۔ اس میں شک نہیں کہ اللہ والوں کو کوئی خوف و غم نہیں یہ لوگ وہ ہیں جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کی ۔

یہی اللہ والے حدیث الفقر و فخری و الفقر منی ترجمہ فقیری میرا فخر ہے اور فقیری مجھ سے ہے ۔ کا مظہر اتم ہیں کہ راہ خدا میں مجاہدات تزکیۂ نفس سے مجلّٰی ہو کر پہلے خود کو صبر و ضبط تحمل و رضا و تسلیم۔ سخاوت و شجاعت تقریر و تجرید۔ بخشش و عطا ۔ فکر و تجسس غیبی کا خود کو آئینہ بنا کر مخلوق خدا کی ہدایت کا علم لیکر میدان عمل میں جلوہ گر ہوتے ہیں۔ انہیں رہروانِ منزل عشق الٰہی کو وہ تمام ہدایات بتوسل امام اول امام المشارق و المغارب سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ بارگاہِ رسالتمآب فخر موجودات مظہر انوارِ ذات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو حاصل ہوتے ہیں اور وہ اسی پر عمل کرتے ہیں ۔

ارشاد نبوی حدیث ۔ ان تومروا علیا ولا امراکم فاعلین تجدہٗ ھادیا مھدیا یاخذ بکم الصراط المستقیم ۔ ترجمہ کیا تم علی کو امیر بناؤ تو مگر میں ایسا نہیں دیکھتا اگر علیؑ کو امیر بناؤ گے تو وہ تمہارے ساتھ سیدھی راہ پکڑے گا ۔

Scanned with CamScanner

اس حدیث پاک میں حضور نے کھلے الفاظ میں ارشاد فرمایا ہے کہ صراط المستقیم اگر چاہتے ہو تو علیؑ کی معیت میں علیؑ کی اقتدا کرو تمہاری دو جہان کی فلاح اسی میں ہے۔

دوسری جگہ حدیث پاک ہے۔ القرآن مع علی مع القرآن ۔ ترجمہ:۔ قرآن علیؑ کیساتھ اور علیؑ قرآن کے ساتھ ہے۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے۔ میں تم میں دو بھاری پتھر چھوڑے جاتا ہوں۔ ایک تو کتاب اللہ اور دوسری میرے اہلبیت اور یہ دونوں تم سے جدا نہ ہوں گے حتیٰ کے حوض کوثر پر ملیں گے۔

اس حدیث کی تفسیر امام حسینؑ علیہ السلام شہادت عظمیٰ ہے کہ آپ نے قرآن کو نہیں چھوڑا اور قرآن کی عظمت و ناموس رسالت کیلئے جان دیدی۔

آپ کی امامت پر آیتہ پاک

وجعلنا منهم ائمةً يهدون بامرنا لما صبروا وكانوا بآياتنا يوقنون ۔

(سورہ سجدہ)

ترجمہ:۔ ہم نے ان میں سے امام بنائے جو ہمارے حکم سے ہدایت کرتے ہیں جب انہوں نے صبر کیا اور ہماری آیتوں پر یقین کیا۔

اولئك الذين يدعون يبتغون الى ربهم الوسيله

وہ لوگ جو پکارتے ہیں اور اپنے پروردگار کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے

ایہم اقرب (بنی اسرائیل)	ہیں کہ کون انہیں سے زیادہ مقرب
یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ	اے ایمان والو اللہ سے ڈرو
وابتغوا الیہ الوسیلۃ (مائدہ)	اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو

وسیلہ سے مراد وہ شخص ہے جسے قرب الی اللہ حاصل ہو باعتبار منزلت اقرب الی اللہ اول رسول اللہ بعد ازاں امام ہے جو اس کا نائب ہے۔

جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

احب للناس الی اللہ یوم القیامہ واقربھم مجلسا امام عادل۔ ترجمہ لوگوں میں سے اللہ تعالےٰ کا محبوب اور مقرب قیامت میں امام عادل ہوگا۔

حدیث من لم یعرف امامہ زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیہ۔ ترجمہ جس نے اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانا وہ جاہلیت کی موت مرا۔

ایتہ فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید وجئنا بک علےٰ ھٰؤلاءِ شھیدا۔ ترجمہ: پس کیا ہوگا جب ہر اک امت سے ایک ایک گواہ لایا جائے گا اور آپ کو ان پر گواہ بنایا جائے گا۔

اس طرح امام کو بھی دنیا و آخرت میں اس ریاست کے

انہ مبعوث الیہم سے نسبت ہے۔
چنانچہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔
الستم تعلمون انی اولیٰ بالمومنین من انفسہم قالو
بلیٰ فقال اللّٰھم من کنت مولاہٗ فعلیٌ مولاہٗ ترجمہ کیا تم کو
معلوم نہیں کہ مومنین کے لئے میں ان کی جانوں سے بہتر ہوں
صحابہ نے عرض کیا ہاں۔ پھر فرمایا اے اللہ جس کا میں مولا ہوں
علی بھی اس کا مولا ہے۔
یوم ندعوا کل اناس بامامھم وقفوھم انھم
مسئولون ٥ ترجمہ جس دن ہم لوگوں کو بلائیں گے مع انکے
اماموں کے اور انہیں ساتھ کھڑا کر کے سوال کیا جائے گا۔
انھم مسئولون عن ولایۃ العلی (حدیث)
ترجمہ ان سے حضرت علی کی ولایت کے متعلق سوال کیا جائیگا۔
الغرض ان تمام آیات و احادیث سے یہ ثابت ہے کہ
امام نائب رسولؐ ہے جس طرح نبی علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ
نے تمام مخلوص میں مخصوص المخصوص علی الخصوص باختصاص
مقاماتِ ارفع و اعلیٰ سے سرفراز فرمایا اسی طرح نائب رسول
اللہ امام کل المومنین کو اپنے خاص الخاص انعامات وہبی
سے سرفراز فرمایا ہے امام بمنزلہ جانشین رسول اللہ ہے امام
رسولؐ کے فرزند سعادت مند کے مانند ہے باقی تمام

اکابرین امت اور بزرگان دین اور خدمت گاروں اور جانثاروں کی طرح ہیں اور غلاموں کی مانند ہیں پس جس طرح اکابرین سلطنت وارکان مملکت کیلئے شہزادۂ والا قدر کی تعظیم وتکریم فرض ہے اور لازمی ہے اور اس سے توسل موجب سعادت ہے اسی طرح اس سے مقابلہ کرنا بادشاہ وقت سے مقابلہ کرنا ہے یہ علامت شقاوت ہے اور اس مفاخرت کا اظہار بدانجامی پر دلالت کرتا ہے۔

ایسا ہی ہر صاحب کمال کے حضور میں تواضع اور تذلل سعادت دارین کا باعث ہے۔

اور اس کے حضور اپنے علم وفضل کو کچھ سمجھنا دونوں جہاں کی شقاوت ہے اور اس سے یگانگی رکھنا رسولؐ سے یگانگی ہے اور اس سے بیگانگی گویا رسولؐ سے بیگانگی ہے اور رسولؐ سے بیگانگی حق جل جلالہٗ سے بیگانگی ہے۔

خصوصاً اس وقت جب نیابت رسولؐ بھی اسے رب العزت عزہ وجل کی جانب سے تفویض ہو چکی ہے۔

اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمدؐ وعلیٰ آلِ سیدنا محمدٍؐ بقدرِ حسنہٖ وجمالِہٖ

اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول اولی الامر منکم۔

ھو اللہ الوارث الحق المبین

الصلوۃ والسلا علی نور الاولین والآخرین ۰

شگفتہ گلشن زہرا کا ہر گل تر ہے کسی میں رنگ علیؑ ہے کسی میں بوئے رسولؐ

واہ اش نامہ کی خوش عنوانیاں
ابتدا ہو جسکی ان کے نام سے

بیدم وارثی رح

حضور اقدس سرکار عالمپناہ وارث الاولیا نور اللہ ضریحہ کے اسم مقدس "وارث" ہی سے آپ کی عظمت و بزرگی اور ارفع شان عیاں اور نمایاں ہے کہ آپ اس نور ازلی و ابدی سرور کائنات فخر موجودات کل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وراثت اور مرتضوی ولایت کے حقدار نورانیت فاطمہؑ و رضا و تسلیم حسنی و حسینیؑ کے واحد وارث ہیں۔

چرخ رشد و ہدایت کے درخشاں ماہتاب ہونے کے ساتھ ساتھ صفات مظہرہ اصحابہ مکرمین، اخلاق ائمہ مطہرین کے مظہر اول ہیں آپ تمام اولیاء عظام میں اسی طرح ممتاز و ممیز ہیں جیسے سرور کائنات فخر موجودات مرکز انوار و تجلیات حق طاہر و مطہر طیب و اکمل الانبیا خاتم المرسلین و خاتم نبوت

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام میں سب سے آخر میں آنے کے باوجود سب سے افضل و مقرب و محرم بارگاہِ احدیت ہیں۔

سرکار عالم پناہ وارث الاولیاء ہی اس دورِ کفر و ضلالت میں آفتاب ہدایت بنکر افقِ عالم پر جلوہ فرما ہوئے اور کائنات کے ذرّے ذرّے کو حقیقت آشنا کر دیا۔ یہ سب کچھ نورِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پرتوِ خاص اور صلب مولائے کائنات سیدنا امیر المومنین علی کرم اللہ وجہ اور افضل النساء الاولین والآخرین سیدہ خاتون جنت صلوۃ اللہ علیہا کا ظہور ہے جیسا کہ آپ کے خاندانی شجرہ مقدس سے عیاں ہے۔

وارث الاولیا کا شجرۂ نسب

(۱) حضرت سرکار سیدنا و مرشدنا حاجی الحرمین شریفین امام الاولیاء سرکار عالمپناہ (دیوہ شریف) سیدنا وارث علی شاہ وارث الاولیاء نور اللہ مرقدہ دیوہ شریف۔

(۲) ابن سرکار سیدنا و مرشدنا حکیم قربانعلی شاہ صاحب چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ

(۳) ابن سرکار سیدنا سلامت علی شاہؒ (۴) ابن سرکار سیدنا کرم اللہؒ
(۵) ابن سرکار سیدنا میراں سید احمد شاہؒ (۶) ابن سرکار سیدنا عبدالاحد شاہؒ
(۷) ابن سرکار سیدنا عمر نورؒ (۸) ابن سرکار سیدنا زین العابدینؒ
(۹) ابن سرکار سیدنا عمر شاہؒ (۱۰) ابن سرکار سیدنا عبدالواحد شاہؒ
(۱۱) ابن سرکار سیدنا عبدالآد شاہؒ (۱۲) ابن سرکار سیدنا علاؤالدین اعلیٰ بزرگؒ
(۱۳) ابن سرکار سیدنا عزالدین شاہؒ (۱۴) ابن سرکار سیدنا اشرف ابی طالب شاہؒ
(۱۵) ابن سرکار سیدنا محروق شاہؒ (۱۶) ابن سرکار سیدنا ابوالقاسم شاہؒ
(۱۷) ابن سرکار سیدنا عسکری شاہؒ (۱۸) ابن سرکار سیدنا ابو محمد شاہؒ
(۱۹) ابن سرکار سیدنا سید محمد جعفر شاہؒ (۲۰) ابن سرکار سیدنا محمد مہدی شاہؒ
(۲۱) ابن سرکار سیدنا امام علی رضاؒ (۲۲) ابن سرکار سیدنا قاسم حمزہؒ
(۲۳) ابن سرکار سیدنا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ابن سرکار سیدنا امام
جعفر صادق علیہ السلام ابن سرکار سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام ابن
سرکار سیدنا سید الساجدین امام المومنین امام زین العابدین علیہ السلام
ابن سرکار سیدنا الشہید ارشہنشاہِ تسلیم و رضا حجتہ السلام سید امام
حسین علیہ السلام ابن سید السادات امام المشارق والمغارب
امام الانجحین نائب رسول اللہ سیدنا امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ
زوج سیدۃ النساء افضل نساء الاولین والآخرین سیدۃ فاطمۃ الزہرا
صلوۃ اللہ علیہا بنت سید العالمین تاجدار دو جہان وارث کون و
مکان صاحب مسند نشین ہل آتیٰ افضل الانبیا سیدنا و مولانا

خاتم النبیین شفیع المذنبین سرکار دو عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ و آلہ ؎

سراپائے وارث الاولیاء

حضور سرکار عالم پناہ وارث الاولیاء کی خاندانی عظمت سرکار کے شجرہ اقدس سے ظاہر ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آپ کے پاک صلب پر آیت تطہیر قرآن کریم میں شاہد ہے۔ آپ کی سوانح حیات لکھنا احاطۂ تحریر سے باہر اور حلقۂ تقریر سے بالاتر ہے نہ الفاظوں میں ادا ہو سکتی ہے نہ ضبط تحریر میں آسکتی ہے یا اگر آپ کی زندگی دیکھنا چاہو تو کسی قلندر کے جذبۂ بیدار میں دیکھو یا پھر کچھ جھلکیاں کلام بیدمؔ میں نظر آئیں گی۔

کُل ذات قدسی صفات نہ کوئی دیکھ سکا نہ بیان کر سکا البتہ جستہ جستہ پہلو اپنے اپنے ظرف کے مطابق کن انکھیوں سے جس نے بھی دیکھے وہ بھی پورے طور پر وضاحت نہ کر سکا۔ ؎

نگاہ برق نہیں چہرہ آفتاب نہیں
وہ آدمی ہیں مگر دیکھنے کی تاب نہیں

موئے مبارک ریشم سے زیادہ نرم سورج کی کرنوں سے زیادہ چمکدار بجلیوں کے مانند روشن ؎

نہ تنہا مغربی باشد گرفتارِ سرِ زلفش
کہ زلفِ اُو بہر موئے گرفتارِ دگر دارد

جبین پاک سے نورِ ہدایت مثل خورشید درخشاں جس کی نظر پڑی اس کے جسم سے کثافت کافور ہوگئی اور قلب منور ہوگیا۔ آفتاب آمد دلیلِ آفتاب کے مصداق چشم مبارک مئے توحید کے چھلکتے ساغر۔

یکے چشم سیاہ داری دگر سرمہ بروں کردی
آہا ظالم چہ ہا کردی بلا اندر بلا کردی
صد خرقہ صوفی بخرابات گرو کرد
آں نرگس مخمور بلائے کہ تو داری

رخسار مبارک آفتاب و ماہتاب کی مانند

پری پیکر نگارِ سروِ قد لالہ رخسارِ
سراپا آفتِ دل بود شب جائے من بودم

لب ہائے مبارک گلاب کی دو پنکھڑیاں اگر جنبش ہو تو کائنات ساکت ہو جائے خاموش رہیں تو عشاق کی جان پر بن آئے۔ مسکرائیں تو پھول جھڑیں کلیاں سامنے ہوں تو شرما جائیں۔ کلام کریں تو تفسیر آیاتِ من آیات اللہ۔ ریش مبارک سبحان اللہ جیسے رحل پہ قرآن پاک جلوہ بار ہو صدرِ مبارک مرکز امانتِ انوارِ توحید ربی تو دست سخا کا یہ عالم ہر اپنا بیگانہ طلب سے زیادہ دامن

مقصود بھر کرلے قدِ مبارک کا یہ کرشمہ کہ ہزارہا انسانوں میں سب سے نمایاں نظر آئیں۔ عاشقوں کے جھرمٹ میں سب کے دِل کی بات کے لئے ایک جملہ ہی باعث تسلی و تشفی ہو۔

داد و دہش کی یہ شان کہ کبھی صبح کے لیئے کچھ نہ رکھا۔ ادھر آیا ادھر تقسیم فرمایا بے نیازی کی نرالی شان کے کبھی روپیہ پیسے کو ہاتھ چھونا تو درکنار اپنے پاس آنے والوں کو دولت لانے کی اجازت نہیں دی اپنے آباؤ اجداد کی پچاس ہزار روپیہ سالانہ کی جائداد کے کاغذات تالاب برد کر دیئے اور لوٹ کر جاگیر کی طرف توجہ تو کجا کبھی خیال بھی نہ گذرا۔

پائے مبارک کی لطافت کا یہ عالم گرد کبھی چھونے نہ پائی اکثر لوگوں نے چھڑکاؤ کیا اور وارث الاولیا تشریف لائے تو سفید چاندنی پر دھبہ تک نہیں آیا۔

بغمزہ سحر نگاہ جادو بطرہ افسوں بقد قیامت
بہ خط بہ نقشہ بہ زلف سنبل بچشم نرگس برخ گلستاں

کشش و جاذبیت کا یہ عالم کہ ہر قوم و ملت کے افراد آئے ہر سلسلہ کے طالبین آئے حاضر خدمت ہوئے تو سب کچھ بھول کر مزہ ہے پیاری کا حق وارث حق وارث کے نعرے لگانے لگے

توحید پرستی کا یہ عالم کہ کبھی غیر حق کہا نہ غیر حق دیکھا نہ غیر حق سنا۔ فرمایا اگر طلب صادق ہے تو ذرّے میں حبیب کی دید ہو سکتی

ہے۔

اے خمِ زلفِ تو غارت گرِ ایمانے چند
ظاہر از حسنِ تو صد کفرِ مسلمانے چند
یوسف آں نیست کہ گویند مہِ کنعان ست
یوسف این ست کہ برہم زدہ کنعانِ چند

★

اللّٰھم صلّ علیٰ سیّدنا محمّدٍ وعلیٰ آلِ سیّدنا محمّدٍ
وعلیٰ وارثنا علیہ السّلام

"وارث الاولیاء" کے خاندانی فضائل

مخلوقِ خدا جو فطرۃً نسیان اور بھول سے مرکّب چلی آتی ہے اس کی دستگیری اور رہنمائی کے لئے ذات احدیت ایسے عالی مرتبت نفوس قدسیہ مطہر و مقدس رہبران راہِ ہدائت کو وقتاً فوقتاً اہل دنیا کے لئے ظلِ رحمت بنا کر مبعوث فرماتی رہی جیسا کہ امام الاولیاء، خاتم الفقراء سرکار وارث پاک اعلیٰ مقامہ خامسِ آل عبا رسید الشہداء امام حسین علیہ السلام کی چھبیسویں پشت میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی نسل پاک میں نیشاپور کے سادات ذوالفضائل والبرکات میں بہزار جاہ جلال نزول اجلال فرمایا۔ چنانچہ قصبہ دیوہ شریف کے

ممتاز و مقتدر حضرات کو حضور وارث پاک کے نسبی اعزاز و خاندانی فضیلت کا پورا پورا اعتراف ہے۔ جملہ مولفین سیرت وارثیہ کا اتفاق بھی اسی امر پر ہے۔ کہ آپ کے آباؤ اجداد نیشاپور کے ذی شرف سادات تھے۔ حضرت سید اشرف ابی طالبؒ مع اہل و عیال ہندوستان تشریف لائے تھے۔

جیسا کہ حضرت سید نامی الدین رسول پوری علیہ الرحمۃ جو اسی خاندان کے نامور صاحب علم و فضل اہل کرامات بزرگ حضرت مخدوم سید علاؤ الدین اعلیٰ بزرگؒ کی چوتھی پشت میں ہیں۔ اپنی تصنیف سیر السادات نسخہ قلمی فارسی مکتوبہ ۱۰۲۱ھ میں تحریر فرماتے ہیں۔

کہ ہلاکو خاں نے جن کو بنی فاطمہ سے دلی بغض و عناد تھا۔ جب بغداد پر ۶۵۷ھ میں حملہ کیا تو معتصم باللہ کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ قرب و جوار کے تمام قصبات آبادیات کو تباہ و برباد کرنے لگا۔ تو حضور وارث پاک کے مورث اعلےٰ حضرت سید اشرف ابی طالب علیہ الرحمۃ نے جو اپنے دور کے جلیل القدر عالم و فاضل اپنے ہمعصر علماء میں ذوی الاحترام و مشائخین وقت کے سردار امام تھے۔ مع اہل و عیال نیشاپور سے ہندوستان میں ہجرت فرمائی۔ اور قصبہ کنتور ضلع بارہ بنکی میں آبادی سے باہر قیام فرمایا۔ اور بعد میں وہیں مکان

تعمیر کرایا۔ وہ مقام اب رسول پور کے نام سے مشہور ہے
اور اس کا صدر دروازہ اب تک بھی موجود ہے۔ جس
کو علاؤ الدین اعلیٰ بزرگ کا پھاٹک کہتے ہیں۔

سید اشرف ابی طالبؒ کے پوتے علاؤ الدینؒ اعلیٰ بزرگ
ہیں جن کا حضرتِ مخدوم نصیر الدین "روشن چراغ" دہلویؒ کے
جلیل القدر خلفاء میں شمار ہے۔

علیٰ ہذا نجوم السماء صفحہ ۲۰۴ پر سید اشرف ابی طالب رحمۃ اللہ
علیہ کی تشریف آوری کا واقعہ "مرأۃ الاسرار" سے نقل کیا ہے۔ جو
مستند کتاب ہے کہ صاحب مرأۃ الاسرار سید اشرف الدین ابی طالب
علیہ الرحمۃ در حادثۂ ہلاکو خاں ملک خراساں سے ہندوستان پہنچے۔
دیگر تاریخ میں یہ بھی تحریر ہے۔ کہ سید اشرف الدینؒ ابی طالب
بکمال صوری و معنوی قصبہ کنتور میں مقیم ہوئے۔ بعد میں ان
کے صاحبزادے سید عز الدین رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد بزرگوار کے
قائمقام جانشین ہوئے۔ اُن کے صاحبزادے سید علاء الدین قصبہ
کنتور میں پیدا ہوئے۔ بعد سن بلوغ علوم انواع صوری و معنوی
حاصل فرمائے۔

بہر حال یہ امر مسلمہ ہے کہ حضور سرکار وارث پاک کے
جدّ امجد سید اشرف الدینؒ ابو طالب علیہ الرحمۃ نیشاپور سے تشریف
لائے اور قصبہ کنتور ضلع بارہ بنکی میں آباد ہوئے۔ صحیح النسب

سادات کاظمی تھے۔ دَورِ سیادت میں اپنی اس خاندانی عظمت وشان کو بکمال احتیاط ہمیشہ محفوظ رکھا۔

سرکار وارث پاکؒ کا ارشاد

علیٰ ہذا سرکار وارثِ پاکؒ نے بھی اپنے خاندان معلّٰی کی امتیازی خصوصیات اور شان ارفع کا ذکر مختصر الفاظ میں متواتر یوں فرمایا کہ ہمارے اجداد نیشاپور کے رہنے والے تھے۔ اور یہ بھی فرمایا۔ کہ ہمارے اجداد نے غیر کفو میں شادی نہیں کی۔ اور یہ بھی فرمایا۔ کہ ہمارے محلّہ سیّد واڑے میں ایک سید بظاہر رند مزاج تھے۔ لوگوں نے امتحاناً اُن کے دامن پر آگ رکھ دی تو اُن کا دامن نہ جلا۔ اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ہمارے خاندان کی بیبیاں نذر حضرت ام المومنین سیّدہ فاطمہؓ کی سینک کھانے جب آتی تھیں۔ تو پہلے اُن کو چونا کھلایا جاتا تھا۔ اگر چونے کا اثر زبان پر نہ ہوا تب ان کو سینک کھلاتے تھے۔

یہ خاندانی فضائل بلحاظ قلّت وقت وقرطاس مختصراً نقل کرتا ہوں حالانکہ حضور وارث پاک کے خاندانی فضائل کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

حضور وارثِ پاک کے اجداد وامجاد نیشاپور کے صحیح النسب سادات تھے۔ باوجود زمانے کی انقلابی کرو ٹیوں کے۔

کبھی اس خاندان کے افراد نے غیر کفو میں نکاح کرنا یا رشتہ مناکحت کو گوارا نہیں فرمایا۔ اور دائماً اپنے خاندان کی عظمت و شانِ سیادت کو محفوظ رکھا۔

قصبہ کنتور کے قیام اور اس دور کے چار سو سال بعد سید عبدالاحدؒ نے کسی وجہ خاص کے پیشِ نظر تھوڑی سی ترمیم فرمائی (صاحب ضمیمہ سیر السادات) نگارش فرماتے ہیں۔ کہ سید اشرف ابی طالب علیہ الرحمتہ کی آٹھویں پشت میں سید عبدالاحد علیہ الرحمتہ ۱۱۲۷ھ میں قیام کا ارادہ فرما کر کنتور سے دیوہ شریف تشریف لائے۔ اہالیان دیوہ شریف نے آپ کا پر خلوص استقبال کیا۔ اور انتہائی عقیدت سے حضور سرکار عبدالاحد شاہ علیہ الرحمتہ کے کمالات باطنی سے استفادہ کیا۔ اور فیضان عام کہ جن کی دھوم اطراف و اکناف میں تھی۔ آپ عالمِ علومِ شریعت اور شناورِ بحرِ حقیقت واقفِ رموز طریقت تھے۔ بزرگ باکمال تھے۔ آپ کی ذات ستودہ صفات سے درس و تدریس کے ساتھ ساتھ رشد و ہدائت کا فیض عام بھی جاری تھا۔

۱۱۴۱ھ میں سید احمد علیہ الرحمتہ دیوہ شریف میں پیدا ہوئے اور ان میں صاحبزادے سید کرم اللہ تھے۔ اور آپ کے تین صاحب زادے عالی قدر تھے۔ (۱) سید سلامت علی (۲) سید بشارت علی (۳) سید شیر علی رحمتہ اللہ علیہم اجمعین!

آپ کی والدہ ماجدہ کا نسب

سید سلامت علی رحمتہ اللہ کے دو صاحبزادے ایک کا نام سید خرم علی رحمتہ اللہ جن کی اولاد بریلی میں ہے اور دوسرے صاحبزادے حضرت سید قربان علی شاہ اعلیٰ مقامہ پدر بزرگوار حضور وارث پاک قدس سرہٗ حضرت سرکار سیدنا قربان علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کا عقد نکاح حقیقی چچا سید شبیر علی علیہ الرحمتہ کی صاحبزادی بی بی سکینہ عرف چاند بی بی صاحبہ سے ہوا جس بی بی کو اللہ تعالیٰ نے یہ شرف بخشا کہ حضور قبلہ کونین وارثؒ پاک کی والدہ ہوئیں۔

ھٰذا من فضلِ ربی

رُوحانی بشارتِ پاک

سرکار وارثؒ پاک اعلیٰ مقامہٗ کی پیدائش سے پہلے بہت سے اکابرین اولیاء اللہ نے حضور انور کی آمد کی پیشگوئیاں اپنی روحانی طاقت اور کشف باطنی سے کئی صدی قبل فرمائیں جس میں قابلِ ذکر حضرت سرکار سیدنا عبدالرزاق بانسوی رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت شاہ نجات اللہ علیہ الرحمتہ کے کشفی ارشادات مشکوٰۃ حقانیہ میں بالتفصیل نقل ہیں۔ کہ

میری پانچویں پشت میں ایک عشق کا آفتاب پیدا

ہوگا۔ جس کی روشنی میں ابھی سے تمام عالم میں پاتا ہوں۔

مصنف حیات وارث شیدا میاں وارثی رحمۃ اللہ علیہ ضمیمہ سیر السادات قلمی سے اس واقعہ کو اپنی تصنیف میں تحریر فرماتے ہیں۔ جو اپنی شان کا عجیب واقعہ ہے۔ کہ حضور وارثِ پاک کے جد امجد حضرت میراں سید احمد علیہ الرحمۃ جو بہت کامل و اکمل اکابرین وقت میں تھے۔ جن کا سن ولادت ۱۱۴۱ھ ہے۔ ایک روز اپنے دولت کدہ کے پاس تالاب کے کنارے یارانِ طریقت سے گرم سخن تھے۔ کہ ایک صاحب باطن درویش نے قریب سے آکر آپ سے کہا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی وَلَدِکَ الَّذِی فِی صُلْبِکَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قَدْ نَوَّرَ سِیْمَاکُمْ بِنُوْرِہٖ وَاَشْرَقَ الْاَرْضُ بِظُہُوْرِ قُطُوْبِیَّتِکُمْ یَا سَیِّدِیْ

ترجمہ:۔ سلام ہو آپ پر اور اس صاحبزادے پر جو آپ کی پشت میں ہے۔ اللہ بزرگ و برتر نے آپکی پیشانی کو اس کے نور سے منور کیا ہے۔ اور روئے زمین کو اس کے نور سے روشن کیا آپ کو قطوبی کی بشارت ہے،

میراں سید احمد فرمود۔ آرے می بینم شمیم مشکبارش در چمنستان عالم منتشر و ضیائے حسن و جمالش چوں مہر تاباں درنشر

جواب میں میراں سید احمد صاحبؒ نے فرمایا کہ ہاں میں دیکھ رہا ہوں کہ اس کی معطر ہوائیں چمنستان عالم میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اور اس کے حسن و جمال کی خوبی مہر تاباں کی طرح چمک رہی ہے۔

Scanned with CamScanner

حضرت میراں سید احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ہمعصر حضرات نے سوال کیا کہ آنے والے نے کس آنے والے فرزند ارجمند کی بشارت آپ کو دی۔ آپ نے اُس کی تصدیق فرمائی۔

تب حضرت میراں سید احمد نے مکرر ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھے ایک صاحب کرامت فرزند پانچویں پشت میں عطا فرمائیگا کہ جس کے اسم اقدس کے اعداد ان دو جملوں سے مساوی نکلیں گے۔

نور دیدہ میراں سید احمدؒ وجگر بند میراںؒ سید احمد

(۷۰۷) ۷۰۷

حضور وارثِ پاک کے نام اقدس کے اعداد بحساب ابجد ۷۰۷ ہوتے ہیں۔ جس سے حضرت کی اس روحانی بشارت عظمیٰ کی تفسیر حضور کی آمد خاص ہے۔

زمانۂ معصومیّت

حضور وارث پاک کا زمانۂ بچپن بھی اپنے انداز میں عجیب ہے۔ آپ پیدا ہوتے ہی شان فقر و رضا کا مظہر اتم ہوئے۔ ابھی آپ شیر خوار ہی تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں۔ کہ آپ نے عہدِ طفولیت میں ہی ماہِ رمضان المبارک میں ہمیشہ سحری کے وقت سے افطار کے وقت تک کبھی دُودھ نوش نہیں کیا۔ اور شانِ حیا کا یہ عالم تھا کہ کبھی سرکار اتفاقاً اگر برہنہ ہو گئے۔ تو فوراً

بے ہوشی طاری ہو جاتی تھی۔ شب کا زیادہ حصہ بیداری میں گذرتا تھا۔ آپ کی والدہ فرماتی ہیں۔ کہ آپ نے بھوک و پیاس کا کبھی رو دھو کر اظہار نہیں کیا۔ جیسا کہ عام بچوں کی عادت ہوتی ہے۔ جب حضورؒ کی والدہ دودھ خود بخود آپ کے لب ہائے مبارک میں دیتیں تو آپ نوش فرماتے تھے۔

چنانچہ مستند اور موقر افراد سے سنا کہ شیر خواری میں حضور کی یہ شان خصوصی تھی۔ کہ اوقات معینہ کے علاوہ کسی اور وقت حضورؒ شیر نوشی کی طرف رغبت نہیں فرماتے تھے۔ اور نہ ہی عام بچوں کی طرح گھبراتے ہوئے جلدی جلدی آپ شیر مادر نوش فرماتے تھے بہت اطمینان کے ساتھ انتہائی صبر و سکون سے پیار کرتے تھے۔

جب آپ کا سن شریف تین سال کا ہوا تو والدہ مکرمہ نے بھی داغ مفارقت دے دیا۔ اور وصال فرما گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

اس حادثہ جانکاہ کے بعد حضور کی جدہ مکرمہ سیدہ حیات النساء بی بیؒ اپنے پوتے کی کفیل ہوئیں۔ یعنی حضور وارث پاک عہد طفولیت ہی میں سیرت نبوی کی تفسیر مکمل ہو گئے۔ اور سنت یتیمی کی تجدید ذات صمدیت کی طرف سے ادا کی گئی۔

حضور وارثؒ پاک کے عہد طفلی ہی میں ایسے ایسے واقعات رونما ہوئے۔ جسے دیکھ کر لوگ حیران ہوتے تھے یعنی حضور وارث الاولیا

کی ولائیت کاملہ یقینی طور پر زمانے کے اندر پھیل گئی۔ لوگوں کے دلوں میں روشنی ہوگئی۔ قصبہ کے بزرگ حضور کے خرق عادات طفلی دیکھ کر یہ کہتے تھے۔ کہ یہ تو نہال کسی دن جلیل القدر بزرگ ہوگا اور سرچشمہ فیض کا ساقی ہوگا۔

اسی طرح سے قصبہ کی عام مستورات اپنے اپنے گھروں میں ذکر کرتیں۔ کہ ایسے خصائل کا بچہ نہ آج تک دیکھا ہے نہ سُنا۔ چنانچہ مستند اور موقر افراد سے سُنا کہ شیر خواری میں حضور کی یہ شانِ خصوصی تھی۔ کہ اوقاتِ معینہ کے علاوہ کسی اور وقت حضور شیر نوشی کی طرف رغبت نہیں فرماتے تھے اور نہ ہی عام بچوں کی طرح گھبراتے ہوئے جلدی جلدی ہی آپ شیر مادر نوش فرماتے وہ بہت اطمینان کے ساتھ انتہائی صبر و سکون سے پیا کرتے تھے چنانچہ اسی طرح بول و براز کی یہ کیفیت تھی۔ کہ ضرورت کے وقت ایسی جگر گداز آواز سے اشارہ فرماتے کہ "دایہ" خبردار ہو جاتی تھی اور بہت احتیاط سے رفع حاجت کراتیں۔ آپ کا بستر اور لباس اطہر ہمیشہ پاک و صاف رہا۔ اسی طرح بوقت رفع حاجت چہرۂ اقدس پر کیفیت حجاب طاری ہوتی تھی۔ آپ اُس حالت میں اپنا سر مبارک جھکا لیتے تھے۔

عالم خواب:۔ آپ کے سونے کا عالم بھی قابل تعجب تھا یعنی اول تو آپ بہت کم سوتے تھے۔ اور سونے کی یہ کیفیت تھی۔ کہ

تھوڑی دیر کے لئے آنکھیں بند کرلیں اور پھر آنکھیں کھول دیں غفلت یا مدہوشی کی نیند کبھی آپ نہیں سوئے۔ جب کبھی آپ کھولتے تو چشم مبارک پر نہ خمار ہوتا اور نہ ہی تکان۔ نہ ہی عام بچوں کی طرح میل کچیل۔ نہ ہی چہرہ اقدس پر اداسی طاری ہوتی۔ بلکہ چہرہ مثل آفتاب روشن اور منور ہوتا تھا۔

دیگر آپ عام بچوں کی طرح روتے بھی نہیں تھے۔ بلکہ پُرسکوت خاموشی میں صرف چہرۂ مقدس کا رنگ متغیر ہوجاتا تھا۔ آنکھوں سے ایک انتظاری کیفیت نمایاں ہوتی تھی۔ جب تک آپ کی یہ حالت رہتی۔ دیکھنے والوں پر رعب حضوری ایسا ہوتا۔ کہ اپنی جانب حضور کو متوجہ نہ کرسکتے تھے۔ رات میں اکثر آپ چاند اور ستاروں کو ٹکٹکی باندھ کر ایسا دیکھتے کہ محو ہوجاتے تھے۔ کبھی کبھی آپ مسکراہٹ بھی فرماتے تھے۔ ان جملہ مشاہداتِ عینی اور انوارِ لم یزلی سے ہر معمر و بچہ و خواتین محلہ آپ کا احترام عہد طفلی ہی میں کرنے لگے ؎

بالائے سرش ز ہوشمندی
می تافت ستارۂ بلندی

نماز کی پابندی سلسلہ وارثیہ کے ہر فرد پر فرائض ہے

۷۰۷

حق

قصیدہ

از جناب فروغ شاہجہانپوری

اولاد ہے یہ خاص شہ مشرقین ؑ کی!
چھبیسویں ہے پشت جناب حسین ؑ کی
پتلی یہی ہے فاطمہ ؑ کے نورِ عین کی
مہرنگیں ہے فاتح بدر و حنین کی

یہ جوہر و خلاصہ ہے دونوں جہان کا
بندہ نظر پڑا ہے خدائی کی شان کا

ہے تو ہی وارثِ علی و وارثِ نبی ؐ
دل ہے تیرا خزینہ اسرارِ معنوی
تیرے بدن پہ ٹھیک قبا فقر کی ہوئی
عادت کی ابتدا ہی سے ترکِ لباس کی

دستار و پائجامہ نہ زیب بدن کیا
احرام کو پسند پئے ستر تن کیا

لڑکا یہی ہے شاہ شہیداں کا باخلف
پُرنور سلک شاہِ نجف ؑ کا دُرِ نجف
دُرج رسول ؐ کا ہے یہی گوہر صدف

اللہ نے دیا ہے ہر ایک بات کا شرف
سیّد بھی ہے فقیر بھی ہے اور ولی بھی ہے
ہر طرح جانشینِ نبیؐ و علیؑ بھی ہے

قوم ایسی لاجواب کہ دنیا میں آفتاب
دنیا میں آفتاب تو عقبیٰ میں ماہتاب
عقبیٰ میں ماہتاب تو کوثر پہ جوشِ آب
کوثر پہ جوشِ آب سے پھر ساقی شراب
ساقی شراب کوثر و تسنیم کا یہ ہے
وارثؒ علیؑ و احمدؐ بے میم کا یہ ہے

چہرہ سے جلوہ گر ہے سراسر خدا کا نور
ظاہر ہے لب سے قدرت اللہ کا ظہور
رخ سے عیاں ہے صاف تجلّی برق طور
ایسا پری جمال کہ قربان جس پہ حور
بحرِ ضیائے حق کا یہ دُرِ یتیم ہے
جاری اسی کا حلق میں فیض عمیم ہے

تعلیم ظاہر

حضور انور تجلیات عشق الٰہی سے قرآن ناطق تو تھے۔ مگر تاہم جب آپ کا سن شریف اس قابل ہوا کہ بظاہر بھی نظام تعلیم قائم ہو سکے۔

تو آپ کی دای صاحبہ نے جو اُس وقت جناب والا کی کفیل پرورش تھیں یہ تجویز فرمایا۔ کہ اپنے پیرو مرشد قبلہ حضرت امیر علی شاہؒ صاحب سجادہ نشین حضرت شاہ ولایت محمد عبد المنعمؒ قادری کنز المعرفت علیہ الرحمتہ سے قرآن پاک پڑھوایا جائے تاکہ مبارک و مسعود ہو۔

حضرت شاہ فضل حسین صاحب وارثی زیب سجادہ حضرت شاہ ولائت محمد عبد المنعم قادری کنز المعرفت فرماتے تھے کہ آپ کی جدہ مکرمہ نے باقتضائے خلوص و عقیدت اپنا یہ ارادہ ظاہر کیا۔ تو چچا صاحب نے ان کی یہ خواہش بخوشی قبول فرمائی۔ اور وہ اس لئے کہ چچا صاحب قبلہ کو خاص طور پر حضور قبلہ عالم وارثؒ پاک سے محبّت تھی۔ اور اکثر آپ فرماتے تھے۔ یہ صاحبزادے خلق خدا کے بہت بڑے پیشوا ہوں گے۔ اور تمام عالم میں اُن کے نام کا ڈنکا بجے گا۔ حضور پاک نے کلامِ پاک پڑھنا شروع کیا۔ روزانہ آپ اس انوکھی اور نرالی شان سے تشریف لاتے۔ کہ بڑی تقطیع کا کلامِ پاک ضخیم چند جزدانوں میں گردانا ہوا سر پر رکھے ہوئے تشریف فرما ہوتے۔ دونوں ہاتھوں سے کلام پاک کو پکڑے رہتے اور قریب آکر متبسّم لبوں سے سلام کرتے تھے۔ اور یہ دیکھ کر وہ فرماتے مٹھنؒ میاں اتنا بڑا قرآن شریف کیوں لاتے ہو۔ لیکن آپ مسکرا کر خاموش رہتے تھے۔

سبق پڑھ کر جب آپ گھر پر واپس آتے تو سبق کو بھی کبھی دوبارہ

نہیں پڑھتے تھے۔ اور گوشۂ تنہائی میں بیٹھ کر کسی گہرے خیال میں مستغرق رہتے تھے۔ آپ اپنی ازلی ذہانت سے دو سال میں حافظ قرآن ہو گئے۔ بعض ابتدائی کتابیں بھی نظر سے گذریں۔

آپ کی دادی صاحبہ کا خیال تھا کہ میرے یتیم پوتے کی تکمیلِ تعلیم وسیع پیمانے پر ہو جائے۔ اس لحاظ سے مخدومہ ممدوحہ نے آپ کو ہمیشہ قابل معلمین کے سپرد فرمایا۔ جیسا کہ "مشکوٰۃ حقانیہ" نے بعض معلمین کے اسمائے گرامی مفصل لکھے ہیں۔ لیکن معتبر مستند قول یہ ہے۔

کہ مولوی امام علی صاحب علیہ الرحمتہ ساکن قصبہ سرکھ ضلع بارہ بنکی نے جن کا شمار اس دیارِ مقدس کے، ابرار لوگوں میں ہے۔ حضور وارثؒ پاک کو ابتدائی تعلیم میں کتب درسیہ کی تعلیم دی۔ آپ بہت شفقت اور محبت سے حضور کو پڑھاتے اور جب مزاجِ گرامی کا رجحان موزوں نہ پاتے تو فرماتے کہ مٹھن میاں! آپ اب کھیلئے۔ کیونکہ علاوہ دیگر مستند روایات کے خود حضور وارثِ پاکؒ نے بسا اوقات فرمایا۔ کہ مولوی امام علی صاحبؒ نے ہم کو اس طرح پڑھایا۔ کہ ہم پڑھتے تھے تو پڑھاتے تھے۔ جب ہماری طبیعت گھبراتی تو مولوی صاحب فرماتے جاؤ کھیلو۔ اور یہ بھی فرمایا کہ مولوی امام علی صاحب نے ہمیں یار بنالیا۔ کبھی وہ ہمارے واسطے پتنگ بناتے تھے کبھی شاہان سلف کے واقعات سناتے تھے۔ اور وہ بھی اس زاویہ نگاہ سے کہ ہمارا دل بہلے۔

نیز یہ بھی ارشاد فرمایا کہ مولوی امام علی صاحب خود بزرگ تھے لیکن ہمارا ادب کرتے تھے۔ اور جب ہم کھیلتے تھے۔ تو وہ بغور دیکھتے۔ ہم اُن سے کہتے تھے۔ کہ مولوی صاحب آپ تو ہمارے استاد ہیں۔ یہ تعظیم کیسی ہے وہ بجواب کہتے کہ صاحبزادے! میں تو صرف ظاہری علم کا مولوی ہوں اور آپ ماشاء اللہ خلق خدا کو باطنی علم کا سبق دو گے۔ مولوی امام علی صاحب کا بحیثیت بزرگ اور استاد ہونے کے ایک تو خیر شاگرد کی تعظیم و احترام کا خاص سبب یہ تھا۔ کہ مولانا بذاتِ خود باطن شناس اور اہل اللہ تھے۔ یا یوں سمجھئے کہ منجانب اللہ یہ القا تھا۔ بہرحال۔ دوم حضور وارثِ پاک کے عادات و واقعات کچھ ایسے دیکھے تھے کہ مولوی صاحب نے اکثر آپ کی دادی صاحبہ سے فرمایا۔ کہ آپ کے صاحبزادے کو مکتبِ عشق میں اللہ تعالیٰ نے وہ یدِ طولیٰ مرحمت فرمایا ہے جو کہ بن پڑھائے پڑھتا ہے ایسی صورت میں انہیں ظاہری علم کی تحصیل کی چنداں ضرورت نہیں ہے وہ وقت آئیگا کہ دوسروں کو سبق پڑھائیں گے جس کے سمجھنے کے لئے فہم و ادراک قاصر رہے گا۔ با لجواب محترمہ فرماتیں۔ کہ مولانا بقدر امکان کوشش کیجئے۔ اور جس قدر بھی یہ پڑھیں۔ انہیں پڑھائیے۔

اس یتیم کے مورثِ اعلیٰ بلحاظ اشرف النسبی صاحب عزوشان اور خاندانی وجاہت کے صاحبِ حقائق اور معارف ہونے کے باوجود علوم ظاہری کے بھی کماحقہٗ ماہر تھے۔ یہ گوہر آبدار انہی بزرگانِ دین کی یادگار ہے۔ بلکہ سید دارین کا چراغ ہے۔ اس لئے میری خواہش یہی ہے۔ کہ اس

میں ہرگز نہ ہو۔ غرض مولوی صاحب موصوف بکمال احتیاط اور بلا تنبیہ و تشدد نہایت دلجوئی سے آپ کو پڑھاتے تھے۔ حضور کو بھی پڑھنے کا شوق تھا۔ مگر اضطرار طبع ہونے کی وجہ سے مسلسل بیک نشست نہیں پڑھ سکتے تھے۔ اللہ اکبر! ذہانت کا یہ عالم تھا۔ کہ ایک بار سبق پڑھنے کے بعد فوراً طبیعت خاصہ اور منور قلب پر نقش کالحجر ہو جاتا تھا۔ چنانچہ قصبہ مذکور کے متدین معمر حضرات کی روایات سے ثابت ہے۔ کہ اسی دوران میں جو لوازمات عشق بقایا تھے۔ اُن کا بھی اظہار ہوا۔

ہنوز آپ کی عمر سات یا آٹھ سال ہو گی۔ کہ حقیقی کرشمہ ساز شاہد بے نیاز کو یہ شرکت یتیم بھی گوارا نہ ہوئی۔ اور ماجدہ علیا کے بعد جدہ محترمہ کا سایہ عاطفت بھی سر سے اٹھ گیا۔ لہٰذا حسب منشا قضا و قدر آپ کی دادی صاحبہ نے بھی اس دار فانی سے عالم جاودانی کا سفر فرمایا اور بفجوائے

اَلعِشقُ نَارٌ تحرقُ مَا سِوَایَ الحَبِیبَ!

ترجمہ: عشق کی آگ سوائے معشوق کے سب کو جلا دیتی ہے۔

الغرض تعلقاتِ موجودات سے انقطاعی فیصلہ زیست ہوا ؎

عشق آں شعلہ است کہ چوں بر فروخت
ہر چہ جز معشوق باقی جملہ سوخت

اب بجز ذاتِ حق یا خالق کائنات بظاہر کوئی شفیق یا نگراں نہ رہا۔ اس لئے دیوا شریف میں اقامت مناسب نہ سمجھی۔ اور آپ کے

محترم حقیقی بہنوئی حضرت ہادی سیدی و مولائی خادم علی شاہ صاحب اعلیٰ مقامہٗ آپ کو ہمراہ لے آئے۔ اور تعلیمی سلسلہ بدستور قائم رکھا۔ بلکہ علاوہ دیگر استادوں کے بعض کتابیں آپ نے حضرت بلند شاہ صاحب قدس سرہٗ العزیز سے بھی پڑھیں۔ اور نیز سیدنا حاجی خادم علی شاہ صاحب نے جو کہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کے شاگرد تھے۔ آپ کو نہایت دلجوئی سے پڑھایا۔ لیکن کسی مستند روائیت سے یہ ثابت نہیں ہو سکا۔ کہ اس سات سالہ تعلیم کا ماحصل کیا ہوا اور بظاہر کہاں تک آپ نے پڑھا۔ بعض معتقدین فرماتے ہیں۔ کہ آپ نے فراغ حاصل کیا۔ اور بعض حضرات کا قول ہے۔ کہ کتب درسیہ قریب الختم تھیں کہ جوشِ عشق نے آپ کو بیقرار کیا۔ اور حالت استغراق و جذبۂ بیخودی نے آپ کو مستغنی کر دیا۔ لہٰذا ایک قلم سلسلہ تعلیم ختم کر دیا اور ملکِ عرب کی سیاحت کا عزم کیا۔ بعض راشدین وقت جو ہمعصر کہلاتے تھے۔ اُن کا بھی خیال ہے۔ کہ آپ نے چند ابتدائی درسیہ کتابیں پڑھیں۔ اور تعلیم مکمل ہو گئی۔ واللہ اعلم بالصواب! بقول سعدیؒ

ما مقیمانِ کوئے دلداریم
رُخ بدنیا و دیں نمے آریم
گر نیابد بگوش رغبت کُن
بر رسولاں بلاغ باشد و بس

عہدِ طفلی میں سخاوت

حضور وارثِ پاک کا سن شریف پانچ سال کا ہوا۔ تو آپ کی دادی صاحبہ نے بہت شان کے ساتھ تقریب بسم اللہ شریف کی اور خاندانی رواج کے موافق ایک قابل معلم کو مقرر کیا۔ جو طبع مبارکہ کو عادی کرنے کی غرض سے وقتاً فوقتاً قاعدہ بغدادی پڑھاتا تھا۔ لیکن زیادہ وقت حضور کا کھیل میں گزرتا تھا۔

حضور وارث پاک کے کھیل کے اوقات مقرر تھے۔ لیکن آپ کا اندازۂ سخاوت ذیل کی سطور سے معلوم ہوگا۔

ہر کھیل اپنے وقت میں اچھوتا اور نرالا ہوتا تھا جس میں خانیت کی حقیقت اولیٰ اور للہیت کی شانِ عظمیٰ ہوتی تھی۔ علاوہ ازیں خاص طور پر بخشش جود و سخا و مہر و وفا کا جذبہ شاملِ حال ہوتا تھا۔

کھیل کی صورت میں آپ کا مشغلہ خاص تھا۔ کہ آپ حلوائیوں سے مٹھائی خرید کر بچوں کو تقسیم کر دیا کرتے تھے۔ کیا یہ دریا دلی نہیں؟

اکثر اوقات بسبیل تذکرہ آپ کے عہدِ طفولیت کا ذکر آیا تو حضور پاک نے تبسم انداز میں ارشاد فرمایا۔ کہ ہم بچپن کے زمانہ میں دادی اماں کے صندوقچہ میں سے اشرفی یا روپیہ جو مل جاتا تھا نکال لیتے۔ اور کوئی حلوائی سے سفارش کرتے کہ اس کا ہمیں ایک بتاشہ بنا دو۔ وہ بتاشہ بفضلِ خدا سینی کے برابر ہوتا تھا۔ ہم اُس کو توڑ توڑ کر بچوں

کو تقسیم کرتے تھے۔ اور دادی صاحبہ یہ سنتی تھیں۔ تو بجائے ناراض ہونے کے خوش ہوتی تھیں۔

یہ بھی اکثر بزرگانِ قصبہ نے فرمایا۔ کہ آپ بچپن میں اپنے ساتھیوں کو بٹھا کر کھیل کے پیرایہ میں دنیا کی مذمت اور محبت الٰہی کی ہدایت فرمایا کرتے تھے۔

بہرحال! العاقل تکفیہ الاشارہ۔ ان جملہ حالات و واقعات کے پس منظر کی روشنی میں یہ صاف ظاہر ہوتا تھا۔ کہ حضور وارثِ پاکؒ دراصل پیدائشی ہادی و مہدی کی شان لئے ہوئے تھے۔ اور بچپن کے بعد ہی آپ نے رشد و ہدایت کا فیضان عام جاری کر دیا تھا۔ نیز بغیر کسی تاویل کے یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ حضور وارثِ پاک اوائل عمری سے دنیوی مال و متاع سے متنفر تھے۔ بجائے اس کے وہ خود فائدہ اٹھاتے۔ بلکہ دنیا کے حاجتمندوں کو تقسیم کر دیتے تھے۔

آپ کے والدین کا متروکہ جو بہت قیمتی سرمایہ تھا۔ اس کے مالک بغیر شرکتِ غیرے بنفسِ نفیس تھے۔ مگر اس باوقار عظمت و شان غیور وارثِ ارثِ مرتضویؓ نے اس کو اپنی تملیک بنانا پسند نہیں فرمایا۔ بلکہ مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچایا اور بذات خود مَنْ یَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ پر عمل کیا۔

حضور پُر نور وارثِ پاک کے عہدِ طفلی کے یہ واقعات اور مشاغل جو بظاہر کھیل تھے۔ لیکن درحقیقت معنوی حیثیت میں علو مرتبت اور بزرگی

کی نشانیاں تھیں۔ اور نیز آپ کے عشق کامل کے جلوے تھے۔ کیونکہ بچوں پر بزرگانہ شفقت کرنا۔ خلقِ خدا کے ساتھ بے لوث محبت و سلوک کرنا۔ اور اُن کے مصائب۔ درد و کرب میں معاون بننا۔ مشکلات کا حل کرنا۔ بیماری کی تیمارداری۔ غربا کی دلجوئی۔ یتامیٰ کی پرورش کرنا۔ آپ کی عظمت و بزرگی اور جلالت کی ایک بیّن دلیل ہے۔ چونکہ اولیائے کرام و صوفیائے عظام کا بالاجماع اس پر اتفاق ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے عاشق صادق کی یہ خاص علامت ہے کہ مخلوق خدا کو رحم و کرم کی نظر سے دیکھے۔ اُن کی مشکلات کو حل کرے۔ اور سچا بہی خواہ اور ہمدرد ہو۔

شیخ داؤد کبیر رحمت اللہ علیہ جو ساتویں صدی کے نامور بزرگ ہیں۔ اُن کا قولِ جمیل ملاحظہ ہو:۔ وَکَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَنْ اَحَبَّ اللّٰہ تعالیٰ اَحَبَّ کُلَّمَا کَانَ سَبَبًا مِنْہُ۔

ترجمہ:۔ یعنی جسے اللہ سے محبت ہوگی۔ وہ اُس ہر چیز کو جس کا سبب وہ اللہ تعالےٰ ہے۔ دوست رکھے گا۔

بیعتِ طریقت

مستند اور معتبر کتب اور روایات سے یہ ثابت ہوا ہے کہ حضور وارثِ پاک کے معزز اعزا نے چھ سات سال تک متواتر علوم ظاہری کی تعلیم میں پورا اہتمام فرمایا۔ جس قدر آپ نے ظاہری تعلیم میں ترقی کی۔ اُس

سے فزوں تر عشقِ الٰہی ہوا۔ بلکہ ہر وقت جدائی محبوب کے غم میں محو اور سرشار رہنے لگے۔ طبع فاخرہ خلوت پسندی اور کنج تنہائی پر مجبور کرنے لگی۔ شب ہائے تاریک میں غیر آباد ویرانوں اور سنسان صحراؤں میں پہنچ کر ذکر اشغال میں مصروف رہنا پسند خاطرِ اقدس ہوا۔ جب حضرت سیدنا حاجی خادم علیشاہ نے مزاجِ ہمایونی کو جانبِ فقر مائل دیکھا۔ تو حسبِ سنت حضرات مشائخین عظام نے حضور والا کو سلسلۂ عالیہ قادریہ چشتیہ میں بیعت فرمایا۔ آپ کا سینہ پاک اور بے کینہ اوّل ہی دن سے بفضلِ ایزد متعال رموزِ احادیث وحقائق ومعارف کا خزینہ تھا۔ کچھ پیران عظام کے فیضانِ سرمدی سے تاثیر پاکر زیادہ منور ہوگیا۔ تجلیات وانوار وبرکات کے لمعات سے اضطرابِ عشق میں مزید اضافہ ہوا۔ دن رات سرکار بے قرار رہنے لگے

وصال پاک سیدنا خادم علیشاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اسی دوران میں حضرت سیدنا خادم علی شاہ صاحب کی طبیعت ناساز ہوگی۔ ہر چند مشاہیر اطبا اور حاذق الملک حکما وغیرہم نے متفق الرائے ہوکر پوری توجہ سے علاج میں کماحقہٗ کوشش فرمائی۔ مگر بجائے صورت افاقہ کے حالت یوماً فیوماً خراب ہوتی گئی۔ وہ وقت آگیا۔ کہ بیمار ہجراں جس کا منتظر تھا۔ یہ علالت متبدل ہوکر مرض الموت بن گئی۔ اور آپ نے جانِ شیریں سپردِ خدا کرتے ہوئے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ اور بتاریخ ۱۴

صفر المظفر ۱۲۵۲ھ میں اس دنیا فانی سے عالم جاودانی کو سدھارے۔
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

وارث الاولیاء کی رسم دستار بندی

حضرت سیدنا حاجی خادم علی شاہؒ کی تیسرے دن رسم فاتحہ خوانی ہوئی۔ جسمیں علاوہ رؤسائے اودھ کے بیشتر علما و مشائخین عظام نے شرکت فرمائی۔ مجمع عام میں بعد فاتحہ خوانی رسم دستار بندی کا مسئلہ پیش ہوا۔ مولوی منا جان نے جو آپ کے لنگر خانے کے مہتمم بھی تھے۔ نقرئی کشتی میں ایک دستار رکھ کر علماء دین و حاضرین جلسہ کے سامنے رکھکر پیش کی۔ اور عرض کیا کہ آپ حضرات جس کو اس دستار مقدس کا اہل سمجھیں اُسے مرحمت فرمائیں۔ چنانچہ بیرہ شاہ غوث گوالیاری و نیز اکبر شاہ نے اس منصب جلیل کے لئے حضور قبلہ عالم کو منتخب فرمایا۔ اور مشائخین نے اس رائے سے پورا پورا اتفاق کیا۔ اور اس دستار فضیلت کو مشائخین عظام نے اپنے ہاتھوں سے حضور پُر نور کے سر مبارک پر باندھا۔ بیعت و دستار بندی کا واقعہ مستند و معتبر روایات بالخصوص ارشادات گرامی کے عین مطابق ہے۔ چنانچہ خود حضور وارث پاک نے بتا کر پنجم سنگھ صاحب وارثی رئیس ملاولی ضلع مین پوری جو بعد میں وقار شاہ کے ممتاز خطاب سے سرفراز فرمائے گئے۔ مجمع کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ بتا کر حاجی خادم علیشاہ صاحب کے سوم میں جب شامل ہوئے۔ تو مولوی منا جان صاحب

نے ہم سے کہا۔ کہ آج تمہارے پگڑی بندھیگی۔ ہم نے کہا بھئی! پگڑی گڑی کا تو ہم جھگڑا نہیں جانتے۔ انہوں نے ہمیں دور سے دکھایا۔ ہم نے دیکھا کہ کشتی میں پگڑی اور بہت سے روپے رکھے ہیں۔" ہم نے دل ہی دل" میں کہا۔ یہ پگڑی اور ساتھ میں نقد مال ہاتھ آئے گا۔ تو ہم خوب خرچ کریں گے۔ لیکن ہوا خلاف امید پگڑی اس محفل میں ہمارے سر پہ باندھی گئی۔ اور تمام روپے گھر میں بھیج دیئے گئے۔ اور ہم محروم رہے۔ اس کے بعد قوالی کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ تو ہم محفل سے اُٹھ کر چلے آئے۔ گھیسلے نے کہا۔ چلو کباب کھائیں۔ ہم نے چار پیسے کے کباب لئے۔ کبابی نے پیسے طلب کئے۔ ہم نے فوراً پگڑی اتار کر دے دی اور کہا کہ اپنے پیسوں کے بدلے میں اس کو لے لو۔ گھر میں اعزا و ہمشیرہ نے جب یہ حال سُنا تو کہا۔ کہ تم سید واڑے کا نام ڈبو دو گے اور بزرگوں کا نام روشن کرو گے۔ ہم یہ سُن کر چُپ ہو گئے۔

وارث الاولیاء کا سلسلۂ شدہ دہا

جس طرح حضور وارث پاکؒ چار پیسے کے عوض دستار گرانبہا کبابی کو عطا فرما کر اپنی دریا دلی کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ ہر لمحہ لائق تحسین ہے۔ ہمیں درس عبرت لینا چاہیئے۔ اسی دریا دلی اور جود و سخا کو حضور نے اپنی پاک زندگی کا اصول اور مقصد حیات بنا لیا تھا۔

ایک طرف خاص و عام کی دستگیری آپ کا خاص شغلہ تھا غربا اور مساکین کی مالی امداد کرنا اشعار فطرت تھا۔ تو دوسری طرف مخلوق خدا کی رہنمائی اور دستگیری بکمال شفقت فرماتے تھے۔ طالبین حق کی ہدایت فرماتے۔ جس کا نتیجہ اس قلیل عرصے میں یہ پیدا ہوا کہ سینکڑوں ارادت مند داخل سلسلہ عالیہ ہوئے۔ اور بعض خوش نصیب آپ کے تصرفات سے صاحب کمال ہو گئے۔

شیدا میاں وارثی مصنف "حیات وارث" کے والد صاحب جو متشرع تھے۔ اور جن کی عمر انتالیس سال تھی۔ آپ کی ارادت کا واقعہ بھی عجیب و غریب ہے۔ لہذا فرماتے ہیں۔

چونکہ سید خادم علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا شہرہ عام تھا۔ اس لحاظ سے میں بھی بطور نیاز مندی حضرت کے سوئم میں شریک غم ہوا۔ اور بعد فاتحہ خوانی دیکھا۔ کہ ایک بہت حسین اور خوبصورت۔ وجیہہ نوعمر صاحبزادے کے فرق انور پر تمام مشائخین نے دستار باندھی۔ میرے دل پر ان صاحبزادے کی عظمت اور جلالت کا غیر معمولی اثر ہوا۔ چنانچہ ارادہ کیا۔ کہ مصافحہ کروں لیکن رعب حق ایسا غالب ہوا کہ نزدیک نہ جا سکا۔ اور ناکام واپس مکان پر آ گیا۔ لیکن یہ یقین کامل ہو گیا کہ یہ ہستی مقرب خدا ہے۔ اور ان کے پس پشت کوئی غیبی طاقت کارفرما ہے۔

چند روز بعد انہیں صاحبزادے کو خواب میں دیکھا۔ فرمایا ہمارے پاس آیا کرو۔ میں حسب الحکم صبح اٹھ کر سے بھول قدمبوسی چلا مسجد

پُل قصاباں کے قریب پہنچا۔ دیکھا وہی! صاحبزادے مسجد سے برآمد ہوئے اور سلام کا نہایت اخلاق سے جواب دے کر فرمایا۔ "ٹھہرو ہم آتے ہیں"۔ تھوڑا عرصہ گزرا ہوگا۔ زنانہ محلسرا سے دوڑتے ہوئے چرخی اور کنکوا ہاتھ میں لئے تشریف لائے۔ کنکوا مجھ کو ہاتھ میں دے کر ارشاد فرمایا۔ "چھوڑائی دو۔ ابھی کنکوے کی ڈور پکڑ کر دس پندرہ قدم بڑھا تھا۔ کہ ارشاد فرمایا۔ اب ڈور نہ چھوٹے۔ اس مختصر جملے کا میرے قلب پر اتنا گہرا اثر ہوا کہ مضطرب و بیقرار ہو کر قدموں پر گر اور عرض کیا للہ دستگیری فرمایئے۔ میرے کمزور ہاتھوں سے آپ کی ڈور نہ چھوٹے۔ آپ بیٹھ گئے اور ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ کہو۔

ہاتھ پکڑتا ہوں پیر کا

میں نے یہ جملہ کہا۔ تو آپ نے ہاتھ چھوڑ کر چند ہدایات فرمائیں۔ اور فرمایا۔ جاؤ دنیا کے طالب نہ ہونا اور خدا کی محبت میں بندگانِ خدا کی بقدر امکان خدمت کرنا اور قلب کی نگرانی۔ انفاس کے شمار سے غافل نہ ہونا۔ اور آپ محل سرائے میں تشریف لے گئے۔

میں حسب ہدایت مکان پر واپس آیا۔ لیکن دل کا تقاضہ تھا۔ کہ یہیں پڑا رہوں اور حضور کی دلکش نورانی صورت جو قدرت کی مجسم تصویر ہے دیکھا کروں۔ بلکہ اسی اضطراب کی وجہ سے روزانہ حاضر خدمت ہوتا تھا۔

ایک ہفتہ بعد آپ نے پرورش فرمائی کہ غریب خانہ پر جلوہ افروز ہوئے۔ میری اہلیہ محترمہ کو داخل سلسلہ بیعت فرمایا۔ اور بتاکید فرمایا کہ

"ایک صورت پکڑ لو" وہی صورت یہاں بھی تمہارے ساتھ رہیگی اور قبر میں بھی اس کا سامنا ہوگا۔ اور حشر میں بھی اسی کو دیکھو گے۔

اسی زمانے میں داراخاں وارثیؒ، داروغہ سلطان حسین صاحب وارثی۔ علی دادخاں صاحب وارثیؒ، مولوی امتیاز علی وارثیؒ فرخ آبادی شاہزادہ نواب مرزا صاحب وارثی بھی حلقہ غلامی میں داخل ہوئے۔ ان حضرات کی بیعت کے واقعات بھی عجیب و غریب ہیں۔ جو کسی اور موقع پر تحریر کئے جائیں گے۔

یا وارث

(۷۰۷)

علیؓ وارثؒ نبی وارث ہوا اُس کا خدا وارث
کسی بندے کے مُنہ سے جب کبھی نکلا کہ یا وارث

شجرہ ہائے عالیہ

(۱) قادریہ، رزاقیہ، وارثیہ

(۲) چشتیہ، محبوبیہ، وارثیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ

الٰہی سرورِ عالم مرا ایمان ہو جائیں — علیؓ المرتضیٰ مشکلکشائے جان ہو جائیں
شہ شبیرؓ و عابدؓ حسرت و ارمان ہو جائیں — حضور باقرؒ و جعفرؒ ہماری جان ہو جائیں

شہ کاظمؒ شہ موسیٰ رضاؒ پر دل تصدق ہو
شہ معروفؒ کرخی سرّ سقطیؒ جان ہو جائیں

جنیدؒ و شبلی عبدؒ الواحدؒ و بوالفرحؒ طرطوسی
علیؒ و بوالحسنؒ سے جان کے پیمان ہو جائیں

حضور بوسعیدؒ و غوثؒ اعظم روح ہوں میری
شہ رزاقؒ سر پہ سایہ ایمان ہو جائیں

شہ سید محمدؒ سید احمد اور علی عارفؒ
شہ موسیٰؒ شہ سیدؒ حسنؒ ارمان ہو جائیں

جناب شیخ بوالعباسؒ دل میں جاگزیں ہوئیں
بہاؤ الدینؒ قیم بادۂ عرفان ہو جائیں

شہ سیدؒ محمد اور جلالؒ قادری حق میں
شہ میراںؒ فریدؒ بھکری ارمان ہو جائیں

امانؒ اللہ احسنؒ شاہ ہدایت اور حبیب احمدؒ
شہ عبدالصمدؒ سرچشمہ فیضان ہو جائیں

شہ رزاقؒ و اسمٰعیلؒ حضرت شاکر اللہؒ ہم
نجاتؒ اللہ میرے منبع فیضان ہو جائیں

حضور حاجی خادمؒ علی شاہ نور ایمان ہوں
وہی دل کی تمنا ہوں وہی ارمان ہو جائیں

حضور وارثؒ عالم پناہ ہوں زندگی میری
میری آنکھیں نثار سیدم ذیشان ہو جائیں

رہے تا حشر حیرت اپنی سرکاروں کا متحیر،
وہی آئینہ دار حیرت حیران ہو جائیں

شجرۂ عالیہ چشتیہ وارثیہ محبوبیہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ نُوْرَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ!

الٰہی مجھ کو سرکارِ دو عالم کی زیارت ہو
علیؒ المرتضیٰ مشکلکشا کی مجھ پہ رحمت ہو

حسنؒ بصری دو احدؒ اور فضیلؒ حق نما مل جائیں
اور ابراہیمؒ ادہمؒ فیض عالم کی کفالت ہو

مسدیدؒ الدین حذیفہؒ اور امینؒ امین ہیرہ ہم
جناب فیضؒ بخش پر ضیا کی مجھ پہ شفقت ہو

ابو اسحاقؒ اور خواجہ ابی احمدؒ کرم فرمائیں
جناب ناصر الدینؒ کی میرے دل میں محبت ہو

ابو یوسفؒ جناب قطب دینؒ پشت پناہ ہو جائیں
شریفؒ زندنی کی حال پر میرے عنایت ہو

حضور خواجہ عثمانؒ ہارونی پہ دل قرباں
وہی نور بصیرت میری آنکھوں کی بصارت ہو

غریبوں بیواؤں کے شہنشہ خواجہ اجمیر
معین الدینؒ سلطان طریقت کی حمایت ہو

میرا دل خواجہ قطب الدین پر قربان ہو جائے
فرید الدینؒ بابائے عطا مجھ کو قناعت ہو

نظام الدینؒ محبوب الٰہی کی غلامی ہو
گدا ہوں اُنکے در کا بس انہیں کی چشم رحمت ہو

نصیر الدینؒ کمال الدینؒ سراج الدینؒ علیم الدینؒ
شہ محمود اجنؒ اور جمالؒ اللہ کی شفقت ہو

شہ محمودؒ اور خواجہ محمدؒ خواجہ یحییٰ
کلیم اللہ نظام الدینؒ کی مجھ پہ عنایت ہو

کرم فرمائیں حال زار پہ مولانا فخر الدینؒ
جناب قطب دینؒ کی نقش دل پر میرے صورت ہو

جمال الدینؒ عبادؒ اللہ بلندؒ رامپوری بھی
شہ خادم علی کا نقش پا میری طریقت ہو

ہماری زندگی کی جان اور روح رواں وارثؒ
ہمارے مالک و رہبر کی ہم پہ چشم رحمت ہو

نثار وارث حق شاہ بیدمؒ صاحب عرفاں
حقیقت آشنائے باصفا کی ہم پہ شفقت ہو

میری حیرت بروز حشر ہو بس آپ کی حیرت
کہ دامن پنجتنؒ کا سایہ دار فرق حیرت ہو۔

وارث لاولیاؒ کا حجاز پاک کا سفر

حضور وارث پاک آخر ربیع الاول تک رشد و ہدایت فرماتے رہے اور طالبان حق فیضان وارثی سے فیضیاب ہوتے رہے۔ شروع ربیع

الثانی حضور دیوی شریف تشریف لے گئے۔ اور جملہ سرمایہ و اثاثہ جو توریث بزرگان کی پس اندوختہ تھی۔ وہ تمام کی تمام راہِ خدا میں غریب و یتامیٰ مساکین و بیوگان و سائلان و اہل محلہ میں تقسیم فرمادیا۔ کتابوں کا بیش بہا ذخیرہ اعزار کو تقسیم کردیا۔ اور ملکیت کے کاغذات سب کے سب تالاب میں ڈبو کر جبکہ بجز ذاتِ احدیت جل جلالہٗ دُنیا کی کسی چیز سے آپ کو سروکار نہ رہا، تو ۱۱ ربیع الثانی ۱۲۵۳ھ مطابق ۱۸۳۸ء کو عازم حرمین الشریفین ہوئے۔ مریدین و معتقدین نے بہت اصرار کیا کہ ایسے دہ رازار سفر کے لئے ایک خادم کا ہمراہِ سفر ہونا ضروری ہے۔ مگر آنحضور پُرنور نے نظام عالم اسباب کو ناپسند کرتے ہوئے حقیقی مسبب الاسباب پر اکتفا کیا۔ اور نہایت صبر و استقلال سے کفیٰ باللہ وکیلاً فرماکر پاپیادہ روانہ ہوگئے۔

یہ روایت بھی مشہور ہے کہ حضور وارثِ پاک کو سرکار خادم علی شاہ علیہ الرحمۃ نے خواب میں بشارت فرمائی۔ آپ سفر مکہ معظمہ کا اشارہ فرماتے ہیں، اس لئے مشارٌ الیہ کے اشارہ پر حضور کو ذوقِ سفر نے مجبور کیا۔ اس لئے تعلقات دنیوی کو یک قلم خیرباد کہہ کر عازم بیت اللہ ہوئے ؎

این سعادت بزورِ بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ!

قیام اُناؤ: حضور پاک کی ذات اقدس کے سفری مشاہدات و ارشادات بہت کچھ ہیں۔ لیکن بوجہ قلتِ قرطاس۔ نمونہ مشتے از خروارے۔ ضیافت طبع کے لیے خاصانِ حق کے دسترخوان پاک پر چُن رہا ہوں ؎

گر قبول افتد زہے عز و شرف

حضور نے سب سے پہلے اناؤ میں قیام فرمایا۔ ڈپٹی محمد باقر صاحب وارثی راوی ہیں۔ کہ میرے والد ماجد رئیس اعظم موضع آسیون ضلع اناؤ تھے۔ وہ ایک ہفتہ قبل لکھنؤ پہنچکر داخل سلسلہ ہوکر واپس آئے تھے انہوں نے ایک ہفتہ بعد دیکھا۔ کہ حضور خود اناؤ آسیون میں تشریف لے آئے۔ آپ نے بے ساختہ کہا ؎

مژدہ اے دل کہ مسیحا نفسے می آید

قدمبوسی بسیار اور بکمال اصرار غریب خانہ پر حضور کو لائے۔ اور مہمانداری کے انتظام میں مصروف ہو گئے۔ فیضان عام سے اہل قریہ فائز المرام ہوئے وارے کے نیارے ہوئے۔ بہت سے لوگ حلقہ بگوش ارادت باسعادت ہوئے۔ صبح حضور پُر نور نے عزم سفر فرمایا۔ کانپور تشریف لے گئے

قیام شکوہ آباد: حضور وارث پاک نے قنوج اور فرخ آباد میں بھی قیام فرمایا۔ کیونکہ ان نصبات کے تاریخی مقامات کا حضور نے اکثر تذکرہ فرمایا۔ کہ ہم مین پوری کے راستہ سے شکوہ آباد گئے تھے۔ اور چاند تبا کو فروش کے مقام پر قیام کیا۔ شیخ چاند تبا کو کے بہت بڑے تاجر تھے۔ وہ بیان کرتے تھے۔ کہ میں اپنے چچا کے ہمراہ نماز جمعہ پڑھکر آرہا تھا۔ دیکھا کہ تالاب کے کنارے ایک نوجوان خوبصورت وجیہہ بزرگ درویش تنہا بیٹھے ہیں۔ چچا میاں ان کے قریب گئے۔ تو آپ نے عجیب دلفریب لہجے میں فرمایا۔ آ گئے چچا صاحب! قریب پہنچے تو آپ

نے فرمایا۔ کہ تم تو ازلی مُرید ہو۔ میں نے عرض کیا یا حضور میں؟ فرمایا! ہاں!!
اچھا آؤ تم بھی مُرید ہو جاؤ۔ میں مرید ہوا تو فرمایا۔ کہ خدا کا طالب جھوٹ نہیں
بولتا۔ جاؤ ہمیشہ ایمانداری سے کام کرنا۔ ہم دونوں کے اصرار سے حضور
مکان پر جلوہ افروز ہوئے۔ ہمارا سارا خاندان داخل سلسلہ ہو گیا۔ اور
شہر سے لوگ جوق در جوق آتے اور مرید ہوتے تھے۔ بعض سے فرمایا تم
جس کے مُرید ہو اس کو دیکھو۔ تم کو اسی صورت میں خدا ملے گا۔ اور جس کو
مُرید کرتے اس کو نصیحت ضرور فرماتے۔ کسی کو حکم ہوتا۔ ماں باپ کی
خدمت سے غافل نہ ہوتا۔ کسی سے فرمایا۔ رشوت نہ لینا۔ کسی سے فرمایا۔
خدا کے حکم کی تعمیل محبت خدا کی دلیل ہے۔

مولوی احسان علی صاحب قصبہ کے مقتدر رئیس تھے۔ اُن کو حکم
ہوا خلق اللہ کی خدمت ایمان کی نشانی ہے۔

مولوی صاحب گو بہت منتظم شخص تھے۔ مگر ارشاد حضور کا اتنا گہرا
اور زبردست اثر ہوا کہ اُسی دن سے خیرات کرنے لگے۔ حتیٰ کہ آپ نے اپنی
کل جائداد مساکین کی امداد پر صرف کر دی۔ اور بعد فروغ حج بیت اللہ
انہوں نے مدینہ منورہ میں ہی قیام فرمایا۔ اور وہیں انتقال ہوا

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

شکوہ آباد سے حضور وارث پاک فیروز آباد ہوتے ہوئے آگرہ تشریف
لائے۔ آپ نے ایک سرائے میں قیام فرمایا۔ آگرہ کے عجیب و غریب
واقعات ہیں۔ ایک واقعہ عجیب تر یہ ہے۔ کہ حافظ گلاب شاہ صاحب

وارثی جن کی عمر ابھی بیس سال کے قریب تھی۔ فرماتے ہیں۔ کہ میں مدرسے میں تعلیم پایا تھا۔ اُسی زمانے میں ایک بزرگ آئے۔ میرے ایک دوست ان کے بیعت ہو گئے۔ مجھے بھی فرمایا۔ تم بھی مرید ہو جاؤ۔ میں اسی غور و فکر میں تھا۔ کہ مُرید ہو جاؤں یا نہیں؟ تمام دن یہی سوچتا رہا۔ شب کو گھر پر آیا۔ اور سو گیا۔ رات کو مجھ کو خواب میں ایک نورانی بزرگ نے بشارت دی کہ تمہارے پیر پورب سے آئیں گے۔ اُن کے مرید ہونا اس خواب کے دیکھتے ہی میری قلبی کیفیت ایسی ہوئی کہ جو بیان سے باہر ہے۔ مجھے اسی انتظار میں پورے تین سال گزرے۔ جب کبھی بھی زیادہ بیقراری ہوتی اور اضطراب بڑھتا تو وہی مقدس بزرگ خواب میں میری تسلی فرماتے اور کہتے گھبراؤ نہیں تمہارے پیر آنے والے ہیں۔ چنانچہ اسی دوران میں ایک دن بہت زیادہ بے چین تھا۔ بمشکل تمام نصف حصہ گزرنے پر مجھے نیند آئی۔ تو وہی بزرگ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا۔ کہ وہ بزرگ پورب سے آ گئے ہیں اور تمہارے شہر میں مقیم ہیں۔ تلاش کرو۔ کسی سرائے میں ٹھہرے ہیں۔

میں یہ خواب دیکھکر چونک اُٹھا اور جھٹ پٹ گھر سے باہر نکلا تو معلوم ہوا کہ رات کے دو بجے ہیں۔ لیکن اضطراب اور بیقراری کا یہ عالم تھا کہ بیان سے باہر ہے۔ جدھر کو دل نے گواہی دی چل دیا۔ آگرہ میں ایک محلہ ہینگ کی منڈی کے نام سے مشہور ہے۔ وہاں ایک سرائے میں خود بخود اپنے دل کی رہنمائی سے داخل ہوا۔ ہر ایک کوٹھڑی کو بغور دیکھا۔ سرائے

میں چاروں طرف اندھیرا تھا۔ ایک کوٹھڑی کے قریب پہنچتے ہی اندر سے آواز آئی۔ آخاہ حافظ گلاب شاہ تم آگئے۔ میں اس محبت بھری آواز کو سن کر فرطِ مسرت سے بیقرار ہو گیا۔ اور دوڑ کر فوراً حضور وارث پاک کے قدموں پر گر پڑا۔ اُس وقت حضور متبسم تھے۔ میں نے غریب خانہ چلنے کی درخواست کی۔ جو وارثؒ بندہ نواز نے قبول فرمائی۔ اس وقت حضور کا سن شریف پندرہ سال ہوگا۔ گھر پر آکر میں حلقہ بندی میں داخل ہوا۔ گلاب شاہ وارثی کا بیان ہے۔ کہ میں نے دیکھا کہ جس بزرگ نے مجھے بار بار خواب میں بشارت دی تھی۔ وہ حضور وارث پاک ہی کی شبیہہ تھی۔ جو حضور کی کہن سالہ عمر ضعیفی میں میں نے مشاہدہ کی۔ وہ بزرگ آپ ہی تھے جو عالم۔ دیا میں غم ہجراں کے بیمار کو اعجاز مسیحائی کا جلوہ دکھا رہے تھے۔

حضور والا نے آگرہ (اکبر آباد) میں ہزاروں بندگانِ خدا کو فیضانِ وارثی سے سرفراز فرمایا۔ بعد ازاں حضور والا نے اجمیر شریف میں نزولِ اجلال فرمایا۔ یہ زمانہ عرس مبارک انیس الغربا سرتاج اولیا حضرت خواجہ خواجگان معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا تھا۔ آپ نے مزار پُر انوار کیف بار پر فاتحہ خوانی فرمائی۔ اور بعدہٗ محفل سماع میں تشریف لے گئے۔ قوالی یہ تھی ؎

رخنہ کردہ بدلہم ناوکِ نازے عجبے
مے پرستے عجبے فتنہ طرازے عجبے

یہ سُنتے ہی حضور والا پر کیف طاری ہو گیا۔ وجدان کا ایسا جوش تھا کہ ارض و سما سب مکیف تھے۔ ایک سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ سازندے

اور حضار مجلس مثل ماہی بے آب بسمل بیٹھے ہوئے تھے۔ محفل ختم ہوجانے پر عوام نے حضور پاک کو برائے زیارت اقدس ہی روک لیا۔ ہر زبان تو عیف وارث میں رطب اللسان تھی۔ بہت سے صاحب اقتدار دست اقدس پر بیعت ہوئے۔ چنانچہ صاحبزادگان۔ پیرزادگان۔ حلقہ بارادت عالیجناب ہوئے۔ منجملہ ازاں حضرت صاحبزادہ والا قدر سید حیدر علی شاہ وارثی اجمیری بھی شمول اسوۂ حسنہ وارثیہ کا شرف رکھتے ہیں۔ جو کہ احرام پوش بزرگ ہیں۔

اجمیر شریف سے آپ ناگور۔ پیران پٹن۔ احمد آباد وغیرہ ہوتے ہوئے بمبئی پہنچے۔ بمبئی میں دو ہفتے قیام فرمایا۔ بزرگان دین کے مزارات کی زیارتیں کیں۔ بمبئی کے جلیل القدر نامور تاجر سیٹھ یعقوب خاں و یوسف خاں۔ زکریا صاحبان معہ جماعت کثیر حضور اقدس کے دست مبارک پر مشرف انوار ارادت ہوئے۔ بعد ازاں آپ جہاز پر سوار ہوئے۔

حضور جہاز پر سوار ہوئے تو صوم وصال رکھتے تھے۔ جو تیسرے روز افطار ہوتا تھا۔ اور چونکہ انتظام افطار کا خیال بھی مزاج بے نیاز کو پسند نہ تھا۔ لہذا بے سروسامان ہی جہاز کو قدوم پاک سے سرفراز فرمایا۔

جیسا کہ حضرت قبلہ شیدا میاں وارثی علیہ الرحمۃ "حیات وارث" میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ تین یا سات روز ہے۔ آب و دانہ گزر گئے۔ اور دفعتاً جہاز رک گیا۔ اُسی شب میں بمبئی کے بڑے تاجر محمد ضیاء الدین سیٹھ کو جو اسی جہاز میں سفر کر رہے تھے۔ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے

بشارت فرمائی کہ -

" اے ضیاء الدین خود کھاتے ہو۔ اور ہمسایہ کا خیال نہیں کرتے"

وہ خوش نصیب تاجر خواب سے بیدار ہوا۔ تو اس نے تمام جہاز والوں کی اس روز دعوت کر دی۔ اور ساتھ ہی خود بھی تلاش شروع کر دی، کہ کوئی شخص باقی تو نہیں رہا ہے۔ جب تہ خانے میں پہنچا۔ اور حضور انوار کو اپنے بستر مبارک پر محو مستغرق دیکھا۔ فوراً واپس آکر ایک طبق میں وہ لذیذ اور پر تکلف کھانے لے گیا۔ اور عاجزانہ اس کو قبول فرمانے کے لئے عرض کی حضور نے ازراہِ خلق محمدی دو چار لقمے تناول فرمائے۔ اور اس کے بعد جہاز چل پڑا۔

سیٹھ ضیاء الدین اور جملہ اہل جہاز بعد آپ کے گرویدہ ہو گئے۔ مگر حضور انور حسب معمول سات روز کے بعد افطار فرماتے تھے حضور پاک کے اس سفر حجاز کے مفصل واقعات تو ہمیں معلوم نہ ہو سکے۔ لیکن مولوی رونق علی وارثی کے والد بزرگوار حضرت شاہ مقصود علیؒ اپنی یادداشت میں تحریر فرماتے ہیں۔ جو حضور کی خدمت اقدس میں مقرب تھے۔ کہ حضور بارہ سال تک سیر و سیاحت ملک عرب و عجم۔ حجاز و عراق۔ مصر و شام میں مصروف رہے۔ اور انہی ممالک کی سیاحت فرماتے رہے۔ اور دس مرتبہ آپ حج میں شریک ہوئے۔ اور سات بار ہندوستان سے تشریف لے گئے۔

اس زمانۂ سیاحت میں سلطان عبدالمجید خاں علیہ الرحمتہ بھی آپ کے

دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔ آپ کی بیعت کا واقعہ اس طرح سے صاحب مشکوٰۃ حقانیہ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ جب آنحضور قسطنطنیہ تشریف لے گئے۔ تو عبداللہ صاحب کے مکان پر فروکش ہوئے۔ عبداللہ صاحب نے ایک روز عرض کی حضور اگر مزاج گرامی چاہے۔ تو ذرا باغ شاہی چلیں آپ نے اسے منظور فرمایا۔ حضور پُر نور کا جمال بیمثال دیکھکر سلطان المعظم خوش ہوئے۔ اور عاشق ہو گئے۔ دست بستہ عرض کی۔ کہ آقا و مولا غریب خانہ پہ چلنے کی زحمت فرمائیں حضور نے منظور کیا۔ اور محل سلطانی میں نزول اجلال فرمایا۔ ایک ہفتہ قیام رہا۔ تمام مقربین سلطانی اور خاندان شاہی کے اراکین عالیہ حلقہ بگوش غلامی ہوئے۔ اور عالی مرتبت امیر المومنین موصوف بھی اسی سلسلہ میں داخل ہو گئے۔ اس واقعہ کو حضور پُر نور نے بھی ارشاد فرمایا۔ کہ ہم قسطنطنیہ گئے۔ اور سلطانی باغ کی سیر بھی کی۔ اور سلطان المعظم کو خواب میں سرکار دو عالم حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے خواب میں بیعت کی بشارت کبریٰ ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ خواب ہی میں حضور انور کی زیارت بھی کرائی گئی تھی جس سے سلطان المعظم نے شاہی باغ میں حضور انور کو دیکھتے ہی پہچان لیا حضور انور ایک رسی لٹکا دیتے تھے اسی رسی کو پکڑ کر بیعت سے ترک بیعت ہو جاتے۔ لوگ جوق در جوق حضور کے بیعت ہوئے۔ اور فیضان پنجتن پاک سے بہرہ یاب ہوئے حضور انور نے ان تبرکات کی بھی بہت تعریف فرمائی جو سلطان المعظم نے حضور انور کو دکھائے تھے۔

نسبتِ اویسیہ: حضور وارث پاک جب پہلی مرتبہ مکہ معظمہ تشریف لے گئے۔ تو راستے میں یہ واقعہ ظہور پذیر ہوا۔ کہ ایک درویش کامل صاحب جذب جو مدتوں سے یہاں مقیم تھے۔ حضور کو دیکھ کھڑے ہوئے سینہ سے سینہ ملایا۔ پھر حضور کے زانوئے مبارک پر سر رکھتے ہوئے۔ واصل محبوب حقیقی ہوئے۔ آپ کے وصال کی خبر جب مکہ معظمہ پہنچی۔ تو لوگ تجہیز و تکفین کو پہنچے۔ اور ایسا ہی عجیب و غریب واقعہ راہِ مدینہ منورہ میں ہوا۔ کہ ایک صاحب جذب کامل درویش سے ملاقات ہوئی جو آپ کے انتظار میں تھے۔ انہوں نے بھی حضور انور کے سینے سے سینہ ملایا اور آپ کے زانوئے مبارک پر رکھ کر واصل محبوب ہوئے۔ مولوی عبدالغنی صاحب وارثی رئیس پرو ضلع رائے بریلی لکھتے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ کہ ان مدینہ طیبہ کے راستے والے بزرگ کی نعش طائر ہو کر اڑ گئی۔ اور عرصہ تک جنگل میں پھرتا رہا۔ ان واقعات سے یہ معلوم ہوا کہ حضور وارث پاک اعلیٰ مقامہ کو کامل طور پر نسبت اویسیہ بھی حاصل تھی۔

اس سفر کے بعد حضور انور دیوہ شریف رونق افروز ہوئے۔ ایک املی کے درخت کے نیچے بیٹھ کر آرام فرمایا۔ ایک شخص وہاں پر آیا۔ اس سے آپ نے فرمایا۔ کہ پہلے ایک بھنگن یہاں رہتی تھی۔ وہ موجود ہے۔ اس شخص نے اس بھنگن سے ذکر کیا۔ ایک درویش صورت بزرگ تیرا نام لے کر تجھ کو دریافت فرماتے ہیں۔ یہ بھنگن صاحبہ حضور کے خاندان کی قدیم خدمتگزار تھیں۔ لہذا فوراً سمجھ گئیں۔ اور کہا۔ ارے کہیں مٹھن میاں نہ آئے ہوں۔ دیکھا تو

درحقیقت آپ ہی تھے۔ مزاج عالی دریافت کرنے کے بعد وہ قصبہ میں شاہ فضل حسین صاحب سجادہ نشین درگاہ حضرت عالیہ شاہ ولایت سے ذکر کیا۔ کہ مٹھن میاں یہاں آئے ہیں۔ یہ سنتے ہی اور اہل مجلس حضرات کے ساتھ حضور انور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اپیل کی۔ کہ غریب تبکدہ پر تشریف فرما ہو جیئے۔ آپ نے استدعا منظور کی اور خانقاہ ولایت میں قیام فرمایا۔ جب طعام کے متعلق فرمایا۔ تو حضور والا نے جواب دیا۔ کہ شاہ صاحب! کہ ہمارے کھانے کا آج دن نہیں ہم سات سات دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ اور ساتویں دن ایک اردی گھی برشتہ ہو کر چار قاشیں بنائی جائیں۔ اس میں سے ایک قاش اور تین گھونٹ پانی کے ہمارے لئے کافی ہیں چنانچہ حسب الارشاد ایسا ہی کیا گیا۔ جب سات یوم گزرے تو حضور نے قاش اردی اور تین گھونٹ پانی سے روزہ افطار کیا۔ یہ معمول بارہ چودہ سال رہا۔ ان مجاہدات کے بعد بھی غذا میں کے اعتبار سے حضور انور ماشہ، تولہ کا استعمال کرتے رہے۔

نیز احرام مقدس جو اول حج کے موقع پر زیب تن فرمایا۔ ازاں دم یا ایندم دربار الٰہیہ کا یہ مقدس لباس ہی اپنا پسندیدہ لباس مقرر فرمایا جب بغداد شریف تشریف لیجا رہے تھے۔ تو وہاں کے صاحب سجادہ کو حضرت غوث الاعظم سے بشارت ہوئی کہ ہندوستان سے ہمارے خاندان کا سراجاً منیراً روشن چراغ آرہا ہے۔ جو الفقر فخری کا حسین مجموعہ ہے۔ اور حسن عبودیت کی مکمل تفسیر ہے۔ اس کو زرد رنگ کا احرام پیش کیا جائے۔ نام

اس کا سید وارث علیؓ ہے۔ جیسا صاحب آستانہ عالیہ غوثیہ نے سُنا بہ تعمیل تمام دو احرام زرد رنگ کے تیار کرائے۔ اور حضور انور کا انتظار کرتے رہتے جب حضور بغداد شریف میں داخل ہوئے۔ تو موصوف علیہ درگاہ اعلیٰ نے بے حد عقیدتمندی سے احرام کا اہتمام کیا۔ خانقاہ شریف میں ٹھہرایا۔ دو احرام نذر گذارے۔ بعد ازیں معاملہ سجادہ نشین سے متعلقین و اہل طریقت نے استفسار کیا۔ کہ حضور سب کو خرقہ و دستار عطا ہوتی ہے۔ آپ کو احرام نذر کرنا کیا معنی سجادہ نشین نے فرمایا۔ کہ ہم سب کو خرقہ و دستار اپنی مرضی سے دیتے ہیں۔ اور حضرت حاجی صاحب کو احرام بحکم سرکار غوث الاعظم دستگیر رضی اللہ عنہ نذر ہوا ہے۔ اور ایسا ہی حکم ملا تھا۔ جس کی تعمیل کی گئی ہے۔ ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

تسلیم و رضا توکل و استغنا:-

حضور وارث پاکؓ ہر لمحہ اور ہر نفس معشوقِ حقیقی کی رضا پر قائم رہے۔ کبھی اشارۃً یا کنایۃً بھی اپنی مرضی کو ظاہر نہیں فرمایا۔ جو حضرت حق جل و علا کا منشا ہوتا اس پر راضی برضا رہتے تھے۔ حتیٰ کہ روزانہ معمولات میں کمال احتیاط فرماتے تھے۔ کبھی حضور نے اپنے خدامانِ حاضر باش سے بھی اپنی مرضی سے پانی تک طلب نہیں فرمایا۔ گرمی کے شدید دور میں خادمِ بارگاہ نے اگر پانی کے لئے دریافت نہیں کیا۔ تو حضور نے کسرِ نفسی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے

خود بھی پانی نہیں مانگا۔ کسی نے عرض کیا حضور پانی ملاحظہ فرمائیں۔ تو حضور نے بہت نرم لہجہ میں فرمایا۔ پی لیں۔ پھر پانی نوش فرمایا۔ اسی طرح حضور کھانے کے متعلق اولاً بالجواب فرماتے کھالیں۔ پھر تناول فرماتے اللہ اکبر۔ کیا شان تھی۔ بہر کیف! آپ تسلیم و رضائی کی مکمل تفسیر تھے۔

مولوی نادر حسین نگرامی وکیل بارہ بنکی جو ایک ثقہ بزرگ تھے۔ انہوں نے اس واقعہ کو بیان فرمایا۔ کہ ایک سال خشک سالی کی وجہ سے فصل خریف خشک ہوگئی۔ میں آٹھ بجے شب کو حضور انور کے پائے مبارک دبا رہا تھا۔ تو حضور نے فرمایا۔ نادر حسین اسوقت ہوا ٹھنڈی چل رہی ہے۔ میں نے کہا۔ جی ہاں! نواب علیشاہ نے کہا۔ داتا۔ دن کو ایسی گرم ہوا چلتی ہے۔ کہ تمام فصل خریف بھسم ہوگئی یہ سنکر حضور نے فرمایا۔ تم کیا جانو معشوق کی دی ہوئی تکلیف کہیں میسر ہوتی ہے۔ بعد ازاں بارش ہوئی اور فصل خریف پیدا ہوئی۔ ربیع بوئی گئی جسمیں غلہ خوب پیدا ہوا۔

حضور انور اپنی ملک میں دو چیزیں سمجھتے تھے۔ ایک کچی مٹی کے ڈھیلے جو طہارت کیلئے ضروری ہیں۔ دوسرے دانت صاف کرنے کے خلال۔ ہر دو چیزیں بستر کے قریب موجود رہتی تھیں۔ اور موسم گرما میں بستر باہر چبوترے پر ہوتا تھا۔ اگر کسی شب کو بارش ہوتی تھی۔ تو حضور انور اپنے دونوں ہاتھوں میں خلالیں۔ اور مٹی کے ڈھیلے لے کر اندر تشریف لاتے تھے۔ باقی تمام چیزیں مثلاً بستر۔ سرہانہ یعنی تکیہ بھیگتا چھوڑ دیتے تھے۔ یعنی ان دو چیزوں کو ساتھ میں رکھنا ضروری سمجھتے تھے۔

مولوی حسین علی صاحب نواب وارثی زمیندار موضع سادہ سُو ضلع بارہ بنکی کا بیان ہے۔ کہ ایک مرتبہ عشرہ محرم میں حضور انور قصبہ رودولی شریف میں قاضی مظہر الحق کے مکان پر قیام پذیر تھے۔ میں جب تعزیوں کے دفن ہونے کے بعد مکان پر آیا۔ تو میں نے اپنی لڑکی سے کہا۔ کہ حضور انور کے لئے جلد حلوہ تیار کرو۔ اور بادام نہ ڈالنا۔ اس لئے کہ آپ بادام نہ کھاتے تھے۔ لڑکی نے جلد جلد حلوہ تیار کیا اور خاصہ میں لگا کر دیا۔ چلتے وقت لڑکی نے ہنس کر کہا، کہ حضور انور کے لئے آپ حلوہ لے جا رہے ہیں۔ لیکن حضرت نوش فرمالیں تب بات ہے؟ میں حاضر خدمت عالی ہوا۔ حلوہ پیش کیا۔ سرکار نے نور محمد شاہ خادم خاص سے کہا۔ کہ اس کو تقسیم کر دو۔ مجھے یہ حکم سنکر ہنسی آگئی۔ آپ نے فرمایا۔ کیسے ہنسے؟ عرض کیا داتا میری لڑکی نے مجھے چلتے وقت کہا تھا۔ کہ حضرت حلوہ نوش فرمائیں۔ تب بات ہے۔ آپ نے تین مرتبہ انگشت مبارک سے اُٹھا کر نوش جان فرمایا۔ میں نے عرض کیا حضور۔ بس آپ مطمئن رہیں۔ اب خاطر ہو گئی یہ خلاف مزاج عالی ہے۔ حضور نے دوبارہ پھر تقسیم کا حکم فرمایا۔

پابندیٔ وضع: حضور انور وضع کی پابندی میں بھی اپنا جواب ہی تھے۔ یعنی جو ایک مرتبہ بات عمل میں آگئی۔ وہ معمول میں شامل ہو جاتی تھی۔ مولوی رونق علی وارثی رزاقی رحمتہ اللہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ موضع گورا بارہ بنکی جو کہ دیوہ شریف سے جانب شمال واقع ہے۔ حضور انور جب ابتداء میں تشریف لائے۔ تو راستہ میں ایک باغ تھا۔

آپ نے ایک درخت نیچے آرام فرمایا۔ لیکن پندرہ سولہ سال بعد حضور انور پھر موضع مذکور میں تشریف لائے۔ اور اپنے قدوم میمنت لزوم سے یہ شرف بخشا۔ حضور بوجہ نقاہت پالکی میں تشریف لائے۔ زمانہ کے انقلاب نے اس باغ کا نام ونشان بھی مٹا دیا تھا۔ لیکن جب اس مقام پر پالکی آئی۔ تو فوراً آپ اُترے۔ اور اسی مقام پر رونق افروز ہوئے۔ جہاں سولہ سال پہلے آرام فرمایا تھا۔ ارشاد فرمایا۔ کہ یہاں ایک سایہ دار درخت تھا۔ بہت اچھا تھا۔ تھوڑی دیر سکون فرما کر پھر آپ پالکی میں سوار ہوئے۔ پالکی روانہ ہوئی۔ آپ ہر اس مقام اور جگہ پر جہاں سفر کے وقت قیام واستراحت فرمایا۔ حسب وضع ہر جگہ تشریف فرما ہوتے ہوئے جلوہ افروز موضع گوار ہوئے۔

اسی طرح حضور انور کے خدامان میں جو خدمت جس کے سپرد ہوتی تھی۔ وہی انجام دیتا تھا۔ اگر کسی وجہ سے کوئی خادم حاضر بارگاہِ اقدس نہ ہوتا۔ تو حضور اُس کام کو خود انجام دیتے تھے۔ بسا اوقات غسل کے وقت اگر پشت مبارک ملنے والا خادم حاضر نہ ہوا تو کسی دوسرے خادم سے خدمت نہ لی بلکہ اپنے دست مبارک سے خود پشت مل لی۔ ہمیشہ حضور انور نے داہنی کروٹ استعمال کی۔ اور آخری عمر تک اسی کروٹ پر آرام فرمایا۔ اسی کروٹ کے باعث آپ کی داہنی پسلی میں زخم ہو گیا تھا۔

آخر عشاقانِ جانثار خدامانِ خاص، و پرستارانِ حقیقی نے مسلسل درخواست کی۔ آقا و مولا ہم غلاموں کی اس درخواست کو قبول فرمائیں۔ یہ ارشاد نبوی و سنت بھی ہے۔ کہ دوپہر کے کھانے کے بعد آپ نے فرمایا۔ اچھا دوپہر

کا خاصہ سے حضور انور فارغ ہو کر لیٹے تھے۔ تو خادم خاص جو اسوقت حاضر ہوتے عرض کرتے۔ حضور دوسری کروٹ بدل لیں۔ تو آپ کامل اطمینان سے خلال اور ڈھیلے و نیز رومال دوسری طرف رکھتے اور کروٹ بدلتے۔ لیکن دو منٹ یا چار منٹ کے بعد حضور انور پھر اٹھکر اسی انداز سے دائیں کروٹ سے لیٹ جاتے تھے۔ لیکن حضور انور نے زمین پر لیٹتے لیٹتے زمین کی پشت دے کر کروٹ نہیں بدلی۔

سراپائے مبارک:- ؎ پیکر حسن ازل صفت ارائے ترا
نقش می بست ہمی ذوق تماشہ میکرد

حضور انور کا سراپائے مبارک صفت احدیث کا خاص الخاص شاہکار تھا۔ حضرت احدیث نے حضور انور کی ذات میں تمام و کمال صفاتِ حقیقت کو منجملہ اکٹھا کر دیا تھا۔ باندازِ دگر حضرت احدیث کی ذات کا مظہر حضور سرکار دو عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور مظہر انوار پنجتن حضور وارث پاک ہیں۔ حضور کا چہرہ انور مثل آفتاب تھا۔ لوح جبیں روشن و منور۔ ریش مبارک مثل اصل۔ قد موزوں۔ مناسب و متوسط۔ رفتار قیامت۔ گفتگو سحر جنبش نظر۔ فتنہ محشر۔ از سر تا پا مجسمہ نور احدیث۔ جسم مطہر نرم و نازک بلکہ کہیں سے یہ محسوس نہیں ہوتا تھا کہ حضور کا جسم ہے یا روئی کا گالا معلوم ہوتا تھا۔ حضور انور سراپا خلق مجسم محبت ہی محبت تھے۔

ایک خاص صفت ہمارے سرکار عالم پناہ کی یہ تھی۔ جو جلوت یا مجمع عام میں بھی مستقلاً نمایاں رہتی تھی۔ کہ حضور جب کھڑے ہوتے تھے تو آپ

کا فرق انور تمام مجمع میں نمایاں رہتا تھا یعنی اہلبیت کرام کی سربلندی کا مظہر تم آپ تھے۔ ہزاروں کے مجمع میں کھڑے ہوئے سرکار ہر دور و نزدیک کے زائر کو شانے اور صراحی دار گردن بلند نظر آتی تھی۔ اور اس سربلندی کی ہر عاشق دور سے ہی بلائیں لیتا تھا۔

صفت تنزیہی:- حضرت سید معروف شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ میری ہمشیرہ محترمہ نے جو حضور انور سے بیعت تھیں۔ ایک مرتبہ مجھ سے بیان کیا کہ اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے۔ کہ جب حضور انور کے جسم لطیف کا پتہ نہیں چلتا۔ اُن کے اس بیان پر میں نے بھی تجربہ کیا۔ اور بوقتِ شب بیشتر اوقات پاؤں مبارک دبانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ تو اکثر یہ حقیقت میرے مشاہدے سے گزری۔ کہ پاؤں دباتے وقت جسم اطہر بالکل محسوس نہ ہوا۔ ہر طرف دیکھ بھال کر اور اپنے بستر پر آ کر لیٹ گیا۔ تو حضور انور نے آواز دی۔ معروف شاہ سوتے ہو۔ میں فوراً اُٹھ کر حضور انور کے پائیں پہنچ جاتا۔ اور پائے مبارک دبانا شروع کر دیتا۔ تب آپ مختلف مقامات کے واقعات بیان فرماتے۔

مولوی احمد حسین صاحب وارثیؒ متوطن راہرامیو کا بیان ہے۔ کہ میرے مکان پر حضور سید عبدالرزاقؒ کے خرق، عادات کا ذکر ہو رہا ہے۔ کہ آپ کی کمر مبارک سے ٹپکا نکل گیا تھا۔ اسی اثنا میں حضور وارث پاک میرے مکان سے باہر تشریف لائے۔ اور ان کے مشکوک بیان کو سُن کر فرمایا۔ کہ یہ کیا ہرزہ سرائی ہے۔" عشاق کو اللہ کی طرف سے ہر حال میں ایک

حال ہوتا ہے۔ وہ ہر چیز سے اور ہر مخلوق سے جو چاہیں کروائیں۔ تمام اوصاف
دراصل عشق ذات میں فنا ہو جاتے ہیں۔ اور اس میں گم ہو جانے ہی کو "وصال"
کہتے ہیں۔ اور خودی نہ رہنا ہی کمال ہے۔ عشاق جب اس درجہ پر پہنچ جاتے
ہیں۔ وہ اپنی ہستی کو نیست کر دیتے ہیں۔ اور اس کی مثال یہ ہے۔ کہ جب آفتاب
فلک پر نور افشاں ہوتا ہے۔ تو تمام ستارے مخلوق کی نگاہ سے کالعدم ہو جاتے
ہیں جسطرح کواکب کا وجود آسمان پر ہے۔ بس اسی طرح سے عشاق کا وجود معشوق
میں ہے۔ (بفحوائے من کان للہ کان اللہ لہٗ۔ جو اللہ کا ہوا اللہ اُس کا
ہوا) عاشق و معشوق ایک ذات ہو جاتے ہیں۔ پس اس میں تعجب کی کونسی بات
ہے۔ کہ وہ آفتاب حقیقی تمام انوار و اوصاف عشاق کو اپنے میں جذب کر لے۔

اس ارشاد پر چند ساعت تمام حاضرین پر ہیبت و سکوت طاری رہا۔ قبہ
مسولی شریف میں تشریف لائے۔ وہاں شیخ مظہر علی صاحب قدوائی کے مکان
پر قیام فرمایا۔ مولوی احمد حسن صاحب وارثی متوطن رامپور تحریر فرماتے ہیں۔ کہ چند روز
بعد اس واقعہ کا کسی کو خیال بھی نہیں تھا۔ حضور انور نے ایک چھڑی جو کہ لکڑی کی طرح
تھی۔ اور اُس پر سفید رومال بندھا تھا۔ شیخ مظہر علی قدوائی وارثی کو مرحمت فرمائی۔
اور ارشاد فرمایا۔ یہ گورکھ دھندا ہے۔ اس رومال کو لکڑی سے کھینچ لو۔ گرہ قائم
رہے گی۔ اور رومال لکڑی سے علیحدہ ہو جائے گا۔ چنانچہ تعمیل ارشاد کی گئی۔ تو
واقعی ایسا ہی ہوا۔ شیخ مظہر علی صاحب حضور انور کی بارگاہ میں بہت بے باک
تھے۔ اس لئے انہوں نے عرض کیا غلام اس بندھی ہوئی لکڑی کا قائل نہیں۔
بلکہ میں خود اپنے ہاتھوں سے گرہ لگاؤں گا۔ اور پھر نکل آئے گی۔ تو یقیناً قائل

Scanned with CamScanner

ہو جاؤں گا۔ آپ نے منظور کیا۔ اور شیخ مظہر علی نے اپنے ہاتھوں سے رومال کس کر باندھا۔ اور مضبوطی سے گرہ لگائی۔ وہ لکڑی حضور انور کے دست مبارک میں رہی۔ دوسرے دونوں طرف کے رومال کے شیخ مظہر علی صاحب کے ہاتھ میں تھے۔ انہوں نے جیسا ہی رومال کو کھینچا۔ وہ صاف نکل آیا۔ اب ہر شخص متحیر تھا۔ کہ چوب سے اس طرح رومال نکل آیا۔ گویا بندھا ہوا ہی نہیں تھا۔ حضور انور تبسم فرماتے ہوئے اپنے بستر پر رونق افروز ہوئے۔ اور ارشاد فرمایا۔ ہم نے اس صفت کو ملکِ عرب میں ایک اُستاد سے سیکھا ہے۔

مولوی احمد حسین صاحب وارثی اور شیخ مظہر علی قدوائی وارثی صاحب کا بیان ہے۔ کہ جب ہم دونوں حضور انور کی خدمت سے علیحدہ ہوئے۔ تو دو گھنٹے کے بعد یہ حقیقت سمجھ میں آئی۔ کہ یہ کمر سے ٹپکا نکل آنے کا جواب ہے۔ اس واقعہ سے یہ ظاہر ہوا کہ حضور انور کے دستِ مبارک میں آکر چوب خشک میں بھی وہی تاثیر ہو گئی۔ سچ ہے۔ ؎

خاک کو ایک نظر اُن کی بنائے اکسیر!
قطرہ ان ... ہاتھوں میں آجائے تو دریا ہو جائے

حضور انور کی صفت تنزیہی کی یہ صفت مخصوص زبان زد خاص و عام تھی۔ کہ حضور انور کے پائے مبارک برہنہ پائی کے باوجود کبھی آلودۂ گل نہیں ہوئے۔ بلکہ پھول گلاب کی پنکھڑی کی مانند نرم و حسین تھے۔

وارث الاولیا کی شانِ بیعت

حضور انور کی ذات والا صفات جو بات تھی۔ وہ لاجواب تھی۔ حضور پُر نور

کو دیکھکر خدا یاد آتا تھا۔ اللہ اکبر کیسی عظمت و شان تھی۔ کہ بڑے بڑے فلاسفر دہریئے۔ جو پیر و پیغمبر تو کیا خدا تک کے قائل نہ تھے۔ آپ کے دست حق پرست پر توبہ کر کے گئے۔

مرا بکوئے تو رفتن چہ مشکل افتادست
بہر کجا کہ نظر مے کنم دل افتادست

بیعت کی مختلف شانیں تھیں۔ کہ کوئی ملبوس مبارک کو چھو کر مرید ہوا۔ کوئی پالکی چھو کر مرید ہو گیا۔ اور ارشاد مبارک کے تحت فیضان اذکار و اشغال سے اسی بیعت کے ذریعہ بہرہ مند ہو جاتے تھے۔

مسلمہ ہے کہ بیعت کا تعلق روح کے ساتھ ہے۔ اس کا واقعہ ہے کہ قاضی سلیمان احمد صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ نے عالم رویا میں بیعت کی۔ لیکن اس میں ایک خاص پہلو ظاہر ہوتا ہے یعنی بیعت کا تعلق روح سے ہے۔ یہ مسئلہ قاضی صاحب کے واقعہ سے حقیقی طور پر ظہور میں آیا۔ حضرت قاضی سلیمان احمد صاحب کا جملہ خاندان قبلہ فضل الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ گنج مرادآبادی سے مرید تھا اہل خاندان کا خیال ہوا۔ سلیمان احمد کو بھی حضرت سے بیعت کرا دیا جائے۔ قاضی صاحب کی عمر اس وقت قریباً گیارہ سال ہوگی۔ مگر قاضی صاحب نے عالم رویا میں ایک مکان کا نقشہ دیکھا۔ جس میں فرش زمین پر مجلس لگی ہوئی ہے۔ اور ایک بزرگ رونق افروز ہیں۔ اور زائرین کا غیر معمولی مجمع ہے۔

یہ واقعہ سنہ ۱۳۱۰ھ کا ہے۔ اس محفل میں ایک شخص زرد رنگ کا تہ بند سر پہ رکھ کر لایا۔ اور اس عالی مرتبت ذیشان کی خدمت میں نذر کیا۔ اس مجلس میں سے ایک صاحب نے قاضی سلیمان صاحب کی بیعت کی درخواست کی۔ جو قبول ہوئی۔ قاضی صاحب سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئے۔ قاضی سلیمان احمدؒ نے جب یہ خواب دیکھا اس وقت قاضی صاحب حضور انور کے اسم گرامی سے بھی واقف نہ تھے۔ نہ اُن کو مرید ہونے کا شوق وخیال تھا۔ بلکہ اپنے خیال میں زہد وعبادت ہی کو خداشناسی کو ذریعہ سمجھتے تھے۔ اس خواب کو دیکھتے ہوئے پانچ سال عرصہ گزر گیا سنہ ۱۳۱۵ھ میں قاضی صاحب حضرت راجہ دوست محمد صاحب وارثیؒ رحمۃ اللہ علیہ رئیس وتعلقدار لہونہ ضلع سلطان پور کے ہمراہ بغرض سیر وسیاحت حضور پرنور آقا ومولا سیدنا شاہ قربان علی صاحب علیہ الرحمۃ کے عرس میں دیوڑی شریف پہنچے۔

یہاں آکر قاضی صاحب نے مکان کا نقشہ اور مکین کی شان خدامان کی وضع بجنسہٖ وہی دیکھی۔ جو پانچ سال قبل خواب میں دیکھی تھی۔ اور جس طرح خواب میں جس شخص کو زرد رنگ کا تہ بند نذر کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ بھی دیکھا۔ اور جس شخص نے قاضی صاحب کی بیعت کی سفارش کی تھی۔ اُس کو دیکھا تھا۔ غرض خواب کے واقعہ کا مکمل نقشہ ہو بہو ظاہر میں مشاہدہ عینی سے گزرا۔ اس خواب میں خاص بات یہ ہے کہ سنہ ۱۳۱۰ھ میں جب قاضی صاحب نے خواب دیکھا تھا، اس وقت تک نہ وہ مرید ہوئے

تھے۔ جو سر پہ تہ بند رکھ کر لائے تھے۔ نہ وہ حضرت بیعت ہوئے جنہوں نے قاضی صاحب کو خواب میں بیعت کرایا تھا۔ سر پہ تہ بند رکھ کر لانے والے حضرت بابو کنہیا لال صاحب غلام وارث وکیل علی گڑھ تھے۔ اور مرید کرانے والے راجہ دوست محمد خان تعلقدار جہومہ تھے۔ یہ دونوں اصحاب ۱۳۱۰ھ کے بعد بیعت ہوئے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ عالم اجسام میں جو بیعت ہوئی وہ اُس بیعت کا تکملہ ہے جو عالم ارواح میں ہو چکی ہے۔ اور جس طرح اس عالم میں جو جس خدمت پر مامور ہوتے ہیں۔ اسی طرح ازل میں بھی حاضر باش اور خدمت گزار رہتے ہیں۔ ورنہ قبل وقوع بیعت بابو کنہیا لال صاحب وغیرہ کی حاضری اس طرح نہ ہوتی جس طرح بعد حصول بیعت ہوئی۔

چو غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم — نہ شبم نہ شب پرستم نہ حدیث خواب گویم
اے زندہ ز حسن تو آئین دل آرائی — جاں بندۂ روئے تو زاں بود کہ موئائی
بے لشکر و فوج بادشاہی کردیم — بر مسند فقر کبریائی کردیم

اے درد بدولت فقیری ایں جا
در کسوتِ بندگی خدائی کردیم

مولوی سید علی حامد صاحب قادری چشتی۔ سجادہ نشین سانڈھی شریف ضلع ہردوئی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ منشی صادق علی متوطن گوپامئو ضلع ہردوئی حضور انور کے سخت مخالف تھے۔ اپنی بیعت کا واقعہ خود فرماتے تھے۔ کہ جب حضور انور گوپامئو تشریف لائے مولوی محمد فاضل تعلقہ دار کے ہاں قیام فرمایا۔ مولوی محمد فاضل صاحب وارثی نے مجھ سے کہا کہ

حضور حاجی صاحب قبلہ تشریف لائے ہیں۔ تم کو بھی ملنا چاہیئے۔ میں نے کہا۔ کہ میں ایسے فقیروں سے نہیں ملتا۔ چند جملے اور بھی سخت استعمال کئے۔ لیکن جیسے ہی میں مکان پر پہنچا۔ میرے پیٹ میں شدت کا درد ہوا۔ ہر چند اطبا نے یہ کوشش کی۔ علاج مسلسل کے باوجود درد بڑھتا ہی گیا۔

اب مجھے یقین ہو گیا کہ یہ مرض الموت ہے۔ ایسی بے چینی و بے قراری میں آنکھ لگ گئی۔ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ ایک عالیشان مسجد ہے اُس میں تمام بزرگانِ دین جمع ہیں۔ نماز سنت ادا کرنے کے بعد کسی کے منتظر ہیں۔ اور خاموش گردن جھکائے بیٹھے ہیں تھوڑی دیر کے بعد ایک ہنگامہ کی آواز آئی۔ تمام بزرگ احترام و استقبال کے لئے کھڑے ہو گئے۔ دیکھا کہ ایک بزرگ آتے ہیں تمام بزرگوں نے اُن کو ادب و احترام سے محراب امامت پر کھڑا کیا۔

اُن بزرگ نے نماز سنت ادا کی۔ بعد ازاں فریضہ امامت ادا کیا۔ سب بزرگوں نے اقتدا کی جب وہ بزرگ جانے لگے۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ وہ بزرگ و امام حاجی صاحب قبلہ ہیں۔ میں قدمبوس ہوا۔ اور درخواست بیعت گزار کر ملتجی غلامی ہوا۔ حضور انور نے وہیں بیعت فرمایا۔ جب بیدار ہوا تو درد شکم بالکل اچھا تھا میں نے اپنے خیالات باطل سے توبہ کی۔

جب بیدار ہو کر حاضر خدمت اقدس ہوا۔ اور اظہار ندامت کیا حضور نے اسی بیعت کو برقرار رکھا۔ اور فرمایا۔ تمہارا قصور نہیں تھا۔ آنکھوں کا قصور تھا۔

Scanned with CamScanner

دیگر مذاہب کے پرستار بھی اس ذاتِ مقدس سے فیضیاب ہوئے اور گوہرِ مقصود سے دامن بھر کر مالا مال ہو گئے۔ یہی نہیں بلکہ توحیدِ حق کے پرستار اور نورِ رسالت کے سچے عاشق ہوئے چند اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

بابو کاشی پرشاد صاحب الہ آبادی۔ منشی تلک نرائن صاحب مظفر پوری۔ حضرت ٹھاکر پنچم سنگھ صاحب رئیس اعظم ملا دلی ضلع مین پوری۔ راجہ سرب دین صاحب تعلقہ دار سورت۔ گنج اودھ۔ بابو موتی لعل صاحب بھاگل پوری۔ منشی لکھی نرائن تعلقہ دار مظفر پور۔ ٹھاکر بشن سنگھ صاحب رئیس رائے پور ضلع بارہ بنکی۔

حضرت بابو کنہیا لال صاحب وارثی نے بیس برس روزے رکھے۔ نشۂ وحدت میں مخمور و سرشار عشقِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مست و بیخود و بے نیاز کائنات۔ شاہدِ حقیقی کے عین مجاہدہ کش عشق وارثِ پاک سے دل میں سوز و گداز لئے ہوئے تھے۔ علی الاتصال صائم الدہر قائم اللیل بزرگ ہوئے۔

حضور قبلہ و کعبہ میاں اوگھٹ شاہ صاحب علیہ الرحمۃ "ضیافت الاحباب" میں لکھتے ہیں۔ کہ میں نے اپنے بزرگوں سے سُنا ہے۔ کہ حضور انور سے بہت عیسائی بھی بیعت ہوئے اور خلعتِ فقر سے سرفراز فرمائے گئے۔ چنانچہ حضرت رومی شاہ صاحب وارثیؒ۔ ولایتی شاہ صاحب وارثی۔ عبداللہ شاہ صاحب وارثی۔ جو حضور انور کے خرقہ پوش فقرا تھے

یوروپین تھے۔ میاں او گھٹ شاہ صاحب وارثیؒ صفیا فتہ الاحباب میں لکھتے ہیں۔ کہ برادر بیدم شاہ صاحب وارثی۔ فقیر خاص سرکار عالم پناہ اپنے خط میں حضور پُر نور قبلہ و کعبہ مظہر انوار وارث۔ اعلیٰ حضرت بابا رحیم شاہ صاحبؒ وارثی خادم خاص بارگاہ وارثی سے مسٹر کمیل صاحب فرانسیسی کی سفارش بیعت کرتے ہیں کہ حضور عالی مرتبت میں اُن کی تمنا پیش کر دیجیے۔

خط مبارک امیر الطریقت وارثی شیخ العشق حضرت قبلہ و کعبہ بیدم شاہ صاحبؒ

قبلہ ام جناب رحیم شاہ صاحب وارثی زید مجدھم

پس از ماد جب آنکہ باعثِ تکلیف دہی یہ ہے کہ ایک صاحب فرانسیسی مسٹر کمیل حضرت پُر نور کے غلام ہونا چاہتے ہیں۔ بوجہ چند در چند فی الحال حاضر نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا ان کی درخواست پیش کر دیجیے اور بواپسی مطلع فرمائیے۔ اُن کو عالم رویا میں بھی زیارتِ سلطانِ دو جہان یعنی وارثِ کون و مکان ہو چکی اور یہی باعث اُن کی غلامی قبول کرنے کا زیادہ نہ ہوا۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ ضرور یہ تکلیف گوارا فرما کر مجھے ممنون فرمائیں گے۔

راقم فقیر بیدم وارثی از آگرہ

مسٹر موصوف کی عقیدت اور برادر بیدمؒ شاہ صاحب وارثیؒ کی یہ سفارش ملاحظہ فرما کر حکم ہوا۔ اُن کی بیعت قبول ہوئی۔ جب موقع ہو چلے آئیں۔ جب مسٹر کمیل حضور انور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ تو انہوں نے اپنا

نام بدل دیا۔ اور مسٹر کیبل کی بجائے اب "عبدالوارث" رکھا۔ اس قسم کے ہزاروں واقعات ہیں۔

حضور انور تمام عالم کے لئے شیخ الہدایت بن کر تشریف لائے تھے۔ اور جس طرح رب العالمین تمام عالموں کا رب ہے۔ کوئی شخص یا قوم ربوبیت الٰہی سے انکار کرے۔ لیکن بندگی سے خارج نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح حضور انور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالم کے لئے پیغمبر مبعوث فرمائے گئے۔ وَمَا اَرسلنٰکَ اِلاّ رحمۃ لِلعٰلمین ط۔ کوئی شخص یا قوم نبوتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار کرلے۔ تو وہ بھی نافرمان ضرور ہے۔ لیکن امتِ محمد رسول اللہ میں داخل ہے۔ اسی طرح اگر کوئی حضور انور سرکار وارثِ پاک کی ذات سے بیعت نہ کرے۔ لیکن حلقہ ارادت وارثی سے متعلق رہے گا۔ بفحوائے رَبِّ لَاتَذرنِی فَرداً وَّ اَنتَ خَیرُ الوٰرِثین تمام کائنات مخلوقِ پروردگار امتِ محمدیہ و غلامانِ وارثی ہے۔

حضور انور کا فیضان "اجنّا" پر بھی رہا ہے۔ حضور انور کے بہت سے مرید اجنّا بھی تھے۔ جس کے لئے متعدد واقعات کتب سیر وارثی میں مرقوم ہیں۔ اسی صورت میں حضور کے تصرفات چرند و پرند پر جاری تھے۔

حُسنِ اخلاق وارث الاولیاء

تیرے کردار پر دشمن بھی انگلی رکھ نہیں سکتا
تری گفتار تو قرآن ہی قرآن ہے ساقی

Scanned with CamScanner

حضور انور ہر خورد و کلاں سے خلق عظیم سے پیش آتے تھے۔ اور مرید و حضرات جو حضور انور سے بیعت ہوتے تھے۔ حضور انور اُن کی بھی تعظیم فرماتے تھے۔ تکلم کا انداز ایسا دلکش ہوتا تھا۔ کہ سامعین یہ چاہتے تھے۔ کہ حضور انور فرماتے رہیں۔ اور ہم سنتے رہیں۔ گفتگو کے وقت حضور انور نیچی نظریں رکھتے ہوئے ارشاد فرماتے تھے۔ پند و نصائح کیلئے ایک جملہ ایک ہی مجلس میں سب کے لئے باعث ہدایت ہوتا تھا۔ ہر شخص اس ارشاد سے اپنے اپنے مقصد کو پا جاتا تھا۔ مریدین سے بچوں کی طرح مخاطب ہوتے تھے۔ خدامان بارگاہ عالی عام طور پر بے تکلف اور بے باک تھے۔ حضور انور خود کو کمترین خلائق سمجھتے تھے۔ اور یہی تعلیم تھی۔ کہ اپنی ہستی سے گذر جاؤ۔ اور اسی پر حضور انور کا عمل بھی تھا۔

چنانچہ قصبہ نیورا (بہار) کا واقعہ ہے۔ جیسے حضرت قبلہ احمد شاہ صاحب وارثیؒ رحمتہ اللہ علیہ نے بیان فرمایا۔ آپ حضور کے خاص الخاص فقراء میں تھے۔ فرماتے تھے۔ کہ حضور انور رونق افروز تھے۔ کہ محفل میں آنریبل مولوی سید شرف الدین وارثی بالقابہ ممبر ایگزیکٹو کونسل بہار حاضر خدمت ہوئے۔ اس وقت اُن کے ہاتھ میں ایک تھرمامیٹر کیطرح کا آلہ تھا اُس پر لکھا تھا۔ غصہ۔ ذہانت حافظہ۔ رنجش۔ خوشی وغیرہ کے انداز اس کو مٹھی میں دبانے سے پارہ اُوپر چڑھتا تھا۔ اور انسان کے مزاج کی حالت معلوم ہوتی تھی۔

وہ شیشہ حضور انور نے اپنے دست مبارک میں لیا۔ تو جو تیزاب یا پارہ تھا۔ حسب معمول اس میں اُوپر کو چڑھا۔ اس کے بعد آپ نے رکھ دیا۔ دیگر حاضرین محفل نے اپنے ہاتھ میں اس شیشہ کو لے کر تشخیص

کرنی شروع کی۔ اُس وقت کا عجیب دلفریب منظر تھا جو شخص اُس کو مٹھی میں دباتا تھا۔ اس کی نسبت حضور انور سے عرض کیا جاتا تھا۔ کہ حضور ان میں اس درجہ کی ذہانت ہے۔ اس درجہ کا غصہ ہے۔ اور حضور انور تبسم فرماتے تھے۔

یکایک مولوی سید شرف الدین صاحب بالقابہٗ کہ خیال پیدا ہوا کہ جلدی میں حضور انور کے مزاج مبارک کی حالت کچھ اور معلوم نہ ہو سکی۔ چنانچہ انہوں نے مکرر وہی شیشہ حضور عالی قدر کی خدمت میں پیش کیا۔ تو حضور نے سابق کی طرح مٹھی میں دبا لیا۔ مگر یہ عجیب بات تھی۔ کہ اس کا تیزاب یا پارہ اپنی جگہ سے قطعی جنبش نہ کر سکا۔ اور بالکل ساکن ہو گیا۔ یہ ماجرا دیکھ کر سید صاحب موصوف نے اس خیال سے کہ کہیں حضور انور کے نرم و نازک ملائم دست مبارک ہونے کے سبب شیشہ پورا دبانے میں نہیں آیا ہے۔ اس لئے مولوی صاحب قبلہ اپنے ہاتھ سے حضور انور کی مٹھی کو اچھی طرح دبایا۔ تب بھی وہی شیشے کا پارہ یا تیزاب بدستور ساکن رہا۔ اور قطعی جنبش نہیں کی اور کچھ بھی معلوم نہ ہو سکا۔

سب کو حیرت تھی۔ کہ ابھی تو حضور انور کے دست مبارک میں پارہ یا تیزاب چڑھا تھا۔ لیکن اب ساکن ہے اور اس کا فعل ساقط ہو گیا کیا بات ہے۔ سب اسی خیال میں محو تھے۔ کہ حضور انور نے خاص انداز سے دست مبارک کو جھٹک کر وہ شیشہ رکھ دیا۔ اور زبان مبارک سے

صرف اتنا فرمایا۔ "ہم کچھ نہیں ہیں" اس ارشاد پر تمام محفل میں ایک عجیب محویت کا عالم طاری ہو گیا۔

سید اصغر علی وارثی ساکن فتح پور ہسوہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک مرتبہ میرے سامنے حضور انور کی خدمتِ اقدس میں ایک انگریز حاضر ہوا۔ حضور انور نے معانقہ فرمایا اور ارشاد فرمایا (ہم تم ایک ہے نا) پھر فرمایا صاحب کو چائے پلاؤ۔ انگریز پر عجیب کیفیت طاری ہوئی۔ صاحب بہادر مکیف ہو گئے۔ جو قابلِ بیان نہیں۔ اسی طرح حضور انور سب سے یگانگت کا برتاؤ فرماتے تھے۔

سید معروف شاہ صاحب وارثی راوی ہیں۔ جب ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کا انتقال ہوا۔ تو شب کو دیوٰی شریف میں خبر آئی۔ حضور انور اس وقت کھانا تناول فرما رہے تھے۔ کسی شخص نے حضور انور سے عرض کیا کہ ملکہ معظمہ کا انتقال ہو گیا۔ حضور انور نے معاً کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا کہ بڑا بابرکت عہد تھا اور بہت اچھی بادشاہ تھی نہایت امن و امان رہا ہے۔ اچھا لاؤ ہمارے ہاتھ پر سیاہ کپڑا باندھ دو۔

شانِ تکلم وارث لا ولیاء

حضور انور کی سخن فہمی کا یہ عالم تھا۔ کہ ایک شعر کے معنی مختصر الفاظ میں فرماتے تھے۔ تو وہ ہر مسلک و مشرب اور ہر فرقہ کے لئے موزوں ہوتے تھے، حضور انور کو اشعار سننے اور پڑھنے کا بھی شوق تھا۔ اور

ہر رنگ کے اشعار حضور انور کو یاد تھے، اکثر بیت بازی کی مجلس میں لوگ حضور انور کی مجلس میں بیٹھتے تھے اور شعر پڑھتے۔ تو حضور انور ایک ہی ردیف اور قافیہ اور ایک مضمون کے سو سو شعر ارشاد فرماتے تھے۔ جس پر اہل مجلس پر سکوت طاری ہو جاتا۔

ایک مرتبہ چار پنڈت حاضر ہوئے۔ حضور انور مولوی رکن عالم صاحب وارثی تحصیلدار رہا تھرس ضلع متھرا کے مکان پر قیام فرماتے تھے۔ یہ پنڈت صاحبان اپنے علم میں صاحبِ کمال تھے۔ اور اس غرض سے آئے تھے کہ حضور کے سامنے اپنی قابلیت کا اظہار کریں گے۔ تو ہم کو کچھ مل جائے گا۔ چنانچہ چاروں پنڈتوں نے حاضر خدمت ہو کر چند اشلوک سنائے۔ لطف یہ تھا کہ پنڈت صاحبان جتنے اشلوک پڑھتے تھے۔ حضور انور اُن سے چند در چند اشلوک پڑھتے تھے۔ بالآخر پنڈت صاحبان شرمندگی سے مجبور ہو کر واپس جانے لگے۔ آپ نے فرمایا کہ جس کے لئے آئے ہو وہ تو لیتے جاؤ۔ چنانچہ مولوی رکن عالم صاحب وارثی نے چاروں پنڈتوں کو کچھ روپے دے کر رخصت کر دیا۔ چاروں پنڈت حضور انور کے علم و فضل سے بے حد متأثر ہوئے۔

مولانا سیّد شاہ علی حسین صاحب اشرفی الجیلانی ہمسند آرائے کچھوچھہ شریف سیدن پور سے بعد فراغت مصروفیات مع اپنے مریدین و معتقدین حضور انور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد حضور انور نے فرمایا "اچھا پھر ملاقات ہوگی۔ مولانا ممدوح

جانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ حضور انور بھی ایستادہ ہوئے ممدوح سے معانقہ کیا۔ بعدازاں حاضرین مجلس سے ارشاد ہوا کہ سب باہر چلے جائیں۔ خود مولانا ممدوح فرماتے ہیں۔ کہ اس وقت حضور نے اسرار توحید کے متعلق چند باتیں ارشاد فرمائیں۔ فرمایا نفوس کو ذائقہ موت ہے۔ رُوح کو موت نہیں۔ حضرت احدیت ارشاد فرماتے ہیں۔ کلام اللہ کی اس آیۂ شریفہ کو دیکھو کُل نفسٍ ذائقۃ الْمَوْت۔ کُلّ روح ذلقۃ الموت۔ نہیں فرمایا۔ اس کے بعد کچھ ایسی باتیں ارشاد فرمائیں۔ جس کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔ وہ الفاظ محض اسرار روح سے متعلق ہیں۔ مولانا چونکہ عالم تھے۔ حضور نے اُن کے مذاق کے مطابق کلام کیا ؎

از فلسفہ و منطق جز عشق نہ فہمیدم
ایں دفتر بے معنی غرق مئی ناب اولےٰ

حضور انور کے کلام میں مذاقِ سخن کا بھی حصہ ہے۔ آپ کے پاس ایک بیاض رہتی تھی جس میں چیدہ چیدہ غزلیں قصائد تحریر تھے۔ زبانی بھی حضور انور کو بہت کچھ کلام یاد تھا۔ دس دس شعرا کے مقابلے میں حضور انور تنہا ہوتے تھے۔ اور سب کو ساکت و خاموش فرما دیتے تھے۔ آپ سو سو شعر ایک ہی حرف پر ختم فرماتے تھے۔ بیاض مذکور اب بھی تبرکاً حضرت حافظ پیاری وارثی کے ہاں موجود ہے۔ جو حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے برادر خورد حضور پُر نور مقصود شاہ

صاحب وارثی مدظلہ کے پاس رہتی ہے جس کی اس فقیر نے زیارت کی ہے۔

مولوی خدا بخش شائق وارثیؒ کی مثنوی تقریباً پوری از برتھی جناب شائق کی فارسی غزلیات جو حضور انور کی زبان مبارک سے سُنی گئی ہیں۔ ان میں سے بعض حسب ذیل ہیں۔ ؎

آہ دل، دردِ لا دوا دارد — در رہِ مرگ صد دعا دارد
کرد مسدود راہِ حور و ملک — دودِ آہم سرِ سما دارد
داد دلدار درد گر ما را — او ہمہ درد را دوا دارد

دیگر

خیر تم چہ گویم اوصاف زلف یار — خوشتر بود ز نافہ تاتار، تا را تار
زاہد بزلف و خال و خطت کرد تا نظر — گر دست جیب و دامن و دستار تار تار
طوطیٔ سبز بال بوقت تکلمش — قند بزور لعل شکر بار، بار بار
تا بر رخ تو سبزۂ نو خیز بر دمید — افتادہ است در دل دُخار خار خار
شائق چگونہ جاں بسلامت بود کہ او — دارد بجان ادیتِ پیکار، کار کار

جو متفرق اشعار حضور انور کی زبان فیض ترجمان سے سُنے گئے وہ بھی حسب ذیل ہیں۔

ندارم ذوق رندی نے خیال پاکدامانی — مرا دیوانۂ خود کن بہر رنگ کہ میدانی
سپردم بتو مایۂ خویش را — تو دانی حساب کم و بیش را
ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں — ایں خیال ست و محال ست و جنوں

اس بت کے عشق میں بھی کہاں سے کہاں گیا — کاشی گیا۔ پراگ گیا اور گیا گیا
عشق میں تیرے کوہ غم سر پہ لیا جو ہو سو ہو — عیش و نشاطِ زندگی چھوڑ دیا جو ہو سو ہو
اگر آں ترک شیرازی بدست آرد دل ما را — بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را
چوں ہم زر فتن کند جان پاک — چہ بر تخت مردن چہ بر روئے خاک
چو کردند پیراہن عمر چاک — کشیدند سر در گریباں چاک

حضور پر نور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اکثر فرماتے :۔

تن اور اغلافِ نور کردند — پئے عالم بشر مشہور کردند

مصرعہ :۔ کیسی بڑی سرکار ہے کیسا بڑا دربار ۔

حضور انور کی ذات بابرکات منجملہ اوصاف عشق کامل کا اکمل نمونہ تھی۔ آپ کی بات بات میں عشق و محبت کے نکات و محاسن ہوتے تھے آپ تمام امور پر محبت کو ترجیح دیتے تھے ۔ اور محبت ہی آپ کی تعلیم ہوتی تھی۔

مولانا شائق وارثی "تحفۃ الاصفیا" میں لکھتے ہیں ۔ کہ مولانا سید عبدالعلی نگرامی ایک متشرع بزرگ تھے ۔ مولانا موصوف کے اور قاضی عبدالکریم صاحب بریلوی کے پُرخلوص تعلقات تھے ۔ عبدالکریم صاحب قاضی محفل میلاد میں قیام و سلام کے قائل تھے۔ اور سید صاحب موصوف سلام کے قائل نہ تھے ۔ اور سید صاحب موصوف سلام و قیام کو بدعت کہتے تھے ۔ قاضی صاحب نے ماہ ربیع الاول ۱۲۸۲ھ میں اہتمام میلاد کیا اتفاقاً حضور انور بھی نگرام تشریف لے گئے ۔ ہر دو حضرات بغرض استفسار

حاضر خدمت ہوئے۔ حضور انور نے خود بخود اس مسئلہ پر سید عبد العلی صاحب سے تخاطب فرمایا اور ارشاد فرمایا۔ میر صاحب عاشق جو کچھ معشوق کی نسبت کہے وہ بجا ہے۔ درست ہے جو تعظیم کرے وہ زیبا ہے میر صاحب یہ تو بتائیے کہ جو شخص دربار میں حاضر نہ ہو وہ بھلا درباریوں کے آداب کیا جانے؟ علم اور چیز ہے۔ عشق اور چیز ہے۔ اگرچہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کی بے انتہا تعریف فرمائی ہے۔ مگر عشق کی سنگلاخ منزل میں علم کو حجابِ اکبر کہا گیا ہے۔ اکثر علما کے اقوال جہلا کے لئے شہد کی مثال ہوتے ہیں۔ مگر وہ عاشقان حق کے لئے سمِ قاتل ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مولانا رومیؒ نے اس تنبیہ کو جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو منجانب حق جل وعلیٰ ہوئی تھی۔ گلے بان کی حکایت میں اس طرح لکھا ہے۔

موسیا آداب دانان دیگر اند — سوختہ جانان و دانان دیگر اند
تو برائے وصل کردن آمدی — نے برائے فصل کردن آمدی
در حق او مدح در حق تو ذم — در حق او شہد در حق تو سم
در حق او نور، در حق تو نار — در حق او ورد، در حق تو خار

حضور انور کے اس ارشاد فیض بنیاد سے سید عبد العلی صاحب کو کامل تسکین ہو گئی۔ اور پھر کوئی سوال انہوں نے نہیں کیا۔ ؎

فاعتبروا یا اولی الابصار — وقنا ربنا عذاب النار

ارشادات عالیہ

عشق کی اُلٹی چال ہے۔ جس کو پیار کرتا ہے۔ اُس کو جلاتا ہے۔ جس کو پیار نہیں کرتا۔ اُس کی باگ ڈھیلی کرتا ہے۔ مذہب عشق میں کفر اسلام ہے۔

فرمایا محبت میں کفر و اسلام سے غرض نہیں اس میں شریعت کو کچھ دخل نہیں ہے۔

فرمایا کہ جو کچھ عاشق معشوق کی نسبت کہے۔ وہ بجا اور درست ہے۔ اور جو کچھ تعظیم کرے وہ سزاوار ہے۔

فرمایا جو معشوق عاشق کی نسبت کہے۔ وہ مقام رضا و تسلیم ہے۔ عاشق کو چارہ نہیں۔

فرمایا حضرت موسیٰ نے اس چرواہے کو اپنی شریعت کی رُو سے منع کیا تھا۔ لہٰذا بارگاہ عالی میں ناپسند ہوا۔ اور اس کا وہی فعل خلاف شرع کرنا خدا کو پسند ہے۔ اس کو دل سے تعلق ہے۔

فرمایا۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنا اور بات ہے۔ ضرب لگانا اور بات ہے۔

فرمایا کہ بن دیکھے عاشق ہونا محال ہے۔ دیکھکر عاشق ہونا ممکنات سے ہے۔

فرمایا۔ عاشق کی ہر سانس بلا ذکر و کسب عبادت ہے۔

فرمایا۔ عاشق غافل نہیں سمجھا جا سکتا۔

Scanned with CamScanner

فرمایا۔ عاشق کی یہی نماز ہے۔ اور یہی روزہ ہے۔

فرمایا کہ جس نے یہاں نہیں دیکھا وہ اندھا ہے۔

فرمایا۔ عاشق کا دین اور دنیا دونوں خراب۔

فرمایا۔ عشق وہی ہے جو کسب سے حاصل نہیں ہوتا۔

فرمایا۔ عشق میں انتظام نہیں۔

فرمایا۔ عاشق کا مرید بے ایمان نہیں مرتا۔

فرمایا۔ عاشق وہ ہے۔ جس کی ایک سانس بھی یاد مطلوب سے خالی نہ جائے۔

فرمایا۔ عاشق کو خدا معشوق کی صورت میں ملتا ہے۔

فرمایا۔ محبت ہے تو ہم ہزار کوس پر تمہارے ساتھ ہیں

فرمایا۔ محبت میں بے ادبی عین ادب ہے۔

فرمایا۔ محبت عین ایمان ہے۔

فرمایا۔ جو ہم سے محبت کرے وہ ہمارا ہے۔

فرمایا۔ محبت میں خلافت نہیں۔

فرمایا۔ جس کو سب شیطان کہتے ہیں۔ اس راہِ محبت میں دوست بن جاتا ہے۔ دشمنی نہیں کرتا

فرمایا۔ محبت میں انتظام نہیں۔ جہاں محبت نہیں وہاں انتظام ہے

فرمایا۔ عاشق کے مرید کا انجام خراب نہیں ہوتا۔

فرمایا۔ عاشق کے خیال پر دین دُنیا کا انتظام ہے۔

فرمایا۔ عاشق کے منہ سے اگر کوئی بات غلط نکل جائے۔ تو خدا اُس کو بھی درست کر دیتا ہے۔

فرمایا۔ کہ عاشق کا گوشت درندوں پر حرام ہے۔ ان پر نہ سانپ کا زہر اثر کرتا ہے۔ اور نہ شیر کھا سکتا ہے۔

فرمایا۔ محبت کرو۔ کسب سے کچھ نہیں ہوتا۔

فرمایا۔ محبت ہے تو سب کچھ ہے۔ محبت نہیں تو کچھ نہیں۔

فرمایا جو ہے لگاؤ ہے۔ باقی جھگڑا دکھانے کی چیز ہے۔ اگر لگاؤ نہیں۔ تو خاک نہیں۔ دنیاداری دکانداری ہے۔

فرمایا۔ عاشق کا کمالِ عشق یہ ہے۔ کہ وہ خود معشوق ہو جائے۔ جب عاشق معشوق کی ذات میں فنا ہو گیا۔ تو عاشق عین معشوق ہو گیا۔ جو شے از آں دوست ہے وہ اپنی ہے۔ اور یہیں سے توحید کا آغاز ہوتا ہے۔

فرمایا۔ حقیقتاً عشق و توحید لازم و ملزوم ہیں۔

فرمایا۔ عاشق کامل ہی موحد بھی ہو سکتا ہے۔ جو ہر ایک ذرہ میں معشوق کے سوا کچھ نہیں دیکھتا۔

فرمایا۔ سوال نہ کرنا مر جانا۔ خواہ سات دن کا فاقہ کیوں نہ ہو۔

فرمایا۔ فقیر وہ ہے۔ جو اکنگ رہے۔

فرمایا۔ فقیر وہ ہے جو خدا سے بھی نہ مانگے۔

فرمایا۔ جو طمع میں گھر جائے وہ ہمارا نہیں۔

فرمایا۔ فقیر وہ ہے۔ جو تمام دُنیا کی عورتوں کو مثلِ ماں بہن کے سمجھے۔

Scanned with CamScanner

فرمایا۔ فقیر وہ ہے۔ جو اپنی بستی میں رہ کر بدنام نہ ہو۔

فرمایا۔ فقیری حضرت سیدہ خاتونِ قیامت حضرت فاطمہ زہراؓ سے ہے۔

فرمایا۔ فقیر وہ ہے جو رضا و تسلیم پر قائم رہے۔

فرمایا۔ رضا و تسلیم وہ ہے۔ کہ شر کو بھی خیر سمجھے۔ اور خیر تو خیر ہی ہے

فرمایا۔ رضا و تسلیم حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کا حق تھا۔

فرمایا۔ ہمارے ہاں تعویز گنڈے اور ٹوٹکا نہیں ہے۔

فرمایا۔ جو نماز نہ پڑھے ہمارے سلسلہ بیعت سے خارج ہے۔

فرمایا۔ بڑی فقیری یہ ہے کہ ہاتھ کسی کے سامنے نہ پھیلے۔

فرمایا۔ محبت اہلبیت ایمان ہے۔

فرمایا۔ جس قدر ہمارے مرید ہیں۔ وہ ہماری اولاد ہیں۔ اور جس کو جس قدر ہمارے ساتھ محبت ہے۔ اُسی قدر اپنے بھائیوں سے اتفاق۔ جو لڑکا اپنے باپ سے محبت کریگا۔ اس کو بھائی سے اتفاق ہوگا۔

فرمایا۔ جس کا جو حصہ ہے۔ وہ اس کو ضرور دیا جاتا ہے۔ خواہ وہ مرتے وقت ملے۔ اور نہیں تو اُس کی قبر میں ٹھونس دیا جاتا ہے۔ اس جملہ آخری کا حضور انور خاص شان سے اظہار فرماتے۔

ایک مرتبہ گیارہویں شریف کے استفسار پر ارشاد فرمایا۔ کہ مقام "ھُو" ایک عجیب مقام ہے بحساب ابجد ھ کے ۵۔ و کے چھ عدد ہوتے ہیں۔ پانچ اور چھ مل کر گیارہ ہوتے ہیں۔ حضرت غوث الاعظمؓ

کی یہی منزل تھی۔ انتہا یہ کہ گیارہویں والے میاں مشہور ہو گئے۔
حضور انور کے ارشادات کے مسائل تصوف کے علاوہ دیگر امور
پر بھی روشنی پڑتی ہے حضور انور کی زبان مبارک سے جو الفاظ نکلتے تھے۔
وہ نہایت جامع اور معنی خیز ہوتے تھے ـــــ حضرت حاجی اوگھٹ
شاہ صاحب وارثیؒ رحمتہ اللہ علیہ ناقل ہیں۔ کہ حضور انور سے عرض کیا گیا۔ کہ
سُنا گیا ہے۔ تہتر فرقوں سے بہتّر ناری اور ایک ناجی ہے۔ اور ہر فرقہ
اپنے آپ کو "ناجی" کہتا ہے۔ تو وہ فرقہ کونسا ہے۔ حضور انور نے فرمایا۔
جو "حسد" سے الگ رہے وہی ناجی ہے۔ اور جو حسد میں ہو۔ وہ بہتّر
میں شامل ہے۔

فرمایا کہ جو نشیب و فراز میں رہے گا۔ خدا اس کو نہیں ملے گا۔ اور
جو نشیب اور فراز سے نکل جائے گا۔ اُسی کی دُنیا ہی میں نجات ہو جائے
گی۔

فرمایا۔ ہر وقت صورت سامنے رہے وہی صورت ہر جگہ نظر آنے
لگے گی۔ یہی "فنافی الشیخ" ہے

حاجی اوگھٹ شاہ صاحب وارثیؒ نے عرض کیا۔ کہ اسم ذات
کونسا ہے۔ فرمایا۔ "اللہ" باقی سب صفات ہیں۔

عرض کیا "ھُوْ" کیا چیز ہے۔ فرمایا ذات نہ صفات ایک
میدان ہے۔

ایک مرتبہ ارشاد فرمایا۔ کہ ہم کعبہ کے اندر گئے تو یہ غزل پڑھنے

لگے۔ ؎

"عشق میں تیرے کوہ غم سر پہ لیا جو ہو سو ہو"

محافظ کعبہ نے کہا۔ ھٰذا بیت الرب۔ ہم نے کہا۔ وہ جگہ بتاؤ کہ جہاں پر خدا نہ ہو۔

مسئلہ خلافت

اپنے سلسلہ روحانی میں حضور انور کی روحانیت نرالے انداز سے ظہور پذیر ہوئی یعنی حیات اولیاء اللہ کا مکمل نمونہ حضور انور نے ظاہر فرما دیا۔ یعنی سلسلہ عالیہ میں کسی کو نہ تو خلیفہ نامزد فرمایا۔ اور نہ ہی خلافت عطا فرمائی۔ بمصداق۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق!

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام کا

حضور شاہانہ طور پر کسی ضابطہ کے پابند نہ تھے۔ نہ تعلیم کا وہ طریقہ تھا نہ بیعت کا وہ طرز تھا۔

ع ہر بات تھی نرالی اُس شوخ سیمتن میں

حضرت قاضی بخش علی صاحب وارثی علیہ الرحمتہ کی تصنیف لطیف وسیلۂ بخشش میں ہے۔ کہ حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ۔

"منزل عشق برتر ہے ذکر و اشغال سے جو کسب

ہے اور میں منزل عشق رکھتا ہوں اس وقت

میں سجادہ نشینی وغیرہ نہیں ہے۔ جو شخص بادۂ
عشق میں سرشار اور دامِ محبت میں گرفتار ہو وہ
خاکروب ہو یا چمار وہ مجھ سے ہے۔"

جناب شیخ شیر حسین صاحب قدوائی وارثی (بیرسٹرایٹ لاء)
سے بھی منقول ہے۔

آپ فرماتے ہیں۔ کہ سرکار عالم پناہ نے بارہا فرمایا ہے
ہمارا مشرب عشق ہے۔ عشق میں کسب نہیں۔ خدا کی دین ہوتی
ہے۔ ہمارا کوئی خلیفہ نہیں۔ عشق میں خلافت کسی سے
مخصوص نہیں۔ جس کے دل میں عشق ہوگا۔

بلکہ اس بارے میں حضور انور کا خاص اقدام۔ ایک تحریر جس
کا حوالہ مشکوٰۃ حقانیہ میں بالتفصیل درج ہے۔ یہاں اُس کا اندراج
باعث طوالت ہوگا۔

مگر اس کا اب مثبت پہلو قابل غور ہے۔ کہ خلافت تو نہیں
ہے۔ مگر مریدی جاری ہے۔ اس کے وجوہات علانیہ طور پر جو
ہو سکتے ہیں۔ درج ذیل ہیں۔

حضور انور کا خرقہ مرحمت فرمانا اپنی ہستی کو مٹا دینے کا مترادف
تھا۔ کیونکہ عطائے احرام کے وقت حضور ارشاد فرماتے تھے۔

"لو یہی لباس زندگی ہے یہی کفن ہے"

یعنی مُوتُوا قَبلَ اَنتَ مُوتو کا ترجمہ ارشاد فرمایا اور نگاہوں

ہی نگاہوں میں مرکز تجلیات بھی بنا دیا۔ اس سے بڑی خلافت اور کیا ہوگی۔

اور جب اپنے وجود میں واجب الوجود کی جلوہ گری ظاہر ہوگئی۔ اور اپنی خواہشات کا کوئی اثر باقی نہیں رہا۔ تو گویا طالب و مطلوب میں عینیت ہوگئی۔ یہی منتہائے حقیقت ہے۔ اور یہی حقیقی سند خلافت ہے۔

چنانچہ ایسے مستند واقعات موجود ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضور پُر نور کے عہد میں بھی آپ کے فقرائے عالی اقتدار نے بیعت لی ہے۔ حاجی محمد شاہ صاحب وارثی (جو ایک خوش بیان واعظ ہیں) ناقل ہیں کہ مولانا مولوی ہدایت اللہ صاحب وارثی الانصاری محدث سورتی کا واقعہ ہے۔ جو انہوں نے خود بیان فرمایا تھا۔ کہ شاہجہان پور میں ایک خرقہ پوش وارثی درویش ملے۔ جو بڑے ذاکر و شاغل اور اہل دل تھے میں نے ان سے ایک مرتبہ کہا۔ کہ اگر تمہارے پیر مل جائیں تو میں ضرور مرید ہو جاؤں انہوں نے اپنے ہاتھ کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ یہ وہی ہاتھ ہے۔

اس کے بعد میرے دل میں خود بخود حضور کی بیعت کا خیال پیدا ہوگیا۔ جب میں دیوی شریف میں حاضر ہوا تو آپ نے خود بخود ارشاد فرمایا:۔

"یہ ہاتھ اور وہ ہاتھ دو نہیں"

اس کے بعد میں حضور انور کے دست مبارک پر بیعت ہوا۔
مسکین شاہ صاحب وارثی۔ یتیم شاہ صاحب وارثی معصوم شاہ صاحب وارثی دہلوی۔ قادر شاہ صاحب وارثی بچھرایونی اور ان حضرات کے علاوہ دیگر فقراء وارثی حضور کے زمانہ میں بیعت لیتے تھے۔ جب متذکرہ بالا بزرگوں کے مرید حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ اور بطور شکائیت حضور سے عرض کرتے کہ یہ حضور کے فلاں فقیر کے مرید ہیں۔ حضور کی موجودگی میں اُن کو بیعت لینے کا کیا حق ہے حضور انور ان سے بیعت لے لیں۔ تو آپ نے اُن مریدین سے فرمایا کہ

"سنو تم ہمارے مرید ہو یہ ہاتھ اور وہ ہاتھ ایک ہی ہیں۔ اُن سے اور ہم سے محبت رکھو"۔

آپ اُسی بیعت کو قائم رکھتے اور دوبارہ بیعت نہیں لیتے تھے۔ اور اُن کی بیعت کو جائز رکھتے تھے۔ اس قسم کے واقعات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جس طرح آپ دیگر امور میں ایک خاص شان رکھتے تھے۔ اُسی طرح اس مسئلہ میں آپ کا جداگانہ طریق عمل تھا۔

وصال پاک

حضرت حاجی اوگھٹ شاہ صاحب وارثی مکتوب نویس دربار وارثیؒ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ زمانہ وصال کے قریب اکثر دیکھا۔

کہ آپ بستر مبارک پر انگشتِ شہادت سے ایک مربع شکل بناتے تھے اور اُس پر انگشت مبارک رکھ کر فرماتے تھے یہی کعبہ ہے۔ "پھر اس کے چاروں طرف مصلّے بنا کر فرماتے یہ چاروں مصلّے ہیں۔ اِدھر بھی نماز ہوتی ہے۔ اُدھر بھی نماز ہوتی ہے پھر فرمایا کہ چاہے کسی طرف آدمی ہو نماز کعبہ کی طرف ہو گی۔ پورا ہاتھ مار کر فرمایا یہی کعبہ ہے۔ حضور انور کے وصال پاک کے قریب کے زمانے میں لوگوں نے عجیب و غریب تصرفات مشاہدہ کئے کیئے شیخ محمد شفیع صاحب وارثی مرزا پوری (جن کا نام پہلے بدھو لال تھا) ناقل ہیں۔ کہ میں زمانہ وصال کے قریب خدمت حضور انور میں حاضر ہوا۔ ایک عجیب کرشمہ تھا جس کا نقشہ بالکل عالم بیداری با ہوش و حواس میرے مشاہدہ میں آیا۔ یعنی حضور انور بالکل طفل نوزائیدہ معلوم ہوتے تھے۔ میں اس واقعہ کو حیرت و استعجاب کی نظر سے دیکھ رہا تھا۔ معاً مجھ کو خیال آیا۔ کہ حضور انور کی یہ شان دکھانے کا شاید یہ سبب ہے، کہ ہم جس شانِ معصومیت۔ کی حالت میں دُنیا میں آئے۔ اور رہے۔ دیکھ لو اس طرح بے لوث معصومیت کی حالت میں دنیا سے جاتے ہیں حضرت فضیحت شاہ صاحب وارثی قدّس سرّہٗ نے مولانا سید عبدالغنی قبلہ وارثی بہاری اور دیگر بزرگوں سے فرمایا۔ کہ حضور انور نے اسی سال کے ماہ ذی الحجہ میں رخصت فرماتے وقت اپنی صورت مبارک بے ریش و بروت امرد کی دکھائی اور فرمایا تھا کہ اب تم مجھے اسی صورت

ہیں دیکھو گے۔

نماز: نماز کی متعدد جماعتیں ہوئیں۔ سات بار مکان کے اندر اور چار بار مکان سے باہر۔ اس طرح گیارہ جماعتیں ادا کی گئیں۔ لوگوں کا ہجوم اس قدر تھا۔ اور ایسی بیخودی اور محویت کا عالم طاری تھا۔ کہ سمت کعبہ کی تمیز نہ ہو سکی۔ اور چاروں طرف نماز ادا کی گئی۔ حضور انور کا وہ ارشاد پورا ہوا۔ آدمی کسی طرف ہو مگر نماز کعبہ کی طرف ہوتی ہے۔ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ حضرت سید معروف شاہ صاحب وارثیؒ۔ بابا قبلہ رحیم شاہ صاحب وارثی اور حاجی فیضو شاہ صاحب وارثیؒ اور قبلہ نور محمد شاہ صاحب وارثیؒ۔ جناب نواب عبدالشکور صاحبؒ وارثی رئیس دھرمپور۔ حضرت قبلہ ٹھاکر پنچم سنگھ صاحبؒ وارثی نے غسل مبارک دیا۔ حضرت قبلہ وکعبہ بیدم شاہ صاحب وارثی اور حافظ احمد شاہ صاحب وارثی۔ شیخ مظہر علی صاحب قدوائی وارثیؒ۔ اور میاں مولوی عبدالصمد صاحبؒ وارثی نے آخری آرامگاہ مرکز تجلیات وانوار قبر مطہر میں بستر بوتراب پر رکھا۔ اور اوپر سے حضرت قبلہ وکعبہ حاجی فیضو شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ و دیگر مریدین نے ہاتھوں ہاتھ اندر پہنچایا۔

مولوی عبدالعلی صاحب نے اُسی رات یہ خواب دیکھا تھا۔ کہ موقع قبر کی خاک پاک جس کے پاس ہو گی۔ اُس کی نجات ہو گی چنانچہ موصوف کا بیان ہے، کہ اس خواب کی تعبیر بچشم خود میں نے دیکھی کہ

لوگ خود بخود اس خاک پاک کو دامن میں بھر بھر کر لئے جاتے تھے بمشکل تمام تھوڑی سی خاک پاک نصیب ہوئی۔

۲۷ محرم الحرام ۱۳۲۳ھ کو ہندوستان میں ایک سخت زلزلہ آیا تھا جس نے عام پریشانی پیدا کر دی تھی۔ اور بعض مقامات پر تین چار روز تک ضعیف زلزلے محسوس ہوتے رہے۔ مولوی محمد سرفراز خاں صاحب محقق دارثی سابق منیجر درگاہ معلّٰے اجمیر شریف تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں مراد آباد محلہ نئی بستی میں تھا۔ اور منشی یعقوب علی صاحب کے مکان پر رہتا تھا۔ ایک روز صبح کو بہت زور کا زلزلہ محسوس ہوا۔ اور اُس وقت مجھے ایک بات یاد آگئی۔ جو مجھے ایک مدراسی درویس مدار شاہ صاحبؒ نے ۱۸۹۸ء میں مقام شہر مانڈلہ بطور پیشین گوئی فرمائی تھی۔ کہ حضور انور سرکار حاجی صاحبؒ قبلہ کا اولیاء اللہ میں بہت بلند مرتبہ ہے۔ ان کا جس روز وصال شریف ہوگا۔ ایسا زلزلہ آئے گا۔ جو کبھی ہندوستان میں نہ آیا ہے نہ آئے گا ؎

جو یہ سدھ جگت نہ رہیئے!
پرتھمی ڈولے اور جگ بہیئے

تاریخ وصال روز جمعہ شب یکم صفر المظفر ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۴ء بوقت ۴ بجکر ۱۳ منٹ ہے۔ جلوہ گاہِ آخری ازلی و ابدی دیوی شریف ضلع بارہ بنکی یو۔پی ہندوستان ہے۔

اب اُسے کہاں پاؤں ڈھونڈ سنے کہاں جاؤں
مُنہ چھپا لیا اُس نے صورت آشنا ہو کر
اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ؕ

تاریخ وصال امام الاولیا

جان زہرا نور العین مرتضیٰؑ
روح شبیر یادگارِ مصطفےٰ
حضرتِ وارث امام الاولیاء
ہادی آفاق معشوق خدا

۱۳ ھ ۳۳

بیگم ورانی رح

مزہ ہے پیاری کا!

سلام بحضور سرکار عالم پناہ قبلہ کونین امیر المومنین وارث پاک

سلطانہ الیٰ یوم الدین

السلام اے صانع قدرت کے گوہر السلام — وارثِ کونین شاہِ ہفت کشور السلام

السلام اے صاحب سجادۂ ختم رسل
اے وقار فاطمہؓ جانانِ حیدر السلام

السلام اے خاتم الفقرا امام الاولیاء
یادگارِ حضرت نبیرہؓ و شبیرؓ السلام

السلام اے سید عالی نسب والا حسب
تاجدار دو جہاں سبطِ پیمبر السلام

السلام اے کعبہ مقصود فخرِ پنج تن
یعنی فیاضِ دو عالم شاہِ صفدر السلام

السلام اے غوثِ اعظم خواجۂ کل خواجگان
السلام اے زینتِ محراب و منبر السلام

اے امامِ عاشقانِ مخدوم کل مخدومیاں
شاہِ دیوی رحم کن بر حالِ عنبر السلام

وارثِ کارساز کے صدقے صدقے
مرشدِ بے نیاز کے صدقے

ہم فقیروں کو سرِ بلند کیا
ایسے ذرّہ نواز کے صدقے

میری حیرت انھیں کا صدقہ ہے
اپنے آئینہ ساز کے صدقے

Scanned with CamScanner

حصّہ دُوم

ہو الوارث المعین

من کان اللہ کان اللہ لہٗ

ہر اک ذرّے سے انّی انا اللہ کی ساقی
عجب میکش تھے جن کی خاک میں بھی جوش مستی ہے

جمعیۃ الفقراءِ وارثیان

اِن مشاہیر فقراءِ وارثی کی اجمالی فہرست و مختصر حالات جن کو خاص دست سرکار عالمپناہ وارث الاولیاء سے فرقہ احرام شریف عطا ہوا۔ حسب التحقیق اعلحضرت لسان الطریقت حضور پُرنور فنا فی اللہ بقا باللہ فقیر کامل الفقراء خواجہ بیدم شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ۔

(از تعارف شریف)

راقم فقیر عنبر علیشاہ وارثی قلندر اجمیری عفی عنہٗ

جمعیۃ الوارثیہ صدر مرکزی پاکستان کراچی

سرکار عالم پناہ حضور وارث لاولیا نور اللہ ضریحہٗ کے جملہ خرقہ پوش فقراءِ سلسلہ وارثیہ کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے کیونکہ سرکار وارث لاولیاء نے مشرق تا مغرب اور شمال تا جنوب ہزارہا بندگان طالب حقیقت کو شراب معرفت سے سیراب فرمایا۔ ہاں البتہ جستہ جستہ حضرات کا تبرکاً تذکرہ لکھا جاتا ہے یہ کل نہیں جز ہے۔

بہر صورت بہر عالم بہر عنواں ترا دیدم!
بہر رنگِ گل و غنچہ رخِ جاناں ترا دیدم
گہے بر عرش نور افشاں گہے بر قلب ضو افگن
گہے انساں ترا دیدم گہے یزداں ترا دیدم
یدِ آدمؑ یدِ احمدؐ یدِ حیدرؑ ید اللّٰہے!
عیاں دیدم نہاں دیدم نہاں دیدم عیاں دیدم
بحالِ کیف و مستی غرقِ بحرِ نورِ حق یا کم
بشانِ وارث ما حیرتِ حیراں ترا دیدم
بحسنِ روئے تو جاناں منوّر شد دلِ عنبر
بہر گامے بہر جائے بہر امکاں ترا دیدم

میدان رضا میں اسی جرار کو دیکھا:
ہر رزم میں اس صاحب تلوار کو دیکھا
دیدارِ علی دیدِ محمدؐ کی ہے عنبر
احمد نہ سہی حیدر کرار کو دیکھا

حق

مزہ ہے پیاری کا

اعلیٰحضرت شیخ المعرفت فنا فی اللہ بقا باللہ حضور پرنور کامل عاشق وارث لاولیاء نور اللہ مرقدہٗ حافظ پیاری شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا وطن بڑا گاؤں ضلع بارہ بنکی تھا۔ آپ حضرت قبلہ کونین کعبہ دارین اعلیٰحضرت اڑاڑو شاہ صاحب وارثی رحمتہ اللہ کے بڑے صاحبزادے تھے۔ حافظ قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ عالم دین بھی تھے۔

۱۹ سال کی عمر میں اپنے والد بزرگوار کی معیت میں دربارِ وارث لاولیا میں بیعت ہونے حاضر ہوئے سرکار عالم پناہ نے آپکو مرید فرمایا ایک کھیر کی پیالی عطا فرما کر ایک عشق کی کہانی سنائی اور ایک کتاب دی کہ حافظ حافظہ اسکو پڑھنا۔ آپ نے اس کتاب کا مطالعہ بار بار کیا۔ بظاہر معمولی کتاب تھی۔ لیکن یہی سبق حافظہ صاحب قبلہ کے لئے منزل عشق کی تکمیل کا باعث بن گیا۔

آپ عشق میں گرفتار ہوئے۔ جذبی کیفیت طاری ہوگئی۔ اور مزہ ہے پیاری کا اور سب جھول ہے۔ تصرہ بن گیا۔ سرکار وارث لاولیا کے حضور جب حافظہ پیاریؒ کا ذکر کرتا آپ فرماتے سنا سنا حافظہ عاشق ہے عاشق۔ عاشق آزاد ہوتا ہے۔ آخر سرکار سیدنا عبد المنعم کنز المعروف

علیہ الرحمتہ کی توجہ سے ایک دن دوپہر میں حافظ پیاری شاہ صاحبؒ سرکار میں حاضر ہوئے اور سرکار وارث لاولیاؒ کی ایک ادا نے معراج کمال کو پہنچا دیا نہ پیاری رہی نہ اس کا عشق اب تو جو کچھ تھا سرکار وارث لاولیاء ہی کی ذات میں سب کچھ عینی مشاہدہ سے گذر گیا۔

پھرے زمانے میں چار جانب نگار یکتا تمہیں کو دیکھا
حسین دیکھے جمیل دیکھے ولیک تم سا تمہیں کو دیکھا
کسی میں ہے کوئی خوش نمائی کسی میں ہے کوئی دلربائی
مگر باوصاف کبریائی صنم سراپا تمہیں کو دیکھا

سرکار نے فرمایا سُن سن حافظ ہم تمہیں ایک صدا بتاتے ہیں یہ صدا لگایا کرو۔

یہ مقرر حدیث میں آیا یعنی حضرت نے ہے یہ فرمایا
بے مشقت بہشت کو پایا صدق دلسے زباں پہ جو لایا

کلمہ لا الٰہ الا اللہ
ہے محمدؐ مرا رسُول اللہ

آپ نے برسہا برس بہرائچ کے جنگلوں میں گذارے ہزاروں مجاہدات کیئے آپ پر جذبی کیفیت طاری رہتی تھی۔ آنکھیں زیادہ تر بند رہتی تھیں صاحب سیف زبان تھے ایک روز سرکار وارث لاولیاؒ نے فرمایا سن سن حافظ تم دیوی میں رہا کرو۔ عرض

کیا آقا میرے پاس زمین نہیں ہے۔ سرکار عالمپناہ نے اسی وقت حضرت قبلہ وکعبہ سیدنا معروف شاہ صاحب وارثی مقرب خاص سرکار کو طلب فرمایا آپ حاضر ہوئے ارشاد ہوا سنا سنا معروف شاہ تم حافظ پیاری کو مکان کے لئے جگہ دیدو۔ عرض کیا آقا و مولا حاضر ہوں آپ نے اپنے مکان کے سامنے حافظ صاحب قبلہ کو لیجا کر فرمایا بھائی حافظ جسقدر زمین چاہو لے لو۔ آپ نے ایک عصا جو آپ کے پاس رہتا تھا گھوم کر قریبًا نصف بیگہ زمین پر نشان لگا دیا۔ اور وہیں ایک کچا مکان تعمیر کیا پہلے پہل سرکار وارث لاولیاؒ قمری ماہ کی ۱۱ تاریخ کو جلوہ افروز ہوئے خاصہ پیش ہوا مسند وارث لاولیا لگائی گئی سرکار وارث لاولیا نے خاصہ تناول فرماکر ارشاد فرمایا سنا سنا حافظ یہ گدی بچھی رہے قیامت تک یہ جگہ آباد رہے گی۔

قبلہ حافظ صاحبؒ کی جانب سے روزانہ خاصہ پیش ہوتا تھا اب بھی سرکار میں بزمانہ عرس برابر خاصہ پیش ہوتا ہے یہ جگہ اب بھی آباد ہے۔

سرکار عالمپناہ وارث لاولیا کے زمانے میں اس خانقاہ شریف میں محفل ہوتی تھی صبح چار بجے گاگہ شریف کا جلوس معہ قوالی دربار وارث لاولیا لیجاتے سرکار میں حاضری کے وقت آپ ہرے رنگ کا لنگا ہرا پائجامہ ہرا کرتہ اور ہری سلیم شاہی جوتی پہن

کر جاتے اور حاضری کے وقت آپ پر کیف طاری ہوتا تو ہاتھ پیر مثل لکڑی کے مانند ہو جاتے تھے۔ سرکار وارث لاولیا آپ کی پشت پر ہاتھ مارتے تب آپ ہوش میں آتے اور اسی وقت سرکار وارث لاولیا آپ کو اپنا مستعمل ملبوس احرام عطا فرماتے آپ احرام کو زیب تن فرماتے تو آپ کے مستعمل کپڑے لوگ تبرکاً بدن مبارک ہی پر سے ٹکڑے ٹکڑے کر کے بانٹ لیتے اور تبرکاً تعویز بناتے تھے۔

ہر سال آپ کو سرکار وارث لاولیا کے دربار عالی سے نیا احرام عطا ہوتا تھا۔ ؎

عشق میں ہے بو ہے کبریائی کی
عشق جس نے کیا خدائی کی

جملہ تقریبات صرف عرس شریف آپ کی خانقاہ نشست گاہ سرکار عالمپناہ سے انجام پذیر ہوتے تھے بیک وقت پانچ پانچ سو فقرا کی احرام پوشیاں ہوتیں سب کو نذرانے پیش ہوتے تھے آپ کے بعد آپ کے برادر خورد میرے آقا و مولا حضرت خواجہ قطب عالم شیخ العارفین مقصود شاہ صاحب وارثی علیہ الرحمتہ تقاریب عرس بحسن و خوبی انجام فرماتے رہے حضرت حافظ پیاری شاہ صاحب وارثیؒ اور حضرت مقصود شاہ صاحب وارثیؒ سرکار کے بند پاک کے قریب ہی مدفون ہیں خانقاہِ حافظیہ میں اب بھی برادر

طریقت خواجہ کمال شاہ میاں وارثی بحسن وخوبی تقاریب عرس
روایات سابقہ کے مطابق انجام دے رہے ہیں اللہ وارث آپکو
آباد وشاد رکھے مجھے شرف غلامی اسی بارگاہ سے حاصل ہے
ماہ صفر کی تقریبات خانقاہ حافظ پیاری شاہ صاحب وارثیؒ حسب
ذیل ہیں۔

۲۷ محرم سے ہر روز قل شریف کی محفل اور محفل سماع

اوّل قل شریف سرکار سیدنا شاہ ولایت عبدالمنعم کنز المعرفت دیویؒ

دوم قل شریف سیدنا خادم علی شاہ صاحب چشتیؒ

سوم قل شریف سیدنا قربان علی شاہ صاحبؒ

چہارم قل شریف سرکار عالمپناہ وارث لاولیا نور اللہ ضریحہ

یکم صفر تمام دن فاقہ رات کو خدائی رات کی محفل

آستانہ عالیہ وارثیہ پر بوقت غسل کیوڑہ عطر صندل پیش ہوتا
ہے بعدہٗ غسل جلوس غلاف شریف وارث لاولیا منجانب وقف
سید غنی حیدر صاحب وارثی رحمتہ اللہ علیہ پیش ہوتا ہے۔

محرم شریف میں مجلس سبیل شربت دو چہلم شریف تعزیہ و
عزا داری۔

آپ کی ذات سلسلہ وارثیہ بہت مشہور و معروف مایۂ ناز
ہستی تھی اور سرکار وارث لاولیا کے حضور خاص رسوخ کے حامل
تھے ریاست حیدر آباد دکن و ریاست بھوپال سے سالانہ وظیفے

مقرر تھے اب پتہ نہیں ہے۔

غلام نرگس مستِ تو تاجدار آنند
خراب بادۂ لعلِ تو ہوشیار آنند
ترا حباد مرا آب دید شد غماز
وگرنہ عاشق و معشوق راز دار آنند

ادنیٰ غلام
فقیر عنبر علی شاہ وارثی

حضرت سیّدنا معروف شاہ صاحب وارثیؒ

آپ روسائے دیوی شریف میں آپ کی ذات سرکار وارث لاولیاء کی بارگاہ میں بہت مقرب ذات تھی جملہ برادران طریقت میں آپ سب میں ممتاز و ممیز تھے۔ تمام زندگی سرکار کی خدمت میں وقف کردی تھی بوقت تہجد پابندی کے ساتھ روزانہ موسم گرما ہو یا سردی ہو اپنے گھر سے سر پہ لوٹا رکھ کر سرکار عالمپناہ کو وضو کی خدمت انجام دیتے رہے آپ کے ہاں سے خاصہ پیش ہوتا تھا۔ سرکار کے سچے عاشق تھے۔

صاحب ذکر و شغل معمول تھا دائم الصوم قائم الیل بادۂ توحید سے سرشار اپنی تمام جائداد سرکار کے لئے وقف کردی تھی حافظ پیاری صاحب وارثیؒ کو برائے خانقاہ زمین عطا فرمائی اور روضۂ سرکار وارث لاولیاء میں اپنی زمین نذر کردی۔ سرکار عالم پناہ

کے وصال شریف بعد سوئم کے دِن تمام عمائدین سلسلہ اور وارثی فقراء ومشائخین ہند کی موجودگی میں آپ ہی نے سیدنا محمدؐ ابراہیم شاہ وارثی رحمتہ اللہ علیہ ہمشیرزادۂ سرکار وارث لاولیاء وبنیرزادہ سیدنا ومخدوم سلسلہ حضور پر نور خادم علی شاہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ کو آپنے اپنے دست مبارک سے سرکار کا ملبوس احرام شریف بندھایا۔ اور منتظم آستانہ وارث لاولیاء کے منصب پر فائز المرام فرمایا تمام فقرا نے آپ کے ارشاد کو بسر وچشم تسلیم کیا اور کسی نے چون وچرا نہ کی چونکہ سید صاحب قبلہ سیدنا خادم علی شاہ صاحب نور اللہ کے خاص نواسے تھے اور آپ کو سرکار عالم پناہ اپنے دور میں چوہدری ظہیر الدین صاحب وارثیؒ کے ذریعہ رامپور سے بلا کر بالاخانہ پر مقیم کیا تھا اور تمام حیات طیبہ میں آپ کو واپس نہ جانے دیا۔ آپ کی رہائش کے انتظامات آپ کی مرضی کے مطابق مہیا فرمائے۔

جب کوئی حاضر بارگاہ وارثیہ ہوتا تو سرکار عالم پناہ فرماتے سنا سنا سید سے ملے۔ حاضر باش عرض کرتے کون سید تو آپ فرماتے سید ابراہیم سنا سنا۔ سید ابراہیم کا اور ہمارا خون ایک ہیں۔ آپ بعد وصال سرکار عالم پناہؒ چالیس سال آستانہ پر رہے آپ کے وصال شریف کے بعد سید صاحب قبلہ کو سرکار عالم پناہ کے روضۂ اقدس کے اندر غلام گردش میں دفن کیا گیا۔ تمام حاضرین

روضہ شریف میں حاضر ہو کر آپ کی زیارت کرتے ہی اب آپ کی جگہ سید وصی احمد شین میاں وارثی دیوی شریف میں موجود ہیں جو آپ کا سالانہ عرس کرتے ہیں آپ کے ہزاروں احرام پوش فقیر اور مرید ہیں۔

حضرت قبلہ عالم حاجی سید فضل حسین شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ

زیب سجادۂ شاہ ولایت کنز المعرفت دیوی شریف

آپ خادم خاص تھے۔ عالم متقی پرہیزگار آپ کو سرکار سے نصف تہمد عطا ہوا تھا۔ سرکار وارث لاولیا آپ کا بہت خیال و احترام فرماتے تھے۔ بارگاہ وارث لاولیا میں آپکو خاص مقام قرب حاصل تھا۔ آپ نے بحکم سرکار حج بیت اللہ شریف بھی کیا۔ آپکو نسبت عشقیہ حاصل تھی۔ بعد وصال سرکار آپنے فراق جام وصال نوش فرمایا۔

قبلہ حضرت میاں بدنام شاہ صاحب وارثی خادم خاص سرکار

آپکا قیام کھیولی میں تھا۔ آپ صاحب تجرید و تفرید تھے۔ تمام عمر سرکار عالمپناہ کی خدمت میں رہے آخر عمر میں سرکار نے کھیولی بٹھا دیا تھا۔ وہیں مزار ہے۔

حضرت قبلہ میاں دائم علیشاہ صاحب وارثی خادم خاص سرکار

آپ کا وطن دیوی شریف ہے آپ خادم خاص سرکار تھے۔ مزار دیوی شریف میں ہے۔

Scanned with CamScanner

حضرت قبلہ میاں خدا بخش شاہ صاحب وارثی خادم خاص سرکار

آپ کا وطن موضع پنیڈ ضلع بارہ بنکی ہے۔ آپ کچھ عرصہ خدمات خاص اور فرما کر موضع مذکور میں بحکم سرکار وارث لاولیا مقیم کئے گئے آپ تمام عمر صائم الدھر قائم اللیل رہے۔ بجز گھانس اور خاکستر کچھ نہ کھاتے تھے۔ اس مجاہدے میں وصال فرمایا۔

حضرت قبلہ و کعبہ کریم شاہ صاحب وارثی خادم خاص سرکار

ولحق موضع امرا ضلع بارہ بنکی خاص خاص ہے۔ دربار وارثی میں آپکو خاص رسوخ حاصل تھا۔ سرکار کے مزاج شناس تھے۔ آپکو دیکھنے سے فنافی الشیخ کی تصدیق ہوتی تھی۔ آخر میں شہید ہوئے۔ مزار تحصیل نواب گنج میں ہے۔

حضرت قبلہ و کعبہ بابا رحیم شاہ صاحب وارثی خادم خاص سرکار

تخلص نادم تھا۔ وطن آپکا خاص دیوی شریف ہے۔ آپ سفر و حضر میں ہمیشہ سرکار کے ہمراہ رہے آپ نے خدمات بڑی مستعدی اور خوبی حسن سے انجام دیں۔ آپ کو مخصوص مقام قربیت حاصل تھا۔ آخر زمانہ بحکم سرکار موضع اگنگوارہ میں مقیم ہوئے وہی وصال ہوا۔

حضرت قبلہ و کعبہ نور محمد شاہ صاحب وارثی خادم خاص سرکار

آپ کا وطن ملاواں تھا آپ کو عرصہ دراز تک شرف خدمت خاص رہا آپ کا مزار نواح رودولی شریف میں ہے مجاہدہ کش صائم الدھر بزرگ تھے۔

محرم سرکار عالم پناہ حضور قبلہ و کعبہ بابا فیصو شاہ صاحب وارثی خادم خاص سرکار

آپ کا وطن موضع بہما ضلع سیتا پور تھا بحکم سرکار آپ نے حج ادا کیا تیس سال مسلسل بقید ترک حیوانات روزے رکھے بعد معزولی نور محمد شاہ صاحب وارثی قبلہ خدمت پر فائز المرام ہوئے تا دم وصال سرکار عالم پناہ خدمت پر معمور رہے صاحب ذکر و شغل مجاہدہ کش فقیر تھے۔ آپ کا مزار موضع بہما میں ہے۔

حضرت قبلہ و کعبہ میاں مخدوم شاہ صاحب وارثی

خادم خاص سرکار

آپ کو شرف خدمت سرکار خاص طور پر حاصل تھا مزار موضع امرا میں ہے۔

حضرت حاجی نعمت شاہ صاحب وارثیؒ آپ پر آخیر دم تک جذب طاری رہا زبردست ذاکر و شاغل بزرگ تھے مزار موضع ہیارہ میں ہے۔

حضرت حاجی نعمت اللہ شاہ صاحب وارثیؒ وطن ملاواں تھا سرکار کے عاشق تھے ہمہ وقت ذکر و شغل میں مصروف رہتے تھے آپ کا مزار صحن آستانہ وارث الاولیا میں ہے۔

حضرت قبلہ وکعبہ حافظ گلاب شاہ صاحب وارثیؒ اکبرآبادی

آپ کو سرکار وارث لاولیا نے پہلے سفر حجاز کی روانگی کے دوران جب آپ آگرے تشریف فرما ہوئے۔

خواب میں ارشاد فرمایا گلاب شاہ تمہارے پیر آگئے ہیں کسی سرائے میں مقیم ہیں گلاب شاہ صاحب رات کو دو بجے سرائے میں پہنچے ایک کوٹھری میں دیکھا آفتاب روشن ہے سرکار عالم پناہ رونق افروز تھے آپ نے دیکھتے ہی فرمایا۔

اخاہ گلاب شاہ آگئے

یہ پہلے فقیر ہیں جنہیں سرکار نے بغیر احرام کے لفظ شاہ سے خطاب فرمایا آپ اسی وقت سرکار سے بیعت ہوئے۔ اور سرکار کو اپنے غریب خانے لے آئے ہزاروں بندگان خدا نے راہِ ہدایت پائی بعد میں سرکار نے احرام عطا فرمایا آپ کے بدن سے گلاب کی خوشبو آتی تھی آپ پانی دیتے تھے۔ ہزاروں بندگان کو ہر مرض سے شفا ہوتی تھی آپ کے آبتانے سے لوگ پانی پیکے جاتے ہیں اس سے مرض کو شفا ہوتی ہے۔ مزار آگرے میں ہے۔

اعلحضرت قبلہ وکعبہ مولانا نور کریم شاہ صاحب وارثی قلندرؒ

وطن بڑا گاؤں ضلع بارہ بنکی حضرت حافظ پیاری شاہ صاحب وارثیؒ بڑے آباجان تھے سرکار کے والد بزرگوار کے ہمعصر حضرات میں

تھے سرکار نے توجہ فرمائی تو آپ پر جذبہ طاری ہوگیا بعدہٗ سرکار کے احرام عطا فرمایا آپ سلوک میں آ گئے۔ آپ کا وصال سرکار کے زمانے میں ہوا سرکار وارث پاک آپ کی قبر پہ گئے تو آپ کی قبر ہلی ارشاد فرمایا نور کریم سوؤ سوؤ۔ حشر میں ملینگے۔ آپ کے وصال شریف کے بعد مولانا فضل کریم صاحب آپ کے برادر خورد کو سرکار نے احرام عطا فرما کر اڑاڑو شاہ وارثیؒ نام رکھا آپ بہت معصوم فطرت عاشق سرکار سادہ مزاج سیف زبان صاحبِ کمال فیض رسا بزرگ ہوئے مزار بڑے گاؤں میں ہے آپ حافظ پیاری شاہ صاحب وارثیؒ کے والد بزرگوار تھے۔

از قلم فقیر عنبر علی شاہ وارثی

لسان الطریقت محبوب العارفین حضور پرنور فقیر بیدم شاہ صاحب وارثیؒ

آپ کی جائے پیدائش یوپی ضلع اٹاوہ ہے آپ کا مرتبہ فقرا وارثی میں بہت افضل تھا۔ آپ سب سے ممتاز تھے۔ آپ تمام فقرا اور مشائخین میں احترام کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں حضور قبلہ متوکل۔ صابر۔ قانع۔ مستغنی صاحب معرفت۔ مجاہدہ کش فقیر تھے آپ کا صدر عشق آل رسولؐ سے منور تھا۔ بادۂ توحید کے بالا نوش سراپا فقر ہی فقر تھے۔

آپ کا کلام ہند و پاک میں مقبول ہے بلکہ باعتبارِ وظائف

پڑھا جاتا ہے۔ گوجرانوالہ میں ایسے۔ ٹی۔بی کے مریض کے آپ کے کلام کا ورد کیا تو صحت کامل ہوگئی۔ ونیز کلام بیدمؒ عالم اسلام میں صوت سرمدی کا سازنہ بنا ہوا ہے آپ کے کلام میں حال ہی حال ہے۔ مقامات تصوف کے خاص نکات پائے جاتے ہیں قلوب عشاقان حق کیلئے نزول انوار و تجلیات کا باعث ہے۔ سالک راہ طریقت کے لیئے مشعل راہ ہے۔ آپ کی احرام پوشی یکم شوال ۱۳۱۶ھ بروز عید الفطر بعد نماز فجر دیوی شریف آستانہ وارث الاولیا بدست خاص سرکار عالم پناہ ہوئی بعد عطائے احرام شریف سرکار عالمپناہ نے فرط محبت سے آپ کی پشت پر دست مبارک رکھا تو پنجۂ مبارک کا نشان پشت مبارک ابھر آیا اور پختہ نشان ہوگیا آپ اس نشان پاک کو تمغہ امتیازی فقر سمجھتے تھے آپ کے بائیں بازو پر پختہ نمایاں تھا مصرعہ تاریخ

ردائے فقیر زیب دوش بیدم شاہ ہے ۱۳۱۶ھ

ہمیں بس ست کہ داغ غلامیش دارم

آپ کا مزار اقدس قبرستان شاہ اویس دیوی شریف میں ہے وارثی سلسلہ کے علاوہ جملہ سلاسل طریقت میں اعلیٰ مقام تھا آپ مجسم عشق سراپا محبت۔ مرقعہ اخلاق حسین صورت حسین سیرت خوش خلق خوش مزاج خوش اواز و خوش ادا خوش وضع سرکار کی بولتی ہوئی تصویر تھے۔ تاریخ وصال ۸ رمضان المبارک ہے۔

آپ کے دو صاحبزادگان وارث حسین بیدار وارثی اٹاوہ میں اور ایاز وارث کلو میاں وارثی لاہور میں ہیں۔

آپ کے کئی دیوان تھے دو دیوان ارمغان بیدمؒ مصحف بیدمؒ طبع ہوئے باقی طبع نہیں ہو سکے ایک تصنیف تعارف شریف ہے۔ آپ کے ذریعہ سلسلہ وارثیہ کی کافی نشر و اشاعت ہوئی۔

حضرت قبلہ و کعبہ حاجی اوگھٹ شاہ صاحب وارثیؒ

آپ راجپوت قوم سے تھے وطن آپ کا بچھرایوں ضلع مرادآباد تھا۔ حضرت شاہ شمس الدین صابری رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند تھے آپ کے والد بزرگوار نے ارشاد فرمایا تھا کہ تمہارے پیر اودھ میں ہوں گے تمہارا حصہ ان کے پاس ہے۔

آپ اٹھارہ سال کی عمر میں سرکار عالم پناہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے سرکار نے بیعت فرما کر احرام عطا فرمایا آپ نے سیاحی کی۔ حج بیت اللہ شریف کو بھی گئے آپ کو مقاماتِ تصوف سے واقف تھے۔ فارسی۔ عربی۔ ریاضی۔ فلسفہ۔ منطق پر کمال حاصل تھا۔ آپ نے فرمایا مجھے سرکار نے نماز معکوس تعلیم فرمائی میں نے پڑھی ہے۔ فقراء میں بڑی عزت و تکریم سے دیکھے جاتے تھے۔ آپ سے ہزاروں گم گشتگاں نے راہِ ہدایت پائی آپ کے کافی احرام پوش فقراء ہیں حلقہ ارادتمنداں ہند و پاک وسیع ہے۔

Scanned with CamScanner

تاریخ وصال ۸ محرم ہے مزار بچھرایوں ضلع مرادآباد میں ہے۔

حضرت قبلہ کونین کعبۂ دارین اعلیٰحضرت حکیم سید عبدالآد شاہ صاحب وارثی رح

آپ کا وطن شاہ بیگ گیا تھا۔ آپ کو فارسی عربی کے علاوہ سنسکرت کے علم میں کمال حاصل تھا۔ فن طب میں ید طولیٰ حاصل تھا۔ فارسی عربی ہندی میں آپنے متعدد کتابیں لکھیں آپ کی موحدانہ روش نے بے شمار مشرکین وکفار کو توحید پرست بنایا عشق ومحبت آپ کی سرشت میں فطرۃً تھی سماع کا بیحد ذوق تھا آپ کے جسم مطہر سے روح پرواز کرنے کے بعد متواتر اللہ کی آواز جاری تھی۔ بارگاہ وارث لاولیاء میں بذریعہ تار اطلاع دیگئی۔ حضور پرنور نے فرمایا یہ مصرعہ ان کے کان میں پڑھ دو۔ ع

سپردم بتو مایۂ خویش را

جب آپ کے کان میں یہ مصرعہ پڑھا آواز بند ہوگئی۔ مزار شکور گنج ضلع بلند شہر باغ نواب عبدالشکور خانصاحب وارثی زیارت گاہ خاص وعام ہے۔

آپ نے سب سے پہلے عین الیقین معہ سوانح وارث پاک تصنیف کی جسکو سرکار نے پسند کیا۔

حضرت میاں ابوالحسن شاہ صاحب وارثی آٹاوی

اوائل عمری میں آپ نے ترک لباس کرکے دنیا ترک کردی

اور احرام پوش ہو گئے بارہ سال متواتر بحکم وارث لاولیا دائم الصوم قائم اللیل رہے آپ حسین و مہ جبین نفیس الطبع نفیس اللباس خوش خوراک خوش اخلاق متواضع صابر شاکر بزرگ تھے۔ ہزارہا مخلوق کو رشد و ہدایت فرمائی۔ بہت سی طوائفوں نے آپ کے دست حق پرست تائب ہو کر نکاح کر لئے آپ کا آستانہ اُٹاوہ میں ہے ہر سال عرس بہت دھوم دھام سے ہوتا ہے فقراء وارثی میں آپ کو ممتاز و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔

میاں برم شاہ صاحب آپ کا وطن ہردوئی تھا قریب سے اہل ہنود سے تھے سرکار کی محبت میں ترک مذہب ترک خاندان ترک دنیا کر کے فقیر ہو گئے آپنے موحدانہ زندگی گذاری اور اسی یقین پر واصل الی اللہ ہوئے۔

میاں احمد شاہ صاحب وارثی وطن جھوٹان سرکار کی توجہ سے اپنے آبائی مذہب کو ترک کر کے سرکار کے دست حق پرست پر اسلام لائے احرام پوش کامل فقیر ہوئے۔ مزار ریاست دیوان میں زیارتگاہ ہے۔

میاں جمیل شاہ صاحب وارثیؒ۔ تمام عمر ایک ریشہ دار درخت

کے عرق کے سوا کچھ نہیں کھایا اور وہیں وصال فرمایا کوہ شمار پر مزار ہے

میاں محبوب شاہ صاحب وارثیؒ

آپ کا شمار نہایت باوضع فقراء میں تھا۔ سرکار کے عاشق تھے مزار درمولی۔

میاں فتح علیشاہ وارثیؒ۔ آپ کا شمار حضور کے عشاق میں تھا مزار بدوسرائے۔

میاں حمید شاہ صاحب وارثیؒ۔ آپ بہت بڑے زاہد و عابد شاغل بزرگ تھے مزار درکاکوری شریف۔

میاں رمضان شاہ صاحب وارثیؒ۔ آپ آزاد مشرب فقیر تھے مزار سپیا میں ہے۔

میاں بسم اللہ شاہ صاحب وارثیؒ۔ آپ کا وطن فروخ آباد ہے آپ سرکار وارث الاولیاء کے آبا و اجداد کے مزارات کی خدمت پر مامور رہے۔ وہیں وصال ہوا۔

مزہ ہے پیاری کا۔

اعلحضرت حضور پرنور قبلہ عالم کعبہ معظم شیخ العشق والمحبت قطب زمانہ فردِ یگانہ فنا فی اللہ بقا باللہ سرکار خواجہ مقصود شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ

آپ قبلہ کعبہ حافظ پیاری شاہ صاحب وارثی کے برادر خورد تھے آپ کی ذات فقراء وارثی میں بہت ذیشان و باعظمت ذات تھی۔

Scanned with CamScanner

آپ کامل عاشق صفت معشوق صورت ۔ وجیہہ سراپا محبت مکمل
درد آئینہ دردِ حسن ازل تھے ۔ توکل ضمیر میں فطرۃً تھا ۔ صبر و شکر تسلیم و
رضا یکتا ۔ رغبت یاد محبوب میں غرق عاشق مزاج ۔ سماع کا ذوقِ کمال
لازوال ۔ ہر نظر قیامت ہر قدم محشر ۔ مجسم اخلاق تبسم بر لب ۔ خمار
توحید سے نگاہیں پر خمار بادۂ الست سے مست ۔ بے تیار کائنات ۔
رموز آشنائے حقیقت و معرفت الٰہی مظہر آیت الفقر و فخری ۔ مزاج
عالی مستغنی کائنات ۔ چھوٹے چھوٹے جملے بڑے بڑے پیچیدہ
مسائل کا حل ۔ آپ سلسلہ عالیہ وارثیہ مثل آفتاب ، روشن تھے ۔

ایک مرتبہ بمبئی کے دوران قیام ۔ چند مستورات پانی دم
کرانے آئیں آپ نے پانی کے سرکاری نل پر ایک ہاتھ رکھ کر فرمایا
اس میں سے تمام لوگو پانی پیا کریں ۔ لوگ پانی لیجانے لگے وہ
پانی آب حیات بن گیا ۔ اللہ وارث کے طفیل لوگوں کو شفا ہونے
لگی ۔ میں نے عرض کیا حضور یہ کیا پڑھا تھا ۔ آپ نے فرمایا سرکار
کا تصور ہے ۔ سرکار جانے ہمیں کیا ۔

اسی طرح سید باقر حسین صاحب شاہجہانپوری راوی ہیں کہ
حیدرآباد دکن کے دوران قیام نواب طاہر علی خانصاحب مدظلہ
نے عرض کیا حضرت دنیا میں کیمیا بھی ہے آپ نے فرمایا ہاں
یہ کہہ کر نواب کے صحن میں باغیچہ سے کچھ دوب گھانس توڑ کر لاکر
ایک پانی کے دیگچے میں ڈالکر تانبہ کا ایک پیسہ ڈالدیا پانی پک

کہ ختم ہوگیا وہ پیسہ خالص کندن ہوگیا اس کو بازار میں فروخت کر اکر شیرینی پہ فاتحہ دلادی۔ نواب نے عرض کیا حضور یہ کیا تھا آپ نے فرمایا فقیر جس چیز پہ ڈالے وہی کیمیا ہو جاتی ہے۔

آپ کے بہت سی خرق عادات کے راوی سید باقر حسین میاں شاہجہانپوری اور میاں فاروق احمد خاں صاحب نظامی ہیں آپ صاحب سیف زبان تھے۔ جو زبان مبارک سے فرمایا وہ تقدیر ہوگیا تمام زندگی تجرد میں گذاری۔ حضرت قبلہ عالم حافظ پیاری شاہ صاحب وارثی کے وصال کے بعد جملہ مراسم عرس ماہ صفر عرس کارتک کے انتظامات آپ کے زیر تحویل رہے۔ آپ کے وصال کے بعد خانقاہ حافظیہ وارثیہ کے منتظم کار میاں کما شاہ صاحب وارثی داماد خورد حافظ پیاری شاہ صاحبؒ و محمد یونس میاں وارثی داماد کلاں ہیں دیوی شریف میں آپ کا مزار ہے۔ مزہ ہے پیاری کا۔ اور سب جھول ہے۔ اس ناچیز فقیر کو خرقۂ فقر سے حضرت کی قدسی ذات سے سرفرازی بخشی ہے۔

للحمد کہ من بندۂ حیدرؑ ہستم
وز میکدۂ عشق سکندر ہستم
مخمور شد از بادۂ عرفاں عنبر
در دیر خرابات قلندر ہستم

نذرِ عقیدت

بحضور امام العاشقین شیخ العارفین حضور پر نور آقائی و مولائی قبلہ عالم قطب زمانہ خواجہ مقصود شاہ صاحب وارثیؒ

رونق بزم محبت تاجدارِ عارفاں — حضرت مقصود شاہِ وارثی شیخ زماں
ہم شبیہہ حضرت مولا علی مشکل کشا — سید و سرور امام و پیشوائے عاشقاں
ہر نظر پیمانۂ مستی قدم محشر بدوش — تازگی بخشِ دلِ عشاق اے جانِ جہاں
بر لبِ اعجاز عیسیٰ در نظر کیف و سرور — ریش پُر روئے منور رحل پر جیسے قرآں
عاشقِ عالم پناہِ وارثِ دنیا و دیں — مرشدِ پاکاں شہہ مقصود علی پیر مغاں
عظمت کونین تیری ہر ادا پر ہے نثار — جانِ خوبی خسروِ خوباں بہارِ گلستاں
از طفیل وارثِ عالم کرم کی ایک نظر — اپنے عنبر پر بحق خواجۂ کل خواجگاں

ہزار آزادیاں صد قے کہ پابندِ غلامی ہوں
خدا کا شکر عنبر وارثی چشتی نظامی ہوں

میاں حاجی عباس علی شاہ صاحب وارثیؒ

صاحب کشف و کرامات بزرگ تھے سیف زبان سلسلہ رشد و ہدایت وسیع پیمانے پر تھا مزار پیتے پور میں ہے۔

میاں حاجی نمازی شاہ صاحب وارثیؒ

آپ سیاح تھے آپ کی ریاضت اور مجاہدات ضرب المثل ہیں مزار

دیوی شریف ہے۔

میاں ملنگ شاہ صاحب وارثی مجذوب سیف زبان قطب وقت آزاد مشرب فقیر تھے تلوک پور میں مزار ہے۔

میاں حاجی کلن شاہ صاحب وارثیؒ آپ طبقۂ نخشان میں تھے یکایک نگاہِ وارثی کی ایک جنبش نے دنیا بدل دی تائب ہو کر ذاکر و شاغل عابد ہوئے۔ حج بیت اللہ شریف کو گئے لکھنؤ میں وصال ہوا۔

میاں غریب شاہ صاحب وارثیؒ وطن تارقول ہندو سے مسلمان ہوئے سرکار کی نظر کرم نے صاحب عرفان کر دیا احرام پوشی کے بعد مست و مدہوش رہے۔ لکھنؤ میں وصال ہوا مزار درگاہ دادامیاں بائیں میں ہے۔

میاں بشارت شاہ صاحب وارثیؒ بحکم وارث الاولیاء حج کو گئے وہیں وصال ہوا۔

میاں بہیڑیا شاہ صاحب وارثیؒ نواح بہرائچ میں قیام تھا آپ صاحب جذب مغلوب الحال تھے آخر میں سلوک غالب تھا آپ بیشتر کرامات خوارق عادات کا ظہور ہوا وصال فرما گئے۔

میاں احمد شاہ صاحب وارثی وطن ڈی الٰہی ضلع دربھنگہ تھا خاندانی رئیس تھے سرکار کے عاشق صادق اور صاحب تصوف بزرگ تھے آپ حلقہ فقراء وارثی کے صدر رہے ذاکر و شاغل بزرگ تھے۔

مولینا فضیحت شاہ صاحب وارثیؒ وطن بازید پور ضلع گیا عربی، فارسی، سنسکرت کے عالم بے مثال اور آپ نے اپنے پیر طریقت حضرت مسافر شاہ صاحب قبلہ قادری منعمیؒ سے شرف بیعت حاصل کر کے بابا مادھو داس جی بہاری سے جوگ ابھیاس کیا اور ان تمام مراحل سلوک جوگ وغیرہ سے فارغ ہو کر حضور وارث لاولیا کے دربار میں حاضر ہوئے سرکار نے خرقۂ فقر احرام عطا فرما کر اور چار چاند لگا دیئے یعنی قطرہ کو دریا کر دیا ذرے کو آفتاب کر دیا اگر آپ کو آسمانِ تصدیق و تحقیق کہا جائے۔ آپ کی کیفیات متعدی تھیں کہ سارے مجمع پر آپ کی برقی جذبات کا فوری اثر ہوتا تھا آپ سراپا محبت تھے ۲۹ ذالحجہ ۸۴ سال کی عمر میں وصال فرمایا مزار اقدس بازید پور میں ہے۔

حضرت سید بگڑے دل شاہ صاحب وارثیؒ

آپ کا وطن رمضان پور ہے آپ کامل و مکمل فقیر تھے آپ حضرت مولانا فضیحت شاہ صاحب وارثیؒ کی خدمت میں رہنے کا تا دیر اتفاق رہا آپ انتہائی متحمل مزاج صابر و شاکر ذاکر و شاغل وصال فرما گئے۔

میاں حاجی سیاحی شاہ صاحب وارثیؒ

وطن آپ کا سرحد تھا آپ صاحب تجرید و تفرید تھے آپ کے تصرفات کی شہرت عام تھی کئی بار بیت اللہ شریف حج کرنے گئے۔

Scanned with CamScanner

سلسلہ رشد و ہدایت وسیع پیمانے پر تھا مزار گنج ڈنڈوارے میں ہے۔

میاں حاجی معصوم شاہ صاحب وارثیؒ دہلوی

آپ نہایت برگزیدہ بزرگوں میں ہوئے آپ نے حج بھی کیا آپ کی ذات سے بے شمار طالبان خدا کو فیض ہوا مزار شاہ بلاقیؒ مراد آباد میں ہے۔

میاں دین محمد شاہ صاحب وارثیؒ۔ سرکار عالمپناہ کے دست حق پر داخل اسلام ہوئے۔ سیر و سیاحت میں وصال ہوا۔

میاں پناہ علی شاہ صاحب وارثی فیروز آبادی صاحب حال بزرگ تھے۔ لکھنؤ میں وصال ہوا۔

میاں طالب شاہ صاحب وطن بندورہ صاحب جذب مقلوب الحال بزرگ تھے۔

میاں جنگلی شاہ صاحب وارثی سیتاپوری آپ کو جوگ ابھیاس کا نہایت ذوق تھا صاحب کشف و کرامات بزرگ تھے فتحپور بسوہ میں مزار ہے۔

میاں حسینی شاہ صاحب وارثیؒ وطن رہٹوئی تھا سرکار عالمپناہ کی مدح سرائی آپ کا شغل تھا دیوی شریف میں شاہ ردیسؒ میں مزار ہے۔

میاں مسکین شاہ صاحب وارثیؒ

آپ دائم الصوم قائم اللیل بزرگ رشد و ہدایت وسیع پیمانے پر تھا الہ آباد میں قیام تھا۔

میاں تہور علی شاہ صاحب وارثی شکوہ آبادی پنکھا کشی کی خدمت آپ کے سپرد تھی نہایت با وضع بزرگ تھے شاہ دلیسؒ دیوہ شریف میں مزار ہے۔

میاں نادر شاہ صاحب وارثی زمانہ شاہی میں کسی ممتاز عہدہ پر فائز تھے۔ فوجی زندگی اور ترک لباس کرکے احرام پوشی اختیار کی صاحب ریاضت بزرگ تھے۔ ضلع سلطانپور میں مزار ہے۔

میاں ناصر شاہ صاحب وارثیؒ سرکار کے عاشق تھے سیاحی میں وصال ہوا

میاں سلامو شاہ صاحب وارثیؒ محمود نگری۔ آپ نہایت خوش اخلاق بزرگ تھے بدوامی مرات شاہ صاحب وارثی آپ کا وطن محمود نگر تھا مختار گیری کرتے کرتے سرکار کی محبت میں ترک لباس کرکے احرام پوش فقیر ہوئے موحد تھے۔ غذا کے ترک میں یہ کمال حاصل تھا کہ آخر وقت میں صرف میوہ جات دیکھ کر زندگی بسر فرماتے تھے۔ اسی لطافت کے ساتھ واصل محبوب ہوئے۔ آپ کے ماننے والے بھاگلپور میں کافی تھے۔ مزار بھی وہیں ہے۔

میاں کامگار شاہ صاحب وارثیؒ سرکار کی محبت میں ترک لباس کرکے احرام پوش ہوئے اور وصال فرما گئے بھاگلپور ہی میں مزار ہے۔

یہ حضرات انگریز سے مسلمان ہو کر خرقہ پوش فقیر ہوئے

بڑے ذاکر شب زندہ دار دائم الصوم قائم اللیل بزرگ ہوئے ہیں۔ سرکار کی ایک نظر نے ہر ایک کو دولت عرفان سے مالا مال کر دیا یعنی

حضرت میاں رومی شاہ صاحب وارثیؒ حضرت میاں ولایتی شاہ صاحب وارثیؒ میاں عبداللہ شاہ صاحب وارثیؒ پاکیزہ حضرات تھے وصال فرماگئے۔

میاں بنگالی شاہ صاحب وارثیؒ آپ اہل ہنود سے تھے سرکار عالمپناہ کے فیضان نے دولتِ عرفان و ایمان سے مالامال کردیا تھا۔ خلعتِ فقر سے سرفراز فرماگئے آپ کا توکل و استغنا ضرب المثل تھا کلکتہ میں واصل الی اللہ ہوئے وہیں مزار اقدس ہے۔

میاں قلندر شاہ صاحب وارثیؒ گونڈھ میں مزار ہے۔

میاں قاسم شاہ صاحب وارثیؒ نہایت منکسر المزاج متواضع درویش تھے۔ کوٹھی گنگوارہ میں مزار ہے۔

میاں احمد شاہ صاحب وارثی۔ آپ کا وطن گنج ڈنڈواڑہ تھا بہت منکسر المزاج متواضع فقیر تھے۔ آپ کا سلسلہ رشد و ہدایت کافی تھا۔ وصال فرماگئے۔

میاں موتی شاہ صاحب وارثیؒ۔ رند مشرب آزاد فقیر تھے شاہجہانپور میں وصال ہوا۔

حضرت قبلہ پنڈت دیندار شاہ صاحب وارثی اندوری۔ آپ قوم کے برہمن تھے۔ پرتوِ جمالِ وارثی نے اپنا پرستار بنالیا آپ نے بے شمار ہندو مخلوق کو مسلمان کیا۔ سری کرشن مہاراج کے درشن کرانا آپ کے لیئے ادنیٰ درجہ کی بات تھی۔ صاحب تصرفات ذاکر و شاغل قائم اللیل بزرگ تھے۔ دیوی

شریف میں وصال ہوا۔

حافظ احمد شاہ وارثیؒ جانباز۔ اکبر آبادی۔ ریاست دھرم پور میں منصرم ریاست تھے آپ متشرع عالم متبحر تھے۔ ترک لباس کرنے کے بعد آپ سب سے آزاد ہو گئے۔ کوچۂ محبوب میں اس استقلال سے کام لیا کہ زیر سایۂ روضہ انور جان دیکر پیوند زمین ہو گئے۔

میاں نادر شاہ صاحب وارثیؒ:۔

بعد احرام پوشی سرکار عالم پناہ نے سیاحت کا حکم دیا آپ نے سیاحت میں وصال فرمایا۔

میاں نثار علی شاہ صاحب وارثیؒ فرخ آبادی۔ بعد خرقہ پوشی سیر و سیاحت میں وصال فرمایا۔

میاں ظہور شاہ صاحب وارثی۔ آپ کا قیام مغل سرائے میں تھا آپ کو سرکار سے والہانہ محبت تھی۔ وہیں وصال فرمایا۔

میاں شاہ شاکر صاحب وارثیؒ اٹاوی۔ آپ صاحب تجرید و تفرید بزرگ تھے عرصہ دراز تک مغلوب الکیف رہے اور مزارات اولیاء اللہ پر حاضری دیتے رہے بعد وصال سرکار عالم پناہ وارث الاولیا پیش آستانہ عالیہ ایک حجرے میں اقامت گزیں ہو کر مخصوص خدمات آستانہ اپنا شعار بنا لیا۔ آپ سب بیدار تھے رات کو سرکار میں مستعدی خدمات آستانہ شریف انجام دیتے تھے مداح و مناقب وارث پاک آپ کا شعار تھا۔ عشق وارث پاک میں ایسے مستقل مزاج رہے کہ بعد

وصال بھی دربان وارث ہیں۔

میاں حاجی رحمت اللہ شاہ صاحب وارثی وطن کلکتہ بحکم سرکار عالم پناہ سیر و سیاحت میں بموقعہ حج بیت اللہ شریف وصال فرمایا۔

میاں حاجی محبت شاہ صاحب وارثیؒ

وطن آپ کا پنڈ دادن خاں ضلع جہلم ہے۔

سرکار کے عاشق بڑے ذاکر و شاغل سراپا محبت مجسم عشق سیر و سیاحت میں ہمیشہ زندگی بسر کی پا پیادہ حج بیت اللہ شریف کے علاوہ عراق۔ شام۔ فلسطین۔ ترکی وغیرہ کی سیر و سیاحت بحکم سرکار گئے۔ بڑے مہمان نواز شاہانہ مزاج و شاہ خرچ طبیعت نزاکت و لطافت میں آپ اپنا جواب تھے۔ آپ نے سہوارہ میں وصال فرمایا مزار زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

میاں محمد شاہ صاحب وارثیؒ وطن آپ کا اعیانہ پنجاب تھا۔ دربار وارثی سے آپ کو خلعت فقر کے ساتھ دولت ایمان بھی نصیب ہوئی یعنی آپ نو مسلم تھے سیاحت میں وصال فرمایا

میاں ڈاکٹر جان محمد شاہ صاحب وارثی احرام بدست جناب عبداللہ شاہ صاحب وارثی پنجابی آزاد علاقہ کی طرف قیام نہایت سادہ مزاج مخلص صاحب ذکر و شغل درویش ہیں آپ کے کافی وابستگان سلسلہ ہیں ہر سال آپ کے وابستہ ولایت حسین وارثی گوجرانوالہ میں سالانہ وارث الاولیا کا عرس کرتے ہیں۔

میاں زرین شاہ صاحب وارثی بجنوری بعد احرام پوشی بہت جلد وصال فرما گئے۔

میاں ظہور شاہ صاحب وارثی غازیپوری۔ آپ صاحب رشد و ہدایت اہل سلسلہ بزرگ تھے آپ کے دست حق پرست پر ہزاروں بندگان خدا نے بیعت کر کے راہ سلوک طے کی مزار غازی پور میں زیارتگاہِ عام ہے۔

میاں ظہور شاہ صاحب وارثی وطن اناؤ تھا۔

میاں حاجی محمدؐ شاہ صاحب وارثی وطن ہمیر پور تھا۔ بڑے ذاکر و عابد شاغل شب بیدار صاحب مقام بزرگ تھے آپ کا سلسلہ رشد و ہدایت وسیع پیمانے پر تھا وصال فرما گئے۔

میاں ظہور شاہ صاحب وارثیؒ آپ نے سرکار کے دست حق پر اسلام قبول کیا۔ خرقہ فقر کے ساتھ دولت ایمان سے بھی مالا مال ہوئے۔

حضرت قبلہ و کعبہ بابائے طریقت میاں الف شاہ صاحب وارثیؒ گیاوی آپ نے محبت سرکار میں اپنے آبائی مذہب کو سرکار پر قربان کر دیا اور مسلمان ہو کر سرکار کے دست حق پرست پر بیعت کے ساتھ ہی دولت عرفان و خرقۂ فقر سے سرفراز فرما گئے صاحب تصدیق بزرگ تھے سرکار کی محبت میں محو و مخمور رہنے والے تھے۔ آستانہ سید عبد لاؔ د شاہ صاحب وارثیؒ کی جملہ خدمات باحسن

خوبی انجام دیتے رہے بڑے صاحب کمال بزرگ تھے پاکستان
دور ملک غلام محمد وارثی گورنر جنرل پاکستان کی دعوت پر پاکستان
میں دوبار تشریف لائے اور بندگان خدا کو فیض معرفت سے سرفراز
فرمایا۔

آپ کے ہزاروں مرید پاکستان و ہندوستان میں موجود ہیں مزار
رائی پور ضلع الہ آباد ہندوستان میں زیارتگاہ خاص و عام ہے۔

میاں قادر شاہ صاحب وارثیؒ

آپ بہرائچ میں مقیم اور اسی نواح میں آپ کا سلسلہ
بیعت جاری تھا صاحب تصرفات بزرگ تھے مزار بہرائچ میں
ہے۔

میاں ولی شاہ صاحب وارثیؒ۔ آپ مجسم اسم
بامسمیٰ تھے واقعی آپ کی ولایت میں کسی کو کلام نہیں تھا آپ
بحکم سرکار عالم پناہ وارث لاولیا امروہہ میں مقیم ہوئے اور
وصال ہوا۔

سید بے نظیر شاہ صاحب وارثیؒ

آپ مخدوم سید شاہ حسام الحق چشتی نظامی مانکپوری رحمتہ اللہ
کے پیرزادگان میں سے تھے مولانا فضل الرحمٰن صاحب گنج مرادآبادیؒ
سے علم دین حاصل کیا قابل و فاضل ہونے کے علاوہ آپ بلند معیار
نازک خیال شاعر خوش بیان بھی تھے آپ کا کلام علی گڑھ یونیورسٹی

کے کورس میں داخل تھا۔ حیدرآباد دکن میں مقیم تھے وہیں وصال ہوا۔
مولوی محمد شفیع دلہن شاہ وارثیؒ دہلوی۔ آپ عالم دین
واعظ خوش بیان تھے آپ کے وعظ میں لوگ خاموش و محو ہوکر
بیٹھتے تھے آپ سے سلسلہ عالیہ وارثیہ کی کافی ترقی ہوئی صاحب
سلسلہ رشد و ہدایت تھے وصال فرما گئے۔

میاں حضرت حسن شاہ صاحب وارثیؒ

آپ کا وطن کھیولی ضلع بارہ بنکی تھا آپ صاحب تصرفات
بزرگ تھے آپ نے سرکار عالم پناہ کے زمانہ میں ہی سلسلہ بیعت
ورشد و ہدایت جاری کر رکھا تھا۔
بے شمار طالبان حق آپ سے فیضیاب ہوئے مزار اٹیہ میں ہے۔

میاں چنگا شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا وطن الہ آباد تھا آپ
شش جہت تھے سرکار عالم پناہ وارث لاولیا کی نگاہ کرشمہ ساز نے
آپ کو صاحب معرفت بنایا احرام پوشی کے بعد جذبی حالت میں
گوالیار ریاست کی جانب چلے گئے وہاں ایک پہاڑی پر قیام فرمایا۔
صاحب سیف زبان قلندر صفت بزرگ تھے گوالیار کے لوگ آپ
کے تصرفات و خوارق عادات کے ذکر سناتے ہیں آپ ہمیشہ یہ صدا
لگاتے تھے۔

رحم تیرا ہر گھڑی درکار ہے
گر کرم کردے تو بیڑہ پار ہے

مزار ریاست گوالیار بند میں مرجع خاص و عام ہے۔

میاں پیرا شاہ صاحب وارثیؒ۔ آپ کا وطن دابے میں تھا۔ آپ نے مسلسل چھتیس ۳۶ سال روزے رکھے شب بیدار تھے آپ کی ذات سلسلہ میں مغتنم شمار کیجاتی تھی آپ نے تمام عمر ملامت کیشی میں گذاری مزار ضلع ہردوئی میں ہے۔

پنڈت رام سہائے شاہ صاحب وارثیؒ

آپنے محبت وارث میں اسلام قبول کیا تمام عمر سیاحت میں بسر کی

میاں حکیم احمد شاہ صاحب وارثیؒ۔ آپ خاندان اطبائے فتحپور میں تھے بعد احرام پوشی جذو کیف غالب ہوا۔ اور اسی حال میں وصال فرمایا۔

حضرت میاں سید محروق شاہ صاحب وارثیؒ

آپ سادات قصبہ نیورہ میں تھے بعد وصال سرکار وارث الاولیاء آستانہ عالیہ پر مقیم رہکر خدمات آستانہ عالیہ انجام دیتے رہے صاحب ذکر و شغل قائم اللیل بزرگ تھے مزار شاہ دولیچ دیوی شریف میں ہے۔

میاں امیر شاہ صاحب وارثیؒ کرنالی میاں بیدل شاہ وارثیؒ حیدر آبادی و احمد شاہ صاحب وارثیؒ ساحت میں وصال فرمایا۔

حضرت میاں حاجی سید مطلوب شاہ صاحب وارثیؒ پانی پتی

آپ پیرزادگان حضرت مخدوم جلال الدین کبیر الاولیاء رحمۃ اللہ کے خاندان سے تھے۔

آپ سرکار کے ملامت کیش فقراء میں تھے۔ عشق سرکار میں محو و مستغرق رہتے تھے عشاق میں شان یکتائی رکھتے تھے۔ متواضع۔ خلیق۔ حلیم الطبع۔ سلیم المزاج تھے سلسلہ رشد و ہدایت جابجا جاری تھا وصال پانی پت میں ہوا۔

حضرت قبلہ حاجی مستقیم شاہ صاحب وارثیؒ

آپ سرکار عالم پناہ وارث الاولیاء کی خدمت میں رہے بحکم سرکار اجمیر شریف میں مدار دروازہ پر مقیم ہوئے جمال وارث الاولیاء کو دیکھنے کے بعد آنکھیں بند کرلیں تو پھر کسی کو نہ دیکھا ۱۳۰ سال کی عمر تک کبھی زمین کو پیٹ نہیں لگائی بے شمار طالبین کو آپ سے دینی و دنیاوی فیوض و برکات حاصل ہوئے اسی گوشہ نشینی میں اجمیر شریف میں وصال ہوا آپنے اکسیر کھائی بھی اور بنائی بھی۔

حضرت قطب زمانہ قلندر وقت صاحبزادہ سیکلو بادشاہ میاں وارثی رحمۃ اللہ

آپ اجمیر شریف کے صاحبزادگان سلطان الہندؒ میں سے تھے۔ آپ قطب الوقت صاحب سیف زبان مجذوب مقلوب الحال صاحب کیف بزرگ تمام علاقہ راجپوتانہ آپ کی ولایت کا عام شہرہ تھا حضور غریب نواز خواجگانؒ دربار خصوصی میں ہمہ وقت آپ کی حاضری

ہوتی تھی اور امتیازی مقام حاصل تھا آپ برہنہ رہتے تھے اجمیر شریف میں وصال ہوا۔ مزار اقدس چلہ سید سالار غازی پر زیارتگاہ خاص و عام ہے۔

حضرت قبلہ سید صاحبزادہ حیدر علی شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ

آپ بھی صاحبزادگان آستانہ عالیہ غریب نواز رحمے تھے سرکار کی نظر پڑتے ہی ترک لباس کر دیا سرکار نے احرام عطا فرمایا بڑے ذاکر و شاغل تمام فقرا و مشائخین میں واجب الاحترام سمجھے جاتے تھے دربار وارث الاولیا آپ کی خاص اہمیت تھی اجمیر شریف میں وصال ہوا۔

میاں حاجی نصیر شاہ صاحب وارثی رح

آپ ریاست بھوپال متوکلانہ زندگی بسر فرماتے تھے وہیں وصال ہوا

میاں دین علی شاہ صاحب وارثی رح

حضور کے دست حق پرست اسلام قبول کیا۔ لکھنؤ میں قیام تھا۔

میاں سید علی شاہ صاحب وارثی رح

آپ سادات ضلع مونگیر میں تھے عنفوان شباب میں آپ کو سرکار سے احرام عطا ہوا مجذوبانہ کیف کسی طرف چلے گئے۔

حضرت قبلہ سید نامدار شاہ صاحب وارثی رح

آپ کا وطن مہتوا صوبہ بہار تھا۔ آپ زاہد۔ متقی پرہیزگار، عابد شب بیدار متواضع خلیق ملنسار بزرگ تھے سلسلہ رشد و ہدایت

کافی تھا آپ سے بکثرت گم کردہ راہ مستفیض ہوئے بہت اہل ہنود مشرف بالاسلام ہوئے سلسلہ عالیہ وارثیہ آپ قابل احترام سمجھے جاتے تھے اپنے وطن میں وصال فرمایا۔

میاں حاجی نواب نادار شاہ صاحب وارثیؒ

آپ نوابین اودھ میں تھے حکومت برطانیہ سے آپ کو شاہی طریق پر وثیقہ ملتا تھا آخر زمانہ میں دیوی شریف آگئے یہیں وصال ہوا۔

میاں خاک شاہ صاحب وارثیؒ

آپ بنگالی تھے بعد احرام پوشی سیاحت عرب وعراق میں وصال فرمایا

جناب قبلہ پنڈت مہادیو بخش شاہ صاحب وارثیؒ

آپ کا وطن بھاگلپور تھا اہل ہنود میں تھے سرکار دست حق پرست پر اسلام قبول کیا سرکار کے عاشق صادق تھے توحید پرستی آپ کا مسلک تھا اور تبلیغ توحید ہی زندگی تھی وصال فرما گئے۔

میاں حکیم عظمت علی شاہ صاحب وارثیؒ

آپ نہایت با فیض بزرگ تھے۔ سلسلہ بیعت وسیع پیمانے پر جاری تھا بابو پور میں وصال فرمایا۔

میاں مولوی گمنام شاہ صاحب وارثیؒ

آپ وطن نواح فتح پور ہسوا تھا بعد تکمیل علم ظاہری سرکار کے احرام عطا ہوا سیاحت میں وصال فرمایا۔

میاں نبی شاہ صاحب وارثیؒ۔ آپ ریاست جیپور کے باشندے

تھے عین عالم شباب میں احرام پوش ہوئے سلسلہ بیعت کا فی تھا سرکار سے آپ کو کمال درجہ محبت تھی ہزارہا بندگان خدا نے آپ سے ہدایت پائی وصال فرما گئے۔

میاں نور شاہ صاحب وارثیؒ

آپ کا وطن جالندھر پنجاب تھا لکھنؤ میں وصال ہوا۔

حضرت میاں کلی شاہ صاحب وارثی فرخ آبادی

آپ مجسمہ محبت تھے سرکار وارث لاولیا سے والہانہ محبت تھی اور خاص نسبت رکھتے تھے بہت حسین وخوبصورت تھے۔ خلیق متواضع پابند وضع درویش تھے صاحب سلسلہ رشد وہدایت تھے۔ مزار فرخ آباد زیارتگاہ خاص وعام ہے۔

میاں خاکسار شاہ صاحب وارثیؒ

وطن رائے پور تھا۔ جفاکش شب بیدار متوکل صابر درویش تھے۔ آستانہ عالیہ وارثیہ کی خدمات انجام دیتے رہے دیوی شریف میں وصال ہوا۔

میاں حاجی ذاکر شاہ صاحب وارثیؒ

نہایت خلیق متواضع حلیم الطبع بزرگ تھے مستقل طور پر دیوی شریف میں رہے شاہ اویسؒ میں مزار ہے۔

میاں سید حاجی غفور شاہ صاحب وارثی رحمانی

آپ کا وطن گیا تھا۔ نوعمری میں احرام پوش فقیر ہوئے۔ آپ سے معزز تعلیم یافتہ طبقے میں سلسلہ وارثیہ کی تبلیغ وتوسیع ہوئی باوجود

کم سنی فیوضات سرکار سے مستفید ہوئے۔

میاں احمد علیشاہ صاحب وارثیؒ ستاریہ

آپ فن موسیقی میں کمال مہارت رکھتے تھے سرکار میں مقبول تھے بعد احرام پوشی سفر بغداد شریف میں وصال ہوا۔

حضرت قبلہ میاں مسیح اللہ شاہ صاحب وارثیؒ

آپ بڑے متوکل قانع صابر و شاکر مجاہدہ کش فقیر تھے عیدگاہ بلرام پور ضلع گونڈھ میں شہر باہر فروکش تھے۔ آپ کے فیضان سے ہزاروں بندگان خدا نے فیض حاصل کیا۔ مزار بلرام پور میں ہے۔

میاں حق اللہ شاہ صاحب وارثیؒ

آپ بہت مشہور و معروف فقیر تھے۔ جوار علاپور میں آپکی خانقاہ تھی۔ آپ سے سلسلہ عالیہ وارثیہ کی بہت توسیع ہوئی۔ ہزاروں بندگان خدا نے راہ ہدایت پائی۔ مزار زیارتگاہ خاص و عام ہے۔

میاں صراط المستقیم شاہ صاحب وارثیؒ

آپ ملک عرب کے باشندے تھے۔ سرکار کے دست عطا پاش سے فرقہ احرام شریف سرفراز فرما گئے۔ مجسم صراط المستقیم تھے۔

میاں بغدادی صاحب وارثیؒ

ملک عرب سے آکر سرکار سے فرقہ احرام لیا۔ دور سیاحت وصال فرما گئے۔

میاں خاک شاہ وارثیؒ

سرکار کے نصف پوش فقیر تھے۔ صاحب سیف زبان مجذوب بزرگ تھے۔ موضع عجب گڑھ سلطان پور میں مزار ہے۔

میاں عبد الرزاق شاہ صاحب وارثیؒ

آپ ضلع بارہ بنکی باشندے تھے۔ سرکار کے حکم سے تمام عمر خاموش رہے۔

میاں بھیکا شاہ صاحب وارثیؒ

آپ صاحب جذب تھے۔ قیام بہرائچ میں تھا۔ وہیں وصال ہوا۔

میاں عزیز شاہ صاحب وارثیؒ

قصبہ ڈوائی ضلع بلند شہر میں قیام تھا۔ صاحب سلسلہ بزرگ تھے۔

میاں قاضی عبد الحی شاہ صاحب وارثیؒ

آپ صاحب جذب تصرفات بزرگ تھے۔ مکہ معظمہ میں وصال ہوا۔

میاں قبلہ بہادر شاہ صاحب وارثیؒ

آپ بحکم سرکار مدینہ منورہ میں مقیم تھے۔ وہی وصال ہوا۔

میاں رنگین شاہ صاحب وارثیؒ پنجابی

سرکار سے نصف تہمد اور لنگوٹ عطا ہوا سیاحت میں وصال ہوا۔

میاں چپ شاہ صاحب وارثیؒ

سرکار سے نصف تہمد

عطا ہوا تھا ہمیشہ چپ رہتے تھے اجمیر شریف میں وصال ہوا۔

میاں معصوم شاہ صاحب وارثی رح

آپ کا مزار کٹیا بابا رحیم شاہ پر ہے۔

احمد شاہ صاحب وارثی مزار پاکپٹن شریف میں ہے۔

مولانا عزیز شاہ صاحب وارثی رح مزار بانس بریلی میں ہے۔

میاں رزاق شاہ صاحب وارثی رح

آپ بانسہ شریف کے قریب کے باشندے تھے۔

میاں بجھتی شاہ صاحب وارثی آپ سرکار کی مدح میں بھجن کہتے تھے۔

میاں نسیم شاہ صاحب وارثی ذاکر و شاغل فقیر تھے ملاول میں مزار ہے۔

میاں دل جلے شاہ وارثی رح آہن پوش فقیر تھے۔

میاں محمد شاہ صاحب وارثی رح

وطن جونپور آپ کو سرکار سے نصف تہمد عطا ہوا تھا صاحب رشد و ہدایت اہل سلسلہ بزرگ تھے سرکار کے زمانے میں بیعت کا سلسلہ جاری کیا کلکتہ میں مزار ہے۔

میاں فقیر شاہ وارثی رح

میاں امیر بخش صاحب رح وارثی سقۂ آستانہ عالیہ کے والد بزرگوار تھے دیوی شریف میں وصال ہوا۔

میاں مدنی صاحب وارثیؒ

آپ کا وطن پاک مدینہ منورہ تھا نہایت صاحب کیف عشاق میں تھے بعد احرام پوشی اکبرآباد میں وصال ہوا۔

میاں مولوی بے ٹکٹ شاہ صاحب وارثیؒ

آپ کا وطن گورکھپور تھا صاحب جذب وکیف بزرگ تھے سیف زبان روشن ضمیر ہر وقت مستغرق رہتے تھے۔

میاں مولوی غلام علی شاہ صاحب وارثیؒ

عالم دین آزاد مشرب قلندر صفت صاحب سلسلہ رشد و ہدایت اہل دل عاشق سرکار صاحب تصرفات بزرگ تھے بہت رنگین مزاج تھے۔

حضرت قبلہ سید صدرالدین شاہ صاحب وارثیؒ

آپ کا وطن افغانستان تھا فیضان وارثی نے یہ کرشمہ دکھایا کہ پہلے آپ جذب ہوئے پھر شاہ ولایت ضلع گونڈھ مقرر ہوئے۔ اکابرین کاملین میں آپ کا شمار ہے بے شمار مخلوق نے آپ سے فیض حاصل کیا مزار اقدس گونڈھ کچہری میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

میاں موسیٰ شاہ صاحب وارثیؒ

آپ کو جس روز احرام عطا ہوا پھر نہیں اٹھے ہیں۔ بیٹھے رہے سنڈیلہ میں مزار ہے۔

میاں فقیر شاہ صاحب وارثی خیبر کے باشندے تھے بعد وصال سرکار عالم پناہ صدمہ مفارقت سرکار میں وصال فرمایا۔

میاں رسُول شاہ صاحب وارثیؒ

گرونانک کے بیدی پنتھ سے تھے وصال سرکار عالم پناہ سے دو روز قبل مشرف بالاسلام ہوکر فقیر ہوئے دیارِ مدینہ منورہ میں وصال فرمایا۔

میاں گم نام شاہ صاحب وارثی

وطن بہوانی گنج تھا کوٹی گنگوارہ میں قیام تھا۔

میاں غریب شاہ صاحب وارثی

وطن رسول آباد تمام عمر سیاحی میں بسر کی متوکل صابر و قانع فقیر تھے

میاں کریم شاہ صاحب وارثیؒ

وطن معلوم نہیں آپ متوکل مستورع درویش تھے۔ اکبر آباد میں وصال ہوا۔

میاں کلی شاہ صاحب وارثیؒ

آپ کا وطن جونپور تھا بعد احرام پوشی دیوی شریف قیام کیا۔

حضرت قبلہ سید میر محمد علی شاہ صاحب وارثیؒ دہلوی

آپ سادات نجیب الطرفین تھے سرکار عالم پناہ نے آپ کو بیعت فرمانے کے بعد احرام عطا فرمایا۔ آپ نے اسے تبرکاً رکھا تمام عمر شب بیداری زہد و تقویٰ و تجرد و تفرید میں بسر کی صاحب تصرفات سیف زبان بزرگ تھے۔ ہلکے پھلکے جملوں میں بڑے بڑے مسائل حل فرماتے تھے مختصر کلام جامعیت کے ساتھ مسائل حقیقت

کا آئینہ دار ہوتی تھی۔ آپ کا حلقۂ ارادتمندان بہت وسیع جب طالبین نے بیعت کی درخواست کی تو حضرت اوکھٹ شاہ صاحب وارثیؒ ہاتھ پر لوگوں کو بیعت کرا دیا ہمیشہ اپنے آپ کو گوشۂ نشینی میں مصروف رکھا آپ کے ہمعصر بزرگ

حضرت مولانا عبدالسلام نیازیؒ حضرت مولانا عبدالکریم شاہ صاحب یوسف شاہ تاجیؒ قبلہ پیرجی سید عبدالرشید صاحب صاحب سجادہ نشین قلندر صاحب رحمۃ اللہ حضرت بیدم شاہ صاحب وارثیؒ حضرت مسرور شاہ صاحب وارثیؒ صوفی اجمیریؒ حضرت سید محبت علی شاہ صاحب نظامی خواہرزادۂ محبوب الٰہیؒ قبلہ مولانا عبدالقادر صاحب نیازی مولانا محمد ایوب صاحب پانی پتی تھے۔

حضرت میر صاحب قبلہ کا رنگ سب سے اچھوتا تھا آپ کے مقابلہ پر کسی بزرگ کو کلام کرنے کی ہمت نہیں پڑتی تھی اور اس فقیر نے بچشم خود دیکھا ہے کہ میر صاحب قبلہ بحیثیت جبرئیل تھے گو کہ آپ دنیاوی لباس رہتے تھے لیکن آپ کی فقیری مسلم تھی آپ متوکل باوضع صابر متحمل مزاج مہمان نواز خلیق متواضع حلیم الطبع نفیس المزاج بزرگان دین کے اعراس میں پابندی سے حاضری آپ کا اصول تھا۔

میرے صاحب کی جسقدر تعریف کیجائے کم ہے۔

آپ عاشق مزاج صاحب ذوق سماع تھے۔

اللہ جمیلٌ ویحب الجمال کے عامل باعمل تھے۔ آپ کا وصال، دہلی میں ہوا۔ حضور سلطان المشائخ محبوب الٰہیؒ سرکار کے دربار میں آپ کا مزار ہے ظلِ محبوبی میں آرام فرما ہیں۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

حضرت قبلہ وکعبہ محمود شاہ صاحب وارثیؒ

وطن مراد آباد تھا۔ آپ سرکار عالم پناہ وارث الاولیاء کے دست حق پرست بیعت ہوئے اور خلعت احرام حضرت قبلہ ابوالحسن شاہ صاحب وارثیؒ اٹاوی سے آپ کو عطا ہوا۔ لطافت پسند نزاکت پرست تھے۔ ذاکر و شاغل شب زندہ دار تھے۔

(کیمیا وایمیا وسیمیا) کے علم کے مظہر اتم تھے۔ علوم تصوف پر کمال عبور تھا۔ باعمل فقیر تھے۔ بحر تجربہ وتفرید میں ضرب المثل تھے۔ اخلاق میں تو واضع میں سمندر تھے۔ وضعداری میں مثل خورشید وقمر تھے۔ فقیری میں شاہانہ انداز تھا۔ سرکاری احرام پوشوں کو آپ کا احترام کرتے دیکھا گیا۔ آپ اپنے زمانے کے آفتاب طریقت تھے آپ قبلہ ابوالحسن شاہ صاحب وارثیؒ کے آستانہ شریف کی تعمیر پر لاکھوں روپیہ صرف کئے بعد وصال شریف دربار عالیہ میں آرام فرمائے ابدی ہیں۔ آپ سے سلسلہ وارثیہ کی تمام ہند میں تبلیغ ہوئی آپ کے دست حق پرست پر بہت سی طوائفوں نے تائب ہوکر نکاح کر لیئے اور پردہ نشین ہوگئیں۔

فہرست احرام پوش مستورات جنکو سرکار سے خرقہ فقر اعطا ہوا

محترمہ مستقیم شاہ صاحب وارثیہ رح

* آپ صاحب کشف و کرامات تھیں۔ دربارِ وارثی میں تھیں۔ عین شباب میں سرکار نے احرام عطا فرمایا آپکو دربارِ وارثیہ میں آپ کو خاص رسوخ و قرب حاصل تھا۔

آپ کا مزار تحصیل فتحپور مرجع خاص و عام ہے۔

* محترمہ احمد شاہ صاحبہ وارثیہ رح شکوہ آبادی

* محترمہ بی بی اللہ والی شاہ صاحبہ وارثیہ اجمیر شریف۔ آپ سرکار عالم پناہ کی احرام پوش فقیر تھیں آپ کے صاحب تصرفات ہوئے تمام اجمیر شریف شہرت تھی۔ بعد وصال صحن مزار احاطۂ چار یار دربار غریب نواز رح میں ابدی آرام گاہ ہے۔

* محترمہ پانچی شاہ صاحبہ رح وارثیہ مجذوبہ با فیض فقیر تھیں لکھنؤ میں مزار ہے۔

* محترمہ نتّی بی بی شاہ صاحبہ وارثیہ رح خواجگان اعظم گڈھ کے خاندان سے تھیں ہمیشہ عجود مستغرق رہتی تھیں۔

* محترمہ احمد شاہ صاحبہ وارثیہ رح ضلع پٹنہ

* محترمہ حجن بی بی گمنام شاہ صاحبہ رح وارثیہ آپ جناب ماسٹر شمس الدین

شاہ صاحب وارثیؒ کی اہلیہ تھیں شب بیدار عابدہ آستانہ خواجہ صدر الدین شاہ صاحب وارثیؒ پہ قیام تھا وہیں وصال ہوا۔

★ محترمہ گلزار شاہ صاحبہ وارثیہؒ قیام نانپارہ میں تھا۔

★ محترمہ احمد شاہ صاحبہ وارثیہؒ صائم الدھر تھیں۔

★ محترمہ احمد شاہ صاحبہ وارثیہؒ نواح بارہ بنکی میں مقیم تھیں۔

★ محترمہ حجن بگڑے دِل شاہ صاحبہؒ وارثی محمد آباد میں وصال ہوا۔

★ محترمہ صادق شاہ صاحبہؒ وارثیہ آستانہ صدر الدین شاہ صاحب وارثیؒ میں قیام تھا وہیں وصال ہوا۔

★ محترمہ سیدانی احمد شاہ صاحب وارثیہ آپ سید عبدالآد شاہ صاحب وارثیؒ کی اہلیہ تھیں۔

★ محترمہ حجن محمود شاہ صاحبہ وارثیہؒ

★ محترمہ مقبولاً شاہ صاحبہ وارثیہؒ آپ کا وطن دیوی شریف ہے سرکار نے آپ کو بیٹا کہہ کر تخاطب فرمایا تو آپ کے داڑھی اور مونچھیں نکل آئیں۔ قانع صابر متوکل کامل فقیر تھیں۔ مجاہدہ کش تھیں دیوی شریف میں وصال ہوا۔

★ محترمہ رحیم شاہ صاحبہ وارثیہؒ کچھ حال معلوم نہ ہو سکا۔

★ محترمہ بدمضا شاہ صاحبہ وارثیہ مجذوب سبک زبان بزرگ تھیں سرکار کی خدمت گذاری کا شرف بھی حاصل تھا سیاحت عرب میں وصال فرما گئیں۔

Scanned with CamScanner

★ محترمہ جمن شاہ صاحبہ وارثیہؒ آپ بحکم سرکار تیس سال مسلسل ایک ہی جگہ مقیم رہیں بہنگام سیاحت علیگڈھ میں وصال ہوا۔

★ محترمہ سکینہ شاہ صاحبہ وارثیہؒ آپ گلاب شاہ صاحب وارثیؒ اکبرآبادی کی دختر تھیں، مزار آپکا پچکوئیاں آگرے میں ہے۔

★ محترمہ نصیبن شاہ صاحبہ وارثیہ آپ ہمیشہ تین دن کے بعد غذا تناول فرماتی تھیں۔

یہ مختصر فہرست درج ہے ورنہ اور بھی بہت مستورات فقیر ہیں جنہوں نے تمام زندگی عبادت و ریاضت و تقویٰ میں بسر کی۔

خسروا در عشق بازی کم ز ہندوزن مباش
کاں برائے مردہ سوزد زندہ جان خویش را

آجکل فقرا وارثی ان سے سبق حاصل کریں یہ عبرت اور درس کا مقام ہے۔

فقرا کو سوچنا چاہیئے کہ منزل عشق کیا ہے اور ہمیں کس قدر ثابت قدم رہنا ہے۔

بوالہوس پاؤں نہ رکھنا کبھی اس راہ کے بیچ
منزلِ عشق ہے یہ رہگزرِ عام نہیں

فہرست فقرا سدا سہاگ

جو حضور وارث الاولیا کے حلقہ بگوش غلامی تھے۔

میاں فقیر یار شاہ صاحب وارثیؒ سدا سہاگ سیاح تھے۔

میاں فقیر طالب شاہ صاحب وارثیؒ سدا سہاگ سیاح تھے۔

میاں فقیر جھاڑو شاہ صاحب وارثیؒ مجذوب سالک مقیم لہالی سیف زبان بزرگ تھے۔

میاں فقیر رحم علی شاہ صاحب وارثیؒ سدا سہاگ ملیح آباد

میاں فقیر مسکین شاہ صاحب وارثیؒ سدا سہاگ۔

فہرست فقراءِ جنّہ

مندرجہ ذیل فہرست اسماء مستند اکابرین سلسلہ وارثیہ کی تحقیق و مشاہدہ کے بعد درج ذیل ہیں۔

میاں ذوالفقار علی شاہ صاحب وارثی مسجد ذوالفقار علیؓ دیوی شریف۔

میاں سید زین العابدین شاہ صاحب وارثی الحنفی مقیم مسجد دیوی شریف۔

میاں جعفر حسین شاہ صاحب وارثی مقیم دیوی شریف۔

Scanned with CamScanner

میاں کلو بادشاہ صاحب وارثی مقیم آستانہ شریف دیوی شریف
میاں نیلم شاہ صاحب وارثی مقیم لکھنؤ۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ گروہ وارثی ایک نیسان لامتناہی ہے اور میدان غیر محدود ہے جہاں یہ پتہ چلنا قطعی ناممکن ہے کہ اس میدان میں کس کس قسم کے ذخائر اور خزینہ محفوظ ہیں۔ جہاں دیکھیے وہاں پرستاران وارث لاولیاء کو پائیں گے۔

السعیٔ منّی ولا تمام من اللہ

تحریر نمود عنبر علی شاہ وارثی اجمیری

سوئے ما بنگر علیؒ ہجویر داتا گنج بخشؒ
از طفیلِ خواجہ اجمیر داتا گنج بخشؒ
بندۂ مسکین عنبر گوہر مقصود یافت
بارگاہ تست دارالخیر داتا گنج بخشؒ

مُہاجرین دیوی شریف

یہ وہ جاں نثاران تارکینِ وطن ہیں جو اپنے آبائی وطن چھوڑ کر دیوی شریف میں آکر آباد ہو گئے۔

حضرت قبلہ حافظ پیاری شاہ صاحب وارثی رح حضرت توکل شاہ صاحب جونپوری۔ مہاجر میاں شاہ شاکر شاہ صاحب وارثی اٹاوہ۔ مہاجر مولوی فضل الرحمٰن صاحب وارثی بانکی پوری۔ مہاجر نواب نامدار شاہ صاحب وارثی لکھنؤ مہاجر حافظ احمد شاہ وارثی آگرہ۔ مہاجر مسٹر ٹامسن وارثیہ افریقہ۔ مہاجر منشی امانت اللہ خاں صاحب وارثی پنشنر کوتوال مرزاپور مہاجر پنڈت دیندار شاہ صاحب وارثی اندور۔ مہاجر صوفی پیارے شاہ صاحب وارثی مہاجر سید محروق شاہ صاحب وارثی نیورہ۔ مہاجر مہاجر حاجی فیضو شاہ صاحب وارثی موضع کبرا۔ مہاجر حاجی نعمت اللہ شاہ صاحب وارثی۔ مہاجر بسم اللہ شاہ صاحب وارثی فروخ آباد مہاجر خاکسار شاہ صاحب وارثی رائے پور مہاجر حاجی چودھری ظہیر الدین صاحب وارثی سترک۔ مہاجر چودھری اطہر علی صاحب وارثی سترک۔

علاوہ ان کے اور بہت سے حضرات ہیں جو وطن ترک کر کے دیوی شریف میں مقیم ہو گئے۔

Scanned with CamScanner

نغمہ گویان دربار وارث الاولیاء دیوی شریف

قبلہ تراب علی شاہ صاحب وارثیؒ بہٹولی۔

قبلہ حاجی بخشش علی صاحب وارثی زمیندار گڈیہ

مندرجہ ذیل اسماء اُن خوش بخت حضرات کے ہیں کہ قبل وصال پاک جن کی جانب سے دو۔ دو۔ ماہ مہمانان آستانہ عالیہ وارثیہ کی دعوت کا اہتمام ہوتا تھا۔

جناب راجہ دوست محمد خانصاحب وارثی نہونہ۔

جناب راجہ اودت نرائن سنگھ صاحب وارثی ریاست رام نگر۔

جناب راجہ محمد شیر خاں صاحب وارثی ریاست رائے پور۔

جناب چودھری لطافت حسین خانصاحب تعلقدار۔ رامدانہ

جناب بادشاہ حسین خاں صاحب تعلقدار کبر۔

جناب حاجی عباس حسین خانصاحب وارثی تعلقدار بالوپور۔

فہرست

شعرائے دربارِ وارث الاولیاء دیوی شریف

مولانا شائق دریابادی ۔ جنگل شاہ وارثیؒ بڑا گاؤں ۔ قبلہ حافظ پیاری صاحب وارثی ۔ قبلہ بیدم وارثی اٹاوی ۔ مولانا تحیر وارثی گیاوی ۔ مولانا عقیل وارثی گیا ۔ مرزا شیدا وارثی لکھنؤ ۔

مولینا بینظیر شاہ وارثی + مولانا فصیحت وارثی بازیدپور + مولانا لطافت وارثی شیخوپوری + حافظ احمد نیمجان وارثی اکبرآبادی، استاد لسان الہند ریاض وارثی خیرآبادی + استاد مضطر وارثی خیرآبادی + حکیم برہم وارثی ایڈیٹر مشرق گورکھپور + استاد حکیم جگر بسوانی وارثی + مولانا اکبر وارثی میرٹھی + حقیر وارثی اکبرآبادی، فروغ وارثی شاہجہانپوری + محمود وارثی سترک + نعیم وارثی لالہ پوری + حیراں وارثی رامپوری + نور وارثی للاواں + مولانا اسحاق وارثی اٹاوہ + مفید وارثی اٹاوہ + نادم وارثی اٹاوہ + تراب وارثی بہٹوی + نواب وارثی گڈیہ + امین وارثی احمدپوری + گدا وارثی علیگڈھ + شاکر شاہ وارثی اٹاوہ + شاہ ابوالحسن وارثی اٹاوہ + مولینا افقر موہانی وارثی شاہ پوری +

امجد وارثی بابوپوری + افسو وارثی ٹکیٹ گنج + مخمور وارثی دیوی + روشن وارثی شاہجہان پور + حکیم منعم وارثی فتحپوری + غنی وارثی گیاوی -

خیال یار نے تو آتے ہی گم کر دیا مجھ کو
یہی ہے ابتدا تو انتہا اس کی کہاں تک ہے

بیدم وارثی

دربارِ وارث الاولیاء دیوی شریف میں تبرکات عظیمہ و آثار قدیمہ

(۱) غلاف کعبۃ اللہ شریف۔ (۲) غلاف زرین روضہ مبارک حضرت امیر حمزہ رضؓ (۳) سنگ مبارک روضۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالین مزار مبارک ایک طاق میں نصب ہے۔ اور زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

درخت پاکھر شریف جس کے سایہ میں سرکار عالم پناہ امام الاولیا وارث عالم نواز نور اللہ ضریحہ استراحت فرمائی جو اب بھی گوشہ شمال بر بالین مزار اقدس سرسبز شاداب ہے۔

چاہ متصل زینہ شرقی قدیم دولت سرا کے دروازہ پر تھا اور جس کا پانی کھارا تھا سرکار نے نوش فرما کر اپنا بچا ہوا پانی کنوئیں میں گروایا تو پانی بہت شیریں اور لذیذ ہو گیا۔

پھاٹک باب عالی ہر سہ دروازہ ہائے چوبی جو ایوان عالی میں نصب تھے اور اب امام باڑے میں لگے ہیں۔

پالکی سرکار عالم پناہ۔ عصائے مبارک حضور وارث لاولیا۔ دندان مبارک۔ احرام شریف وارث لاولیا۔ فرو مبارک استعمالی وارث لاولیاء

دربار وارث الاولیاء کے سرکاری

قوالان

میاں بخش مرحوم میر قوالان دربار دیوی شریف
میاں عبداللہ وارثی مرحوم بڑا گاؤں اور اب غلام حضرت
حسنو۔ غلام رزاق صاحبان ہیں۔
خادم علی مرحوم سترک میاں صفدر مرحوم گڈیہ
ان حضرات کے بعد ان کی آل اور اولاد جملہ حقوقِ میراث
آستانہ شریف سے مستفید مستفیض ہو رہے ہیں۔

فہرست پرچگان دربار وارث لاولیاء

بسی[1] - پیر بخش[2] حاجی[3] مخدوم[4] - حجام
فقیرے[1] امیر[2] بیچو[3] بہشتی
نبی بخش[1] محمد علی[2] خوشبو ساز
اوسیری[1] مالی
دوبرے[1] دھوبی
بختاور[1] بدلو[2] خاکروب

ہر پرچے کی قدامت
اس کے نمبر سے
واضح ہے
ان حضرات کی آل
اولاد جملہ حقوق
آستانہ شریف
مستفید مستفیض ہو
رہے ہی۔

وارث لاولیاء سرکار عالم پناہ اعلیٰ مقامہٗ کا ارشاد گرامی ہر وارثی کیلئے قابل عمل ہے

فرمایا!

سنا سنا ہیں منزل عشق رکھتا ہوں ہماری منزل عشق ہے
عشق ہیں جانشینی وخلافت نہیں جو ہم سے محبت کرے
ہمارا ہے خاکروب ہو یا چمار
جو دعویٰ سجادہ نشینی وخلافت کرے وہ طاطل ہے۔

اس ارشاد پاک کے تحت جو حضرات داخل سلسلہ ہوتے ہیں خواہ کسی احرام پوش فقیر سے ہوں یا آستانہ شریف پر جاکر داخل سلسلہ ہوں سب سرکار عالم پناہ وارث لاولیاء کے مرید ہیں۔ اگر کوئی اپنا مرید کرتا ہے تو وہ مردود ہے۔ اگر کوئی شخص سرکار کے علاوہ دوسرے کے مرید سمجھے تو مردود ہے۔ ہاں احرام پوش فقرا کی تعظیم وتکریم وخدمت سب پر فرض ہے۔

آستانہ عالیہ وارث الاولیاء دیوہ شریف ضلع بارہ بنکی یوپی ہند

ہندوستان میں جس قدر اولیاء اللہ کی خانقاہیں اور عالی شان مقابر ہیں انکی تعمیر عام طور پر شاہان وقت اور صاحبان تمول واقتدار کی

خدمات و نذر و کوشش سے تکمیل ہوئیں ہیں۔

لیکن "آستانہ وارث الاولیاء" ہی ایک ایسا آستانہ ہے جو باوجود اس درجہ طویل و عریض و پختہ ہونے کے حسن و خوبی میں بے مثال ہونے کے صرف غلامانِ وارث لاولیاء ہی کی ہمت و سعی کا قابل فخر نمونہ ہے۔

وارث لاولیا ان حضرات کو دو جہاں کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے اور فضل الٰہی ان پر رحمتیں نچھاور کرے آمین۔

جن انتھک کوششوں سے روضۂ اقدس کی تعمیر مکمل ہوئی حق تو ہے کہ جیسے صاحب آستانہ کی شان تمام عالم میں سب سے نرالی ہے اس طرح آستانہ عالیہ بھی ہندو پاک میں آپ اپنی نظیر ہے

روضہ اقدس میں جن خوش نصیب حضرات نے حصہ لیا اور نمایاں طور پر خدمات کیں ان کے اسماء گرامی

(۱) جناب شیخ عنایت اللہ وارثی تعلقدار سید پور۔

(۲) نائب ریاست محمود آباد منتظم تعمیر۔

(۳) حاجی مولوی فخر الدین صاحب وارثی رئیس اعظم دیوی شریف خزانچی۔

مولوی شیخ محمود احمد صاحب وارثی مینجر آستانہ شریف۔

وسجادہ نشین حضرت شاہ ولایت دیوی شریف۔

قاضی بخشش علی صاحب وارثی رح قصبہ گو دربار وارث الاولیا نگران تعمیر۔

شیخ ممتاز علی صاحب وارثی رئیس دیوی شریف محرر۔

منشی شبرات علی صاحب وارثی متوطن دیوی شریف۔

آجکل میاں شیخ انی احمد صاحب وارثی منیجر آستانہ شریف وارث الاولیاء لائق تحسین ہیں کہ آپ کی جد و جہد اور محنت و کوشش سے آستانہ شریف کے چاروں طرف پختہ حجرے تعمیر ہو گئے و نیز باب شیدا رح کی تعمیر ہوئی نظم و ضبط آستانہ بہت معقول طریقہ پر قائم ہے آپ ہی کی کوشش کا نتیجہ ہے کہ آستانہ پر بجلی کا انتظام بھی ہو گیا و نیز عرس کارتک کی تقریبات ایک دن کا مزید اضافہ ہو گیا۔ سرکار وارث الاولیاء کا آپ پر کرم خاص رہے اور آپ کو عمر خضر نصیب ہو کہ آپ خدمات آستانہ عالیہ اسی طرح کرتے رہے۔

اللہ تعالےٰ آپ کو ہر آفت و بلا سے محفوظ رکھے آپ بہت پاک طینت نیک سیرت خلیق متحمل مزاج حلیم الطبع سلیم الفطرت ہیں۔ مہمانان آستانہ کی رہائش کے لیئے ہر قسم کی سہولت مہیا کرنے میں ہیں۔ با اصول بلند ہمت حوصلہ مند ہیں۔

الٰہی بخت تو بیدار باد

ترا دولت ہمیشہ یار باد

پاکستان میں وارثی فقرا

حضرات قبلہ وکعبہ سید الحمد للہ شاہ صاحب وارثی مدظلہٗ دہلوی آپ ڈاکٹر عبدالوہاب سبحان اللہ شاہ صاحب وارثی کے بڑے صاحبزادے ہیں جن کو شرف بیعت سرکار عالم سے حاصل تھا اور احرام سید محمد ابراہیمؒ شاہ صاحب وارثی عطا ہوا تھا۔ الحمد للہ شاہ صاحب وارثی قبلہ دور حاضر میں آپ اپنی مثال ہیں آپ ہمشبیہ سرکار وارث لاولیا ہیں آپ کو دیکھ کر فنا فی الشیخ کی منزلی کا پتہ ملتا ہے آپ سلطان الاذکار کے عامل ہے نہایت سادہ مزاج معصوم فطرت نیک سیرت پاک طینت عابد شب بیدار صائم الدھر باوضع متوکل صابر و شاکر تسلیم و رضا پر قائم گوشہ نشین کم سخن چہرہ اقدس نور سے منور۔ مقبول بارگاہ احدیت ہیں صاحب حال صاحب سوز و گداز سرکار سے کامل عشق رکھنے والے اپنے چھوٹوں پر شفقت فرماتے ہیں اول صاحب علم و فضل صلح کن فقیری کے اوصاف مجموعہ ہیں اس خادم کو حاضری کا شرف ہوتا ہے تو دل کو سکون نصیب ہوتا۔

آپ کے دو صاحبزادگاں۔ سید مظہر اللہ شاہ وارثی و سید عرفان اللہ شاہ وارثی اس فقیر سے نصف تہمد پوش ہیں یہ حضرات بھی بہت سادہ مزاج متواضع خلیق ملنسار نیک سیرت ہیں عشق سرکار

ہیں مخمور ہیں۔ سید شبیر حسین محبوب شاہ وارثی سہارنپور کے رہنے والے پہلے ٹھیکیدار تھے سرکار کی محبت میں الحمدللہ شاہ صاحب قبلہ سے احرام حاصل کیا بہت قابل ہیں۔ شعر گوئی میں کمال حاصل ہے۔ زیادہ تر سماعت کرتے ہیں۔

کامل شاہ وارثی انبالوی حضور اوگھٹ شاہ صاحب وارثیؒ بیعت ہیں۔ مصنف کتاب ہٰذا کے ہاتھوں خرقہ پوشی ہوئی سادہ لوح۔ سرکار کے عاشق پابند صوم وصلوۃ ہیں۔ نئی کراچی میں قیام ہے۔

میاں ساجد شاہ صاحب وارثی۔

میاں غالب شاہ صاحب وارثی سے خرقہ احرام ملا صاحب حال یکیف صاحب جذب فقیر ہیں آپ سے سلسلہ کی کافی تبلیغ ہوئی ناظم آباد کراچی میں قیام ہے۔

سرور شاہ وارثی آپ کا وطن [illegible] آباد دکن ہے مزید آپ حضرت خواجہ حسن نظامیؒ سے ہیں اور احرام [illegible] فقیر حضرت شاہ صاحب وارثی سے ملا ہے سیاح ہیں پاکیزہ خصلت [illegible] پابند صوم وصلوۃ ہیں کراچی قیام۔

میاں ریاض شاہ وارثی کانپوری۔ میاں گلزار شاہ صاحب وارثی دیوہ باشی کے فقیر ہیں سرکار کے عاشق ہیں ہر سال سرکار کا عرس کرتے ہیں۔ گولی مار کراچی میں قیام ہے۔

حاجی امیر شاہ وارثی حاجی مغفور شاہ صاحب وارثی مدنی

رحمۃ اللہ سے فقیر ہیں سیاح ہیں۔
عارف شاہ وارثی سبحان شاہ وارثی ٹنڈو آدم سے فقیر ہیں
صاحب علم و ادراک عاشق سرکار ہیں لیاقت آباد کراچی میں قیام
ہے۔
سید عادل شاہ صاحب وارثی حضور نامدار شاہ صاحب وارثی
کے فقیر ہیں۔ انتہائی سادہ مزاج خلیق مفکر المزاج فقیر کراچی میں قیام ہے۔
چھٹن شاہ وارثی سید اعجاز حسین شاہ وارثی کے فقیر ہیں قیام
کھوکھرا پار کالونی میں ہے۔
قاضی امانت شاہ وارثی آزاد رند مشرب فقیر ہیں کراچی۔
نسبت شاہ وارثی یہ بھی رندانہ مزاج فقیر ہیں آزاد سیاح ہیں۔
نور حسین شاہ وارثی پابند صوم وصلوۃ با وضع عاشق سرکار فقیر ہیں
عاشق شاہ وارثی جلندھری آزاد مشرب قلندر صفت فقیر ہیں۔
کراچی میں قیام ہے احرام بدست مصنف کتاب ہذا حاصل ہوا
عزیزم امام علی شاہ وارثی کراچی نصف تہمد بدست مصنف کتاب
ہذا سے ہر دو کی ضلع وطن ہے میرے سادہ مزاج خدمت گار پابند
نماز و درود وظائف ہیں۔
محمد حنیف کرامت شاہ وارثی سلطانپوری ان کو نصف تہمد بدست
مصنف ہذا ملا ہے بہت سادہ طبیعت سرکار کے نام کے عاشق
تن من دھن سے قربان ہیں انکو بس کے تصادم سرکار نے اپنے

دست مبارک سے بچایا انہوں نے سرکار کو آنکھیں کھلے ہوئے دیکھے کراچی لانڈھی نمبر ۳ میں قیام ہے سرکار کی زندہ کرامت ہیں۔

میاں ڈاکٹر محمود شاہ صاحب وارثی فیروزہ آباد آپ سرکار وارث لاولیاء کے دست حق پرست بیعت ہیں اور فقیر مصنف کتاب ہذا سے نصف تہمد حاصل کیا نئی کراچی میں مقیم ہیں۔

میاں فضل شاہ وارثی نصف تہمد پوش سرکار کی محبت میں ثابت قدم ہیں نئی کراچی میں ہر سال سرکار کا عرس کرتے ہیں۔

محمد ارشاد عظمت شاہ وارثی یہ حضور حیرت شاہ صاحب وارثیؒ کے صاحبزادہ ہیں بروز سوئم حیرت شاہ صاحب وارثی ان کو نصف تہمد دیا گیا۔

میاں سید رفاقت شاہ صاحب وارثی حضور میاں حیرت شاہ صاحب وارثیؒ نصف تہمد پوش ہیں صاحب درد اور اہل عشق و محبت متحمل مزاج۔ صلح کن اپنے پیر سے کامل محبت رکھنے والے ہیں کورنگی کراچی قیام ہے۔

میاں جیالے شاہ صاحب وارثی آپ حضور حیرت شاہ صاحب وارثیؒ کے خادم خاص ہیں صاحب وجذب فقیر آزاد طبع رند مشرب ہیں۔ بڑے پرخلوص صاحب درد و سوز ہیں۔

رحمت شاہ وارثی حضور حیرت شاہ صاحب وارثیؒ کے ام

پوش فقیر ہیں سیاح ہیں۔

حضرت مولینا قاری سید عبد المالک صاحب قادری محب اللہ شاہ وارثی آپ عالم دین۔ نیک سیرت پاک طینت واعظ خوش بیان اولیاء اللہ کے عاشق ذاکر و شاغل پابند شرع ہیں آپ صاحب صال فقیر ہیں حضرت سخی سلطان منکھ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ خدمات استانہ باحسن الوجوہ انجام دیتے۔ روزانہ منگر کرتے ہیں۔

اس حقیر فقیر سے آپ کو نصف تہمد حاصل ہے۔

اللہ آپ کے مراتب بلند و بالا فرمائے۔ آپ کے جذبہ عشق میں ترقی عطا فرمائے۔

سید سخاوت حسین غوث علیشاہ وارثی آپ گوالیار کے رہنے والے اس حقیر فقیر سے نصف تہمد حاصل ہے صاحب عشق سادہ مزاج اہل دِل سرکار نام پر سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں کراچی لانڈھی قیام ہے۔

قاضی سید حیدر حسین نامدار شاہ وارثی دہلوی نصف تہمد بدست فقیر مصنف کتاب ہذا آپ بہت صابر و شاکر پابند صوم وصلوۃ ہیں لانڈھی قیام ہے۔

میاں سید حسن شاہ وارثی نصف تہمد پوش بدست مصنف کتاب ہذا۔ آپ بڑے زندہ دل صاحب سوز و گداز عاشق وارث پاک ہیں ہر غم سے آزاد مکیف صاحب حال فقیر ہیں ملیر کالونی

میں مقیم ہیں۔

میاں اقبال شاہ وارثی کانپوری آپ آزاد طبع لاابالی مزاج ہیں سرکار سے خاصی محبت ہے ہر سال بڑے خلوص و محبت سے سرکار کا عرس کرتے ہیں سنگر۔ محفل و سماع کا انتظام بہت شان سے کرتے ہیں۔ مصنف کتاب ہذا سے نصف تہمد حاصل کیا ہے۔ ملیر کالونی میں قیام۔

حافظ عزیز عارف اللہ شاہ وارثی فقیر سے نصف تہمد ہے۔ عاشق رسولؐ پابند شرع عابد و ذاکر ہیں کراچی میں قیام ہے۔

عاشق شاہ وارثی بدست فقیر مصنف کتاب ہذا نصف تہمد پوش ہیں۔

حضرت بابا محبت شاہ صاحب وارثی کے آستانہ پر خدمت کرتے ہیں محبت نگر میں مقیم ہیں۔

امین الدین خان نظام شاہ وارثی یہ بھی فقیر سے نصف تہمد پوش ہیں۔ سرکار کی محبت میں مگن ہیں قلندر صفت آزاد مرد ہیں۔ پولیس کی نوکری ترک کر کے گوشہ نشین ہیں کراچی۔

اصغر حسین محبوب شاہ وارثی فقیر سے نصف پوش ہیں سرکار کی محبت اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ کراچی۔

میاں ابرار شاہ وارثی آپ بھی فقیر کے نصف پوتہمد پوش ہیں بہت زندہ دل فقیر ہیں سرکار کی محبت میں سرشار ہیں۔ ہر دم

ہر وقت سرکار کا نام وِرد زبان ہے سرکار کا عرس بہت دھوم دھام سے کرتے ہیں۔ اپنے ہاتھ سے تمام سال کما کر سب خرچ کر دیتے ہیں کورنگی میں قیام ہے۔

صادق شاہ وارثی آپ کا وطن گوالیار ہے۔ فقیر کے ہاتھوں نصف تہبند پوش ہیں۔ بہت سادہ مزاج سرکار کی محبت سے دل معمور ہے۔ فرمانبرداری خدمت کے جذبہ بھرپور ہے ادب میں مجسم ادب ہیں۔ کراچی قیام ہے۔ ہر سال سرکار کا عرس کرتے ہیں۔

میاں یٰسین شاہ صاحب وارثی حافظ پیاری شاہ صاحب سے بیعت آستانہ سرکار وارث الاولیا پر جاکر احرام حاصل کیا حیدر آباد میں قیام ہے۔

میاں سبحان شاہ صاحب وارثی :۔ حضور اوگھٹ شاہ صاحب وارثیؒ کے ذریعہ داخل سلسلہ ہوئے اور خرابا تی شاہ صاحب سے احرام ملا بڑے متوکل قانع۔ صابر و شاکر فقیر ہیں ٹنڈو آدم میں مقیم ہیں۔

مقبول شاہ وارثی انوار شاہ وارثیؒ صاحب احرام بر مزار رفیق شاہ صاحب وارثیؒ سکھر میں قیام ہے۔

کفایت شاہ وارثی سلیم شاہ صاحب وارثیؒ گوندھوی سے احرام ہے سکھر میں مقیم ہیں۔

محترم حکیم سراج شاہ صاحب وارثیؒ آپ دیوی شریف کے

باشندے ہیں سرکار عالم پناہ کے مرید ہیں دیوبی شریف آستانہ عالیہ سے احرام حاصل کیا۔ پاکیزہ خصلت نیک سیرت باوضع خلیق بزرگ ہیں کوئٹہ میں مقیم ہیں۔

ایا وارث کلو میاں ابن حضور بیدم شاہ صاحب وارثی۔ پاک طینت نیک سیرت خوش اخلاق متواضع حلیم الطبع منکسر المزاج ہیں نصف تہمد باندھتے ہیں لاہور میں قیام ہے۔

بیدار شاہ وارثی حضرت قبلہ محبت شاہ صاحب وارثی پنجابی کے دست گرفتہ حضور قبلہ عالم خواجہ مقصود شاہ صاحب وارثی کے فقیر ہیں صاحب حال اہل درد لاہور میں مقام ہے۔

میاں انور شاہ وارثی انوار النسری۔ حضور قبلہ و کعبہ گوٹ شاہ صاحب وارثی مستند فقیر ہیں سادہ مزاج خوش اخلاق فقیر ہیں آپ سے سلسلہ عالیہ کی کافی تشہیر کتاب کی طباعت کے دوران آپ کا

محمد علی ذیشان شاہ وارثی نوعمر صاحبزادے ہیں حضرت قبلہ و کعبہ فقیر حیرت شاہ صاحب وارثی منظور نظر ہیں اور حضور سے ہی دست گرفتہ ہیں۔ معشوقی صورت ہیں سرکار وارث الاولیا سے والہانہ محبت ہے۔ ہر سال سرکار کا عرس کرتے ہیں اپنی جان و مال سب سرکار ہی کی جانتے ہیں۔ فقیر نے ان کو نصف تہمد معہ اجازت بیعت دیا ہے۔

بڑی خوبیوں کے انسان ہیں لاہور کرشن نگر بیرن روڈ پر قیام ہے۔

فرید شاہ وارثی فقیر سے نصف تہمد پوش ہیں ہر سال سرکار کا
عرس کرتے ہیں لاہور میں قیام ہے۔
عزیز شاہ وارثی نصف تہمد پوش بذریعہ فقیر۔ لاہور میں قیام ہے۔
میاں علی حسین جمال شاہ وارثی نصف تہمد پوش فقیر ہیں سرکار
کی محبت اپنا ایمان سمجھتے ہیں ہر وقت سرکار کی یاد میں محو ہیں
گوجرانوالہ میں قیام ہے۔
محمد حسین اعظم شاہ وارثی حضور قبلہ حیرت شاہ صاحب
وارثیؒ کے دست گرفتہ اور نصف تہمد مزار قبلہ پر بذریعہ فقیر
باندھا گیا۔ گوجرانوالہ میں قیام ہے۔
میاں سید ابرار شاہ وارثی :۔ بدست فقیر قبلہ حیرت
شاہ صاحب وارثی فقیر ہوئے جڑانوالا میں قیام۔
میاں دیدار شاہ صاحب وارثی۔ آپ مولوی قاری ہیں
میاں محبت شاہ صاحب پنجابیؒ کے دست گرفتہ اور حضور پرنور
قبلہ عالم خواجہ مقصود شاہ صاحب وارثیؒ کے فقیر ہیں پابند شرع
صاحب ذکر و شغل درس قرآن آپ نے قائم کیا ہوا ہے بچوں
کو تجوید القرآن کی تعلیم آپ کا ذوق ہے۔ آپ مبلغ اسلام
ہیں سرکار کی محبت اپنا ایمان جانتے ہیں باخلاق متواضع سادہ
لوح پاک سیرت نیک طینت فقیر ہیں۔ لائل پور میں قیام ہے۔
میاں شفقت شاہ وارثی نعت خواں عاشق وارث الاولیا

حضور محبت شاہ صاحب وارثیؒ پنجابی سے دست گرفتہ اور حضور قبلہ حیرت شاہ صاحب وارثی نصف تہبند پوش ہیں۔ لائل پور میں قیام ہے۔

میاں محمد شاہ صاحب وارثی حضور قبلہ عالم خواجہ مقصود شاہ صاحب وارثیؒ کے فقیر ہیں بہت سادہ مزاج پابند صوم و صلوٰۃ۔ تحصیل سمندری لائل پور میں قیام ہے۔

میاں سلامت شاہ صاحب وارثی بدست مقصود شاہ صاحب وارثیؒ احرام عطا ہوا لائل پور میں قیام ہے۔

میاں رحیم شاہ صاحب وارثی گوجرانوالہ صابر و شاکر فقیر ہیں متوکلانہ زندگی بسر کرتے ہیں ایک مسجد کے حجرے میں قیام احرام بدست فقیر حیرت شاہ صاحبؒ وارثی عطا ہوا۔

میاں عبداللہ شاہ وارثی آپ بابا فیضو شاہ صاحب وارثیؒ خادم سرکار کے فقیر ہیں ہر رنگ مولا ہیں آجکل مظفر آباد آزاد کشمیر میں ہیں۔ میں نے ۱۹۶۹ء سے پہلے اجمیر شریف میں ملاقاتیں کی ہیں اب مدتوں سے نہیں دیکھا ہے بڑے دلچسپ فقیر ہیں۔

میاں حکیم زاہد حسین مقصود شاہ وارثی سنگھوئی ضلع جہلم آپ سرکار کی محبت سے مخمور ہیں آپ نے اس علاقہ میں سرکار کے مسلک و مشرب کی بہت تبلیغ کی ہے آپ قاضی اکمل شاہ صاحب وارثیؒ کے بھتیجے ہیں ہر اک کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

غریبوں کی خدمت کرتے ہیں پابند شرع ہیں فقیر کے ہاتھوں بیعت تہد حاصل ہے متواضع مہمان نواز صاحب علم مقرر صاحب شعور و فہم ہیں۔

میاں بشارت شاہ وارثی :-

حضور قاضی غلام محی الدین قادری رحمتہ اللہ علیہ کے اولاد ہیں صاحب علم شریعت پابند صوم و صلوٰۃ متوکل صابر متحمل مزاج صاحبزادے ہیں فقیر کے ہاتھوں بموقعہ عرس قاضی محمد شاہ صاحب وارثیؒ احرام پوش ہوئے بڑی مستعدی سے اپنے مسلک کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ موضع دھوک قاضیؒ علاقہ تخت بڑی راولپنڈی میں قیام ہے۔

فقیر عزت شاہ میاں وارثی

آپ حضرت قبلہ و کعبہ فقیر حیرت شاہ صاحب وارثی رحمتہ اللہ علیہ کے فقیر ہیں۔ حضرت فقیر خواجہ اکمل شاہ صاحب وارثی رحمتہ اللہ علیہ کے منتظم ہیں بڑے صاحب دل عاشق وارث پاک فقیر ہیں سب سے بڑی قربانی یہ ہے کہ آپ نے اپنی منکوحہ اہلیہ جن کی رخصت ہوتی جاتی تھی احرام پوشی کے بعد ترک دنیا میں ثابت قدم رہکر انکو طلاق دیدی تفرید و تجرید میں آپ اپنی مثال ہیں متواضع خلیق سخاوت میں یکتا مزاج میں شاہانہ انداز بے نیاز کائنات۔ کسی دکھ اور درد کا اظہار کرنا بھی جائز نہیں سمجھتے ہیں ہر تکلیف بڑے تحمل سے

برداشت کرتے ہیں پابند وضع ہیں ثابت قدم ہیں۔ صبر کی چٹان اور رضا کا پہاڑ ہیں آپ کی جدوجہد اور کوشش سے چھپر شریف کا آستانہ مکمل ہوا آپ نے ہزاروں روپیہ لگا کر آستانے کی تعمیر کی ہے اور ابھی باقی ہے۔

آپ کے حوصلے بہت بلند ہیں حالانکہ اس آستانہ کی شہرت کا سہرا حضرت خواجہ فقیر حیرت شاہ صاحب وارثیؒ کے سر ہیں اور تقریبات عرس کے قیام حضرت عبداللہ شاہ صاحب وارثیؒ خادم آستانہ چھپر شریف کی کوشش کا نتیجہ ہے لیکن بھائی عزت شاہ صاحب وارثی کی خدمات بیحد قابل ستائش لائق تحسین ہیں آپ ہر سال بہت شان سے عرس کرتے ہیں جس میں مہمانوں کے قیام وطعام کا معقول انتظام آپ ہی کا حصہ ہے تن تنہا اسقدر انتظام کرنا یہ صاحب آستانہ کی آپ نظر کرم کا نتیجہ ہے۔

فقیر کو ہر سال حضور حیرت شاہ وارثیؒ کی جانب سے چادر شریف پیش کرنے کا موقعہ حاصل ہوتا ہے چادر شریف کا جلوس قابل دید ہوتا ہے تمام فقراء کا اجتماع اور وارثیوں کے جذبۂ ایثار قابل داد ہوتا ہے اللہ تعالےٰ عزت شاہ صاحب وارثی کو دو جہاں کی عزت نصیب کرے اور آپ کو صحت و سلامتی عطا فرمائے تا یہ آستانہ ثانیٔ دیوی شریف ہو جائے۔

وما علینا الا البلاغ

فقیر عنبر علی شاہ وارثی اجمیری۔

اس فقیر کو سرکار وارث لاولیا کے کرم خاص سے ۱۹۴۷ء بروز عید الفطر قبل نماز عید سرکار عالم پناہ کے چادر پیش کرتے وقت پر حضور قبلہ عالم خواجہ مقصود شاہ صاحب وارثی رحزیب خانقاہ نشستگاہ عالیہ سرکار عالمپناہ میں پیش کر کے احرام عطا فرمایا اور اور ارشاد فرمایا سنا سنا عنبر شاہ جہاں جاؤ ہمیں ساتھ لیکر جانا اور اپنے آپ کو سرکار کا غلام جاننا یہی تمہارے لئے فلاح دارین کا باعث بس جانو۔

نسبتِ وارثِ کونین کے قرباں عنبر
اسی نسبت سے ہوا صاحبِ ایماں ہوں میں

خادم الفقرا عنبر

پاکستان میں وارثی خانقاہیں

اعلحضرت فقیر کامل حضور پرنور خواجہ قاضی اکمل شاہ صاحب وارثی رحمتہ اللہ علیہ موضع چھپر شریف تحصیل گوجر خاں ضلع راولپنڈی آپ سرکار عالم وارث لاولیاء کے عاشق صادق کامل و مکمل فقیر تھے پابند شرع ذاکر و شاغل۔ معصوم صفت تنہائی پسند مجسمۂ

تسلیم و رضا۔ پیکر صبر و شکر و رجا۔ صاحب حال مستغرق الی اللہ فنا فی اللہ بقا باللہ جیسا کہ آپ کے آستانہ شریف سے ظاہر ہے معلوم ہوتا ہے دلوی شریف پاکستان میں آگیا ہے آپ سر سے پا تک تصویر عشق تھے جسکی تفسیر اب آپکا آستانہ اقدس ہے جہاں حاضر ہونے سے تسکین قلب حاصل ہوتی ہے آپ کے آستانہ پر ہر وقت بارش انوار ہے۔

الا ان اولیاء اللہ لا خوفٌ علیہم ولا ہم یحزنون ۔

تمام رات محفل سماع صبح ۴ بجے قل شریف ۴ بجے غسل مزار شریف ہوتا ہے۔

اعلحضرت حضور پر نور سیدی مرشدی تاجدار طریقت مولانا تفضل حسین شاہ صاحب وارثی رح

آپ نجیب الطرفین خاندانی سید تھے سرکار عالم پناہ حضور وارث الاولیائے عالم نواز کے دست حق پرست پر بیعت ہوکر تمام عالم سے کنارہ کشی اختیار فرمائی عرصہ دراز تک جذب طاری رہا سلوک کے بعد آپ بڑے زاہد عابد شب زندہ دار صائم الدھر قائم اللیل متواضع بالاخلاق غریبوں یتیموں کی خدمت کرنے والے بیکسوں کی دستگیری کرنے والے لوگوں کو صراط المستقیم دکھانے والے علم حدیث و قرآن پڑھانے والے تبلیغ دین ہمہ تن مشغول فارغ وقت میں نوافل و اذکار کرنے والے۔ توکل فقر و استغنا

میں کمال حاصل تھا تمام عمر میں چالیس حج کئے سرکار میں سالانہ حاضری معمولات میں تھی۔

آپ سے بہت سی کرامات کا ظہور ہوا صاحب سیف زبان بزرگ تھے آپ کا آستانہ ماڈل کالونی کراچی میں زیارتگاہ خاص وعام ہے۔

سالانہ عرس ۲۹ رجب کو ہوتا ہے جس میں آپ سے وابستگان سلسلہ پنڈی وچکوال وغیرہ سے آتے ہیں۔

اس عرس کا انتظام جناب حاجی محمد حنیف صاحب وارثی مالک نیو انبالہ سویٹ میٹ کراچی

بہت خوش اسلوبی سے کرتے ہیں تمام رات محفل سماع صبح قل شریف ۴ بجے دن غسل مزار پاک ہوتا ہے۔

خانقاہِ وارثیہ

درگاہ بی بی آمنہ وارثیہ بالائے جونا دھوبی گھاٹ کراچی مزار میاں انوار شاہ وارثی۔ یہاں پر ہر سال ۱۱ رجب المرجب کو حضور غریب نواز کا عرس ہوتا ہے اور ۱۱ صفر المظفر کو سرکار وارث الاولیاء معہ خدائی رات ہوتا ہے۔

۱۷ رمضان مخدوم نصیر الدین چراغ دہلوی کا عرس یکم رمضان وارث الاولیا کی ولادت ۱۴ ربیع الاول خواجہ قطب صاحبؒ کا عرس ودیگر تقاریب ہوتی ہیں۔

Scanned with CamScanner

آستانہ عالیہ بابا محبت شاہ صاحب وارثیؒ
محبت نگر ملیر سٹی

آپ خاص سرکار وارث الاولیا نور اللہ ضریحہٗ کے بیعت تھے بعد غلامی وارث پاک سیاحت عرب کو چلے گئے واپسی پر چالیس سال قطب الاقطابؒ سرکار کے آستانہ کی جاروب کشی کی پاکستان بنے کے بعد کراچی ملیر میں قیام کیا آپ اس مقام کو گلزار بنا دیا ایک کنواں اپنے ہاتھ سے خود کھودا چلّہ گاہ تعمیر کی خانقاہ تعمیر کی۔ اور ہر سال سرکار کا عرس مبارک کرتے تھے بڑے متوکل قانع صاحب تسلیم و رضا بزرگ تھے۔

وصال شریف کے بعد اس فقیر کو غسل و تجہیز و تکفین کی خدمت اپنے ہاتھ سے دینے کا فخر حاصل ہے۔ ۲۷ رمضان تاریخ وصال ہے ہر مہینے آپ کی ماہانہ فاتحہ ہوتی ہے۔

آپ سے حلقہ وارثیہ کی بہت تبلیغ ہوئی ہزاروں بندگان خدا نے راہِ ہدایت پائی ایک حجرہ مصنف کتاب ہٰذا کے لئے محبت شاہ بابا صاحب سرکار نے اپنی حیات میں مقرر کر دیا تھا۔

آپ کامل عاشق تھے سات سات دن تک کچھ نہ کھانے پینے پر آپ کو ملکہ تھا میرا بچپن کا زمانہ حضرت کی خدمت میں گذرا اور محبت وارثیہ کی بنیاد آپ ہی کی ذات ہے جب میں حاضر ہوں معلوم ہوتا ہے بابا صاحب سرکار بیٹھے مجھے بدستور گفتگو فرما رہے

میں مجھ پر حضرت کا بہت کرم تھا اور کرم ہے۔

العشق ھو اللہ ھو اللہ ھو اللہ

کی مکمل تفسیر تھے۔

گلزار شاہ وارثی:

آپ بڑے صابر و شاکر متوکل فقیر تھے بذریعہ مصنف کتاب ہذا احرام پایا کورنگی جے ایریا مارکیٹ کے پاس مزار زیارتگاہ ہے آپ کے مزار کی خدمت میاں نور علی شاہ وارثی اکبرآبادی بہت خلوص سے کرتے ہیں ہر سال عرس ہوتا ہے۔

اعلیٰحضرت حضور قبلہ و کعبہ شیخ المعرفت الحاج فقیر حیرت شاہ صاحب وارثیؒ

حیرتِ آئینہ ہوئے حیرت
آئینہ رو کو رو برو کر کے

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ۱۹۳۲ء ۱۶ رجب المرجب کو ایک رات دربار خواجگان سلطان الہند غریب نوازؒ کے عرس کے موقعہ پر میں حضرت حیرت شاہ صاحب وارثیؒ کے بستر پر سو گیا۔ صبح ۴ بجے خواب دیکھتا ہوں ایک بزرگ وجیہہ سراپا بقعۂ نور ذات اور آپ کے ہمراہ چند اور بزرگ تشریف لائے ان بزرگ نے مجھے بیعت کیا اور کچھ گلاس میں شربت کی قسم کی الحیفسر شیریں مجھے اپنے منہ سے لگا دیا جسنے مجھے مکیف کر دیا آنکھ کھلی تو

سرہانے قبلہ عالم خواجہ حیرت شاہ صاحب وارثی کو پایا آپ نے ایک روپیہ دیا ۵ آنے کی شیرینی منگائی اور ۵ آنے کے پھول جب لیکر آیا تو حضرت نے شربت بنواکر مجھے دو زانو بیٹھنے کا ارشاد کیا اور ہاتھ میں ہاتھ لیکر ارشاد ہوا پڑھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۳ بار میں نے پڑھا اور پھر فرمایا ہاتھ پکڑتا ہوں۔ پیر کا پنجتن پاک کا خدا و رسول کا دو مرتبہ کہنے کے بعد کہا ہاتھ پکڑتا ہوں وارث پاک بذریعہ حیرت شاہ وارثیؒ ہاتھ پکڑتا ہوں پنجتن پاک خدا و رسولؐ کا کہکر گلے سے لگا کر فرمایا۔

سنو سنو جو تمنے اے اے جو تم نے خواب دیکھا تھا یہ اسکی تعبیر ہے حالانکہ میںنے خواب ابھی کسی سے بیان نہیں کیا تھا۔ میں قدم بوس ہوا۔ اس دن سے جب کبھی آپ اپنے حلقہ بگوشوں میں جلوہ افروز ہوتے تو فرماتے سنا سنا لیے ایے یہ شاہ میاں ہمارے اور تمہارے دونوں کے پیر بھائی ہیں۔

حضور قبلہ نے اس خادم کو ہمیشہ شاہ میاں کہکر تخاطب فرمایا کبھی میرا نام نہیں لیا یہ کرم نوازی تھی یہ ایک واقعہ کیا پھر ۳۵ سالہ زندگی میں ہزاروں واقعات حیرت انگیز رونما ہوئے۔ اکثر اوقات کوئی شخص آیا تو حضور نے اس کی قلبی کیفیت میری طرف متوجہ ہوکر فرمادی۔

ہاں ہاں میں کدھر جا رہا ہوں سرکار کا اسم گرامی

(الحیرت)

ایک مکمل کتاب ایک مکمل مشرب ایک مکمل مسلک۔ ایک ارفع و اعلےٰ مقام۔ ایک ضخیم سے ضخیم تر کتاب ہے۔

کوئی کہے تو کیا کہے۔ کہے تو کہے کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ اب جالندھر شہر میں ایک راجپوت گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم جالندھر میں ہوئی اس کے بعد لاہور یا دہلی میں تعلیم مکمل ہوئی۔ کچھ زمانے ملازمت کی شادی ہوئی ایک لڑکا محمد ارشاد پیدا ہوا تو بیوی صاحبہ داغ مفارقت دے گئیں۔ تلاش شیخ میں دیوی شریف پونہچے۔ حضور میاں بیدم شاہ صاحب وارثیؒ کی فیضیاب نظر کے اثر سے رحیم بخش مجسم حیرت بن گئے۔ جیسا کہ خود ارشاد فرمایا۔

حیرت ہی اکیلا نہیں کچھ آپ کا حیراں
حیرت سے وہاں پھرتے ہیں حیران ہزاروں

بعد احرام پوشی سرکار نے ایک عرصہ حضرت مخدوم ناصرالدینؒ جالندھریؒ کے مزار پر مجاہدات و ریاضات کے لیئے اور سیاحت کو نکلے تو زمین کا چپہ چپہ کھوند مارا۔ عرب عراق روم شام مصر سوڈان شرق اردن فلسطین غرض جس طرف گئے ہزاروں پروانے پروان چڑھے۔

اے شمع ازل آپ کے انوار پہ مٹ کر!
پروانے وہاں چڑھتے ہیں پروان ہزاروں

Scanned with CamScanner

شیخ کے نام پر جان و مال سب نثار کرنے کیلئے پیدا ہوئے تھے جس راہ سے گذرتے اژدہام ہو جاتا۔

عقل آمد دین و دُنیا شُد خراب
عشق آمد ہر دو عالم کامیاب

آپ سراپا تصویرِ عشق تھے وارث پاک کے نام پر سب کچھ قربان کیئے ہوئے تھے صاحب حال بنانے والے فقیر تھے سیف زبان نہیں بلکہ سیف نظر تھے جس پر نظر پڑی گویا کام تمام کر گئی۔

آپ نے قریباً ۲۷۔ حج کیئے صبح کے لیئے کبھی کچھ نہ رکھا حسن پرست ایسے کہ مٹی کا حسین پتلا ملجائے تو غرق حیرت انفار ہو جائیں خود حسین ایسے کہ جو دیکھے محوِ حیرت ہو جائے۔

جس طرف سے وہ اگر بانیٔ شر جاتا ہے
فتنۂ حشر نگاہوں سے اتر جاتا ہے

۳۵ سال یہ فقیر سفر حضر میں حتیٰ کے حجاز پاک حج بیت اللہ شریف میں بھی ہمرکاب رہا ہے آپ بین الاقوامی شہرت کے مالک تھے۔ لیکن یہ تلاش محبوب حقیقی کا متلاشی آخر ایک دِن اپنی جستجو میں کامیاب ہوا۔

بحرِ انوار حیرت میں غرق ہو کر فنافی الذات ہو گئے
تاریخ وصال ۲۸ رجمادی الاول ہے مزار پاپوش نگر قبرستان کراچی

میں نامکمل ہے۔

کیونکہ آپ کے صاحبزادے ارشاد میاں وارثی نے اس سلسلہ میں ہمیشہ روڑے اٹکائے سرکار کے دفن کے بعد قریباً سات روپیہ جمع ہوئے۔ حاجی جمیل خازن مقرر ہوئے۔ ارشاد صاحب اُن سے رقم لاکر خرچ کر بیٹھے۔ حاجی جمیل صاحب قبلہ نے چار چادریں ٹین کی اسیوقت مزار پر ڈالنے کو پیش کیں وہ بھی ارشاد صاحب نے عبدالکریم گورکن پاپوش نگر کو فروخت کردیں۔

سلسلہ عالیہ وارثیہ میں گو سجادہ نشینی نہیں ہے اور سرکار کا ارشاد ہے کہ فقیر کا کوئی وارث نہیں ہے۔

لیکن ارشاد صاحب بدستور باندازِ سجادہ نشین مختار بنے ہوئے ہیں شاہ صاحب قبلہ وابستگان بھی کچھ تو غافل و بے خبر ہیں اور کچھ ان حالات سے کبیدہ خاطر ہیں۔ بہرحال آپس میں اتفاق مقصود ہے شاہ صاحب قبلہ رح کا مزار بھی مثل تنازعۂ کشمیر ہے اس شیر بیشۂ فقیر کا مزار آج بے سایہ ہے۔ کیونکہ محمد ارشاد صاحب وارثی نے تمام زندگی اپنے والد بزرگوار کو چین نہیں لینے دیا شاہ صاحب قبلہ ہمیشہ ان سے بیزار رہے۔ انہوں نے شاہ صاحب قبلہ کو جی بھر کر ستایا اور آپ کا مزار بھی ان کے ستم بے پایاں کا شاخسانہ ہے اللہ ان کو نیک ہدایت دے آپ کے دو مجموعے کلام نقش حیرت اور عکس حیرت آپ نے اپنی حیات میں ہی شائع کردئے تھے۔

حضرت قبلہ ابو شاہ صاحب وارثیؒ جالندھر

آپ حضرت قبلہ وکعبہ بیدم شاہ صاحب وارثیؒ کے نصف تھے۔ پوش فقیر تھے نعت گو عاشق رسول شیریں کلام جادو بیان پنجابی روپ میں آپ کا کلام شاہکار ہے اور بہت مقبول ہے۔ مزار ملتان میں زیارتگاہ خاص و عام ہے۔

تاریخ وصال ۱۲ صفر ہے۔

جلال الدین شاہ صاحب وارثیؒ

حضور محبت شاہ صاحب وارثی پنجابی کی بولتی تصویر تھے۔ کراچی پاپوش نگر قبرستان میں مزار ہے۔

سید عبدالغنی شاہ فقیر وارثی بڑے حکیم تھے بہترین شاعر تھے۔ محمود شاہ صاحبؒ اٹاوی سے نصف تھے۔ ملا تھا تمام زندگی پابندئ وضع سے گذاری مزار لیاقت آباد کراچی میں ہے۔

میاں انوار شاہ وارثی علی گڑھی۔

مہدی شاہ صاحب وارثیؒ وابستہ سلسلہ تھے فقیر مصنف کتاب ہذا سے احرام تھا بہت وضع دار آزاد رنگ فقیر تھے دربار وارث الاولیا جونا دھوبی گھاٹ کراچی میں مزار ہے۔

دلدار شاہ میاں وارثی دہلوی

حاجی محبوب شاہ صاحب وارثی مہاجر اردن سے داخل سلسلہ تھے فقیر مصنف کتاب ہذا سے احرام تھا دربار وارث الاولیا جونا

دھوبی گھاٹ قبرستان میں مزار ہے۔

صوفی شرف الدین شاہ صاحب سرشار شاہ وارثی رح

آپ حافظ پیاری شاہ صاحب وارثی رح کے احرام پوش تھے۔
بڑے قابل ہر علم پر آپ کو جبور تھا آپ نے کئی کتابیں تصنیف
کیں جسمیں میلاد صوفی بہت مقبول ہے آپ کا کلام طبع نہ ہوسکا
مزار مژنگ قبرستان لاہور میں ہے۔

سلام بحضور سرکار عالم پناہ وارث الاولیاء نور اللہ ضریحہ

سلام اے حق شناس وارث سلام اے تاجدار دیوا
سلام اے مشعل حقیقت نگار دیوا بہار دیوا
نبی کے جانی علیؑ کے پیارے وقار زہراؑ و روح شبیر
سلام اے سید زمانہ امیر دیں شاہکار دیوا
ہمارے داتا ہمارے آقا ہمارے مولا حسین سیرت
سلام اے دستگیر عالم سلام اے گلعذار دیوا
سلام کیجیے قبول شاہا طفیل آل رسول شاہا
سلام اے سرو باغ وحدت فقیر اعظم نگار دیوا
یہی تمنا ہے ابتو عنبر کہ باب وارث ہوا مرا سر
زہے مقدر کہ میری ہستی ہو خاک راہ غبار دیوا

یکم ربیع الاول شریف ۱۳۹۰ھ
لاہور

شکریہ

ہزار ہزار شکر اس خالق کون و مکان وارث دو جہان رب العالمین کا کہ جس کے قبضہ میں کل مخلوقات وارض و سمٰوات ہیں جس نے مجھ سے ذرّہ ناچیز کو اتنی اہم ترین کتاب کی تصنیف و تالیف کی توفیق عطا فرمائی یہ میرے امکان سے بعید سے بعید تر تھا۔ جسے اُس مسبب الاسباب نے غیبی امداد سے اسان سے آسان تر کر دیا۔ اُس کی تعریف کی جائے اسی کا شکر ادا کیا جائے۔

و نیز میں برادر طریقت میاں عبد الغفار خاں وارثی صاحب مالک وارثی ہوٹل کے لئے

دست بدعا ہوں سرکار وارث پاک کے صدقے میں آپ رب العالمین دو جہان کی فلاح و بہبود عطا فرمائے کہ انہوں نے تصنیف وارث الاولیاء کے تحت دامے درمے قدمے سخنے ہر طرح مجھ سے تعاون کیا۔

و نیز نواب خانصاحب وارثی مالک ظفر آرٹ پریس راولپنڈی جن کی حوصلہ افزائی نے شیر دل بنا دیا۔

الٰہی بحق بنی فاطمہ
کہ بر قول ایں ماکنی خاتمہ

اللہ تعالےٰ ان حضرات کو دو جہان کی فلاح عطا فرمائے

و نیز

دعا گو ہوں

برادرم عطاء اللہ ساگر وارثی اردو پیپ گوجرانوالہ

و میاں علی حسین وارثی جمال شاہ وارثی گوجرانوالہ
و میاں عزت شاہ وارثی چھپر شریف
میاں بشیر صاحب موضع فتو منڈ گوجرانوالہ
جناب الحاج سلامت اللہ صاحب پانی پتی گوجرانوالہ

ان سب حضرات نے حسب الاستطاعت میری کوشش میں حتی المقدور تعاون کیا۔

سُبحان اللہِ عما یصفون ۔ وسلامٌ علی المرسلین ۔
والحمد للہ رب العالمین ۔

للحمد کہ من بندہ حیدرؓ ہستم
در میکدۂ عشق سکندر ہستم

مخمور شد از بادۂ عرفان عنبر
در دیر خرابات قلندر ہستم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

درودِ قدسی

شجرۂ عالیہ سلسلہ قادریہ - رزاقیہ - وارثیہ

اس شجرۂ پاک کو بعد نماز فجر ایک بار پڑھے تو رب العالمین اس شخص کو ہر آفت و بلا و مصیبت سے محفوظ رکھے گا اور دینی دنیوی فلاح و بہبود اسکو نصیب ہو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی بَحْرِ اَنْوَارِکَ وَجَمَالِکَ مَرْاٰ حُسْنِ لِقَائِکَ وَضِیَاءِ نُوْرِ قَدِیْمِکَ۔ وَاَعْظَمِ صِفَاتِ قِدَمِکَ وَتَمَامِہٖ وَصَفِکَ بِکُلِّ صِفَاتِکَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِکَ وَمَغْفِرَتِکَ وَبِمَکْنُوْنِ سِرِّکَ وَبِتَوْحِیْدِ وَحَدَانِیَّتِکَ وَبِبَقَائِکَ وَبِجَمِیْلِ سِتْرِکَ وَبِعِزَّۃِ رَبُوْبِیَّتِکَ وَمُنْتَھَاءِ عِلْمِکَ وَرَحْمَتِکَ وَجَمِیْعِ بَرَکَاتِکَ وَحَسَنَاتِکَ وَعِرْفَانِکَ وَاِحْسَانِکَ وَمَرْضَاتِکَ وَمَحَبَّتِکَ وَاَفْعَالِکَ وَمَیَارَتِکَ وَعَطْفِکَ وَلُطْفِکَ وَجُوْدِکَ الْاَعْلٰی وَبِحَقِّ حَقَائِقِ حَقَانِیَّتِکَ وَبِفَیْضِ کَمَالِکَ وَعَدَدِ حُرُوْفِ تَوْرَاتِکَ وَزَبُوْرِکَ وَاِنْجِیْلِکَ وَقُرْاٰنِکَ وَعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ عَالَمِ مَوْجُوْدَاتِکَ وَعَلٰی سَیِّدِ الْعَالَمِیْنَ خَتَمَ الْمُرْسَلِیْنَ۔

سیدنا ومولانا حبیب اللہ طبیب علت گناہ حضرت محمد ن المصطفٰے صلی اللہ وسلم وعلٰی امام المشارق اولا لمغارب امیر المومنین امام المتقین سیدنا علی

ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ وعلی سیدۃ النساء
العالمین محترمہ سیدۃ فاطمۃ الزہرا صلوۃ اللہ
علیہا وعلیٰ سیدنا ومولانا امام الحسن المجتبیٰ
علیہ السلام وعلیٰ سیدنا ومولانا ومرشدنا سید
الشہداء الکربلا امام الحسین علیہ السلام وجمیع
آلِ محمدؐ وأہلبیتِ محمدیؐ واصحاب محمدٍ صلی اللہ
علیہ وسلم وعلیٰ امام العارفین سید الساجدین حضرت
سیدنا امام زین العابدین علیہ السلام وامام سیدنا
محمد باقر علیہ السلام وامام سیدنا جعفر صادق
علیہ السلام سیدنا وامام موسیٰ کاظم علیہ السلام
وسیدنا امام رضا علیہ السلام وبمعروف سرّ سقطی
وجنید وشبلیؒ وعبدالواحد ابوالفرح طرطوسی و
ابوالحسن وابوسعید وعلیٰ شیخ محی الدین ابی محمد
عبدالقادر الکین الامین ورزاق ومحمد واحمد
وسید علی وحسن وبہاؤ الدین وسید محمد جلال
وفرید براہیم وعلی ابراہیم امانِ اللہ الحسین وعلی
ہدایت الصمد الرزاق واسمائیل وشاکر اللہ ونجات
اللہ علیٰ سیدنا خادم علیٌ الاعلیٰ الشیخ العالمین سلطان
الطریقت امام الشریعۃ وارث الکونین مقصود وسیلتنا
فی الدارین علیٰ سیدنا ومولانا محمدن المصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وآلہ اجمعین ۔ برحمتک یا ارحم الراحمین ۔

الٰہی بحق بنی فاطمہؓ کہ بر قول ایں ما کنی خاتمہ
لا الٰہ الا اللہ ۔ محمد رسول اللہ

هُوَ الوارث

شجرۂ عالیہ سلسلہ چشتیہ نظامیہ وارثیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ

ربنا بہر محمد مصطفیٰ مرتضیٰ
ہم حسن ہم عبدالواحد ہم فضیل با صفا
بہر ابراہیم ادہم ہم حذیفہ مرعشی
ہم امین الدین علو شاد ابو اسحٰق احمد متقی
بہر شاہ بو محمد ناصر الدین ذی وقار
اندپۂ سلطان محمود و شریف رازدار
بہر عثمان و معین الدین قطب الدین ولی
ہم فرید الدین نظام الدین نصیر الدین سخی
ہم کمال الدین سراج الدین علم الدین شاہ
بہر محمود و جمال الدین محمد دین پناہ
ہم محمد بہر یحییٰ ہم کلیم حق پرست
ہم نظام الدین فخر الدین و قطب الدین مست

ہم جمال الدین عباد اللہ بلند و خادم و عالم پناہ
بہر لطف خویش کن اے وارث مایک نگاہ
الصلوٰۃ والسلام اے خواجگانِ چشتیاں
کعبۂ مقصودِ ما اے وارثِ کون و مکان

ھُوَ الوارث

سلام بحضور وارث علیہ السلام

سلامٌ علیٰ نورِ ربِ العلائے
سلامٌ علیٰ وارثِ دوسرائے
سلامٌ علیٰ شمعِ بزمِ ھدایت
سلامٌ علیٰ فخرِ خیر الورائے
سلامٌ علیٰ آلِ یٰسین و طٰہٰ
سلامٌ علیٰ روحِ مشکل کشائے
سلامٌ علیٰ نورِ چشمانِ حیدرؓ
سلامٌ علیٰ جانِ خیر النسائے
سلامٌ علیٰ روحِ حسنین وارث
سلامٌ علیٰ سیدالاولیائے
سلامٌ علیٰ تاجدارِ ولایت
سلامٌ علیٰ مظہرِ کبریائے

سلامٌ علیٰ ساقیٔ حوضِ کوثر
سلامٌ علیٰ حق نگر حق نمائے
سلامٌ علیٰ غرقِ انوارِ وحدت
سلامٌ علیٰ اکمل الاصفیائے
سلامٌ علیٰ گل مقصودِ عنبر
سلامٌ علیٰ شاہِ گلگوں قبائے

رباعی

وارث دو جہان کے صدقے
شہہ کون و مکان کے صدقے
خاکِ عنبر کو کر دیا اکسیر
خواجۂ خواجگان کے صدقے

حضرت وارث چراغِ خاندانِ پنجتن
نیّرِ برجِ سیاتِ گوہرِ تاجِ شرف
بارگارِ پنجتن نام و نشانِ پنجتن
اے گلِ زہرا بہارِ بوستانِ پنجتن
بیدم شاہ وارثی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بحضورِ مولائے کائنات علیہ السّلام

رقم ہیں عرش بریں پر صفات علیؑ
ہے فخرِ کشورِ کونین تیری ذات علیؑ
ہوئے ہیں آپ کے کردار سے عیاں بخدا
رموزِ حق کے حقیقت نما نکات علیؑ
سراپا مظہرِ انوارِ حق تیری صورت!
ہیں مہر و ماہ میں تیری تجلیات علیؑ
فدائے روئے منوّر نثارِ نقشِ قدم
یہ میرا دل میرا ایمان میری حیات علیؑ
نبیؐ نے برسرِ ممبر کہا ہے اے عنبرؔ
امامِ اوّل و مولائے کائنات علیؑ

بحضورِ سیدنا امام حسن علیہ السلام

کسقدر افضل و اعلیٰ ہیں حسنؑ ابن علیؑ
یعنی توحیدِ سراپا ہیں حسنؑ ابن علیؑ
جانِ احمدؐ دلِ زہراؑ وقارِ حیدرؑ
اب خدا جانے کہ کیا کیا ہیں حسنؑ ابن علیؑ

سلام بحضور سیدنا امام حسین علیہ السلام

سلامٌ نورِ ربِ العالمینی — حسینٌ فخرِ ختم المرسلینی
سلامٌ ابنِ حیدر بنتِ زہرا — سلامٌ یا شفیع المذنبینی
سلامٌ انتَ سخیٌ بن سخیٌ — سراپائے حسنؑ مکیؑ مدینی
سلامٌ وارثِ ارثِ محمدؐ — امام الحق امام المتقینی!
سلامٌ شاہِ تسلیم و رضائے — شہیدٌ شاہدٌ عینی الیقینی
سلامٌ قاسمِ تسلیم و کوثر — سلامٌ مالکُ الخلدِ البرینی
سلامٌ حافظِ دینِ الاسلام — سلامٌ ناصرُ الدینِ المبینی
سلامٌ اکبرؑ و عباسی و اصغرؑ — سلامٌ قاسمِ نورُ المبینی
سلامٌ عابدؑ و کلثوم و زینب — سلامٌ آلِ فخرُ العالمینی
سلامٌ یا شہیدانِ حقیقت — سلامٌ جاں نثاران الحسینی

انا عبدُک عبدٌ انتَ ہادی
اغثنی خذ یدی وارثِ معینی

ھو الوارث المعین العامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھم صلِّ علیٰ سیدنا محمدٍ وعلیٰ آلِ سیدنا محمدٍ وعلیٰ وارثنا علیہ السلام

شجرہ عالیہ خاندان مقدس نسبیہ جدیہ پنجتنی وارثیہ

المدد صلِ علیٰ سید محمد مصطفیٰ — سیدہ خاتونِ جنت فاطمہ خیر النساء
المدد اے سید الشہداء شہید کربلا — مرد تسلیم و رضا و صبر و حلم و اتقا
المدد اے شاہِ زین العابدین خوش لقا — یادگار فاطمہ ہم یادگارِ مصطفیٰ
باقر و جعفر جناب موسیٰ کاظم رہنما — قاسم و سید علی مہدی و جعفر پیشوا

بو محمد عسکری[۱۳] ابو القاسم[۱۴] و معروف شاہ[۱۵] — شاہ اشرف[۱۶] شاہ عزیز الدین صاحب[۱۷] دین پناہ

شاہ ملا ؤ الدین[۱۸] عبد لاؤ[۱۹] واحد[۲۰] نیک نام[۲۱] — عمر[۲۲] و زین العابدین[۲۳] سید عمر عالیمقام

عبد لاحد[۲۴] احمد[۲۵] میراں[۲۶] شاہ کرم اللہ[۲۷] سخی

شاہ سلامت[۲۸] سیدی قربا[۲۹] علی[۳۰] وارث علی

☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہو الوارث الکریم الحق المبین

مندرجہ ذیل مناجات نسبت پنجتنی شجرۂ عالیہ حضور وارث الاولیاء کی بارگاہ میں شاہ شاکر صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ نے پیش کیا۔ حضور سرکار عالیجاہ نے بہت پسند فرمایا اس کا ورد بصورت مناجات سلسلہ عالیہ میں جاری و ساری ہے اگر روزانہ اسکو طالب ایک بار صبح پڑھے تو دل انوار ذات سے معمور ہو جائے۔ اور جملہ مقاصد دینی و دنیوی میں فلاح و بہبود پائے۔

مناجات

وارثا خذ بیدی بہر رسول عربی — مدنی القرشی ہاشمی و مطلبی

وارثا از پئے خاتون قیامت مددے — پئے زہرا ثمر باغ رسالت مددے

وارثا بہر علیؑ ساقیٔ کوثر مددے — پئے مولائے جہاں فاتح خیبر مددے

وارثا بہر حسنؑ سبط رسول دو جہان — عالم علم لدن واقف اسرار نہان

وارثا بہر حسینؑ ابن علیؑ جان بتولؑ — گوہر بحر ولایت گل بستان رسول

وارث ما نظر بر کرم خویش بکن — بشنو فریاد روا حاجت درویش بکن

شاکر خستہ جگر سوختہ داں می خواہد — بہر نظارۂ تو شوق فزوں می خواہد

شجرۂ عالیہ چشتیہ صابریہ وارثیہ نسبت اویسیہ

۱۳۰۰ھ میں سرکار وارث الاولیاء حضور سرکار مخدوم الاولیاء صابر پاک کے عرس میں حاضری کلیر شریف کے موقعہ پر ایک طالب حاضر خدمت ہوا اور عرض کی کہ سرکار مجھے سلسلہ صابریہ میں بیعت فرمالیں۔ حضور نے فرمایا اچھا۔ اور اسی وقت آپ نے مراقبہ کیا اور چند لمحے بعد اسکو سلسلہ عالیہ صابریہ میں بیعت فرمایا۔

غلاموں نے عرض کی کہ حضور کیا سلسلہ صابری کی بیعت بھی ہمارے سلسلہ میں لینا جائز ہے۔ آپ نے فرمایا ہم نے ابھی سرکار سید نا مخدوم الاولیا حضور صابرؒ پاک سے اجازت لیکر اسکو داخل سلسلہ کیا ہے۔ اب سرکار صابرؒ پاک کے نام کے بعد ہمارا نام سلسلہ صابریہ پڑھا جائے اور آپ نے شجرہ اس طرح طالب کو عطا فرماکر رخصت کیا۔ فقیر نے اس سلسلہ کو نظم کر کے سرکار میں پڑھا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے مظہر نورِ خدا ارحم لنا — یا مصطفےٰ یا مجتبیٰ ارحم لنا
یا مرتضیٰ مشکل کشا ارحم لنا — اے تاجدارِ ھل اتیٰ ارحم لنا
خواجہ حسنؒ بصری دہم واحد فضیل بامضا — اے پیر کامل پیرانِ ما ارحم لنا
بہر براہیمؒ ادھم ہم شد حذیفہ مرعشیؒ — خواجہ امینؒ الدین ما ارحم لنا ارحم لنا
یا شہہ علو ممشاد و بو الحق احمد دینوریؒ — بہر محمدؒ پیشوا ارحم لنا ارحم لنا
یا ناصر الدین خوش لقا سلطان مودود شریف — از بہر عثمان باحیا ارحم لنا ارحم لنا
یا خواجۂ کل خواجگان خواجہ معین الدین حسن — از بہر قطب الاولیا ارحم لنا ارحم لنا
خواجہ فرید الدین ولی محبوب حق گنج شکر — یا شاہ زہد الانبیا ارحم لنا ارحم لنا
مخدوم صابر کلیری خواجہ علاؤ الدین سخی — اے آفتاب اولیا ارحم لنا ارحم لنا
اے وارثِ دنیا و دیں اے آلِ ختم المرسلیں — قطب زماں غوث الوریٰ ارحم لنا ارحم لنا

اے وارث عالمپناہ مقصودِ کل اولیاء
عنبر ہے بندہ آپکا ارحم لنا ارحم لنا

سلام بحضور حضرت مقصود شاہ وارثیؒ

اسلام اے نورِ حق نورِ نبی نورِ علی
اسلام اے واقفِ رازِ خفی سرِ جلی

اسلام اے وارث عالمپناہ وارث علی
اسلام اے حضرت مقصود شاہ کامل ولی

چند ضروری ہدایات

مرید کو شیخ کی تابعداری میں ہمہ تن مصروف رہنا چاہیئے۔
مرید کو شیخ کے احکام پر پوری مستعدی اور خلوص و محبت سے عمل کرنا چاہیئے۔
مرید شیخ وہ ہے خود کو شیخ ملک سمجھے۔
مرید وہ ہے کہ شیخ کو ہر وقت اپنے ساتھ تصور کرکے اور شیخ کی مکمل صورت ہو جائے۔
مرید شیخ کی بارگاہ میں باادب و احترام رہے۔
مرید شیخ کی کیفیات پر نظر نہ کرے بلکہ احکام شیخ پر عمل کرے۔
مرید کو شیخ کی محبت اپنے دل میں ہر وقت رکھنی فرض ہے۔
مرید کو چاہیئے کہ نماز کی پابندی کرکے ہر وقت وضو سے رہے۔
مرید کو چاہیئے کہ چلتے پھرتے ہر وقت لا الٰہ الا اللہ قلب سے جاری رکھے اور ہر دس بار کے بعد محمدؐ رسول اللہ ضرور کہے۔
مرید کو چاہیئے کہ بحضورِ شیخ ہمیشہ نیچی نظر رکھے۔ اور جب شیخ کے

چہرہ پر نظر پڑے تو درود شریف پڑھتے ہوئے نظر رکھے۔

صورتِ انساں خدا را دیدہ ام
من خدا را آشکارا دیدہ ام

ہر مومن کا فرض ہے کہ ہر وقت اپنے ہر عمل کے جائزہ لے اور حق و باطل کا امتیاز کرے محبت سے دل کی کثافت دور ہو جاتی ہے۔

محبّت خاک کو اکسیر بناتی ہے۔
محبّت ہی وجہ تخلیق کائنات ہے۔
محبت ہی انسان کو انسان کامل بناتی ہے۔

محبت است کہ کس را نمی دہد آرام
وگرنہ کیست آسودگی نمی خواہد

قطعہ

وہ ملگئے تو ضبط کی طاقت نہیں رہی
ساحل پہ آکے موج سلامت نہیں رہی
جلوس نے اُس مقام پہ پونچا دیا جہاں
مجھ کو تمیز وحدت و کثرت نہیں رہی

غزل

تجلی بتاں سے کی حرم میں روشنی ہم نے
بایں صورت بدل ڈالا مذاق زندگی ہم نے

کسی صورت نہ پایا جب سکون دائمی ہم نے
تو مجبوراً بدل ڈالا نظام زندگی ہم نے

تیرے ہوتے ہوئے جانِ دو عالم بزمِ امکانیں
بڑی مجبوریوں سے ہم نے کاٹی زندگی ہم نے

خیال شکوۂ بے التفاتی بھی نہیں آیا
تمہاری یاد کو جب سے بنایا زندگی ہم نے

دل اکثر سوزِ محرومی سے بہلاتے رہے عبرؔ
نہ کی لیکن گوارا حسن کی بے پردگی ہم نے

کتبہ فقیر حقیر محمد اشرف نقشبندی محلہ پرانی سرائے وزیر آباد شہر

غزل

جو تیری نظر سے برہم نہیں ہے
زمانہ مخالف رہے غم نہیں ہے

محبت کی چشم عتاب اللہ اللہ
وہ برہم بھی ہے اور برہم نہیں ہے

غم عشق نے رنگ بدلا ہے شاید
سکوں کا وہ پہلا سا عالم نہیں ہے

مزہ جب ہے خورشید کو جذب کرے
جو کرنوں سے کھیلے وہ شبنم نہیں ہے

تصور میں اکثر وہ آتے ہیں عنبر
کرم انکا مجھ پر یہ کچھ کم نہیں ہے

قطعہ

ازل میں درحقیقت رازدار کن فکاں ہم تھے
باندازِ دگر تخلیق کل کے نقطہ داں ہم تھے
ہماری اک توجہ سے ہوئی تخلیق دو عالم
شریک کارواں ہو کر امیدِ کارواں ہم تھے

غزل

ادراک سے بلند ہے وہم و گماں سے دور
دل میں جو ایک راز ہے لفظِ بیاں سے دور

ارض و فلک سے دور مکاں و زماں سے دور
پہونچا ہوں جستجو میں تیری لامکاں سے دور

وہ ہر ادا سے ہیں میری ہستی میں جلوہ گر
چاہے مکاں سے دور ہوں بالامکاں سے دور

یہ بھی ہے اک فریبِ تنگ طرۂ نگاہ
ورنہ سرِ نیاز اور اُس آستاں سے دور

اس طرزِ بندگی میں ہے دیوانگی کی شان
سجدے تو کر رہا ہوں مگر آستاں سے دور

شاید انہیں پہ ختم ہو روداد آشیاں
چمکیں تھیں بجلیاں جو ابھی آشیاں سے دور

ذوقِ طلب شعورِ طلب پر ہے منحصر
عنبر وہیں سے پاس ہے منزل جہاں سے دور

رباعی

ایک جلوۂ اسرارِ نہانی ہوں میں
رازِ ہمہ گیری ہمہ دانی ہوں میں

مسجودِ ملایک ہوں ازل سے عنبر
وہ حضرت آدم کی نشانی ہوں میں

آفتاب عالم پریس 15 ہسپتال روڈ لاہور میں چھپی

Scanned with CamScanner